

قرآن مجید

اور

مروجہ اسلام

مؤلف

کریم بخش سکھانی - جامپوسی

ادارہ فکر اسلام

کراچی

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِلَّةً وَآيَاتِنَا لَتَلِيَنَّكُمْ
وَأَن تَأْتِيَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ
مَلَأَتْ قُلُوبَهُمْ غَمًّا
مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ
وَأَن تَأْتِيَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ
مَلَأَتْ قُلُوبَهُمْ غَمًّا
مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

قرآن مجید

مروجہ اسلام اور

کریم بخش سکھانی جامپوی
ادارہ فکر اسلام



.....	39391	طبع اول :-
جنوری ۱۹۸۰ء	
.....	تعداد اشاعت :-
ایک ہزار	
.....	مطبوعہ :-
نور پرنٹنگ پریس، کراچی	
.....	کتابت و سرورق :-
مولوی رئیس احمد صاحب،	
نوشنولیس، ۳۴ بی مکتبہ عثمانیہ،	
محمد آباد نمبر ۱ - کراچی نمبر ۲ -	
.....	قیمت :- (مجلد) :-
۲۵ روپے	
.....	ملنے کا پتہ :-
۱۲۶ نانک جی اسٹریٹ، سو لجر بازار	
کراچی نمبر ۲	

”ادارہ فکر اسلامی“ - ۲۴۰ - کاشانہ حقیقت
سو لجر بازار - ایسرداس روڈ
کراچی نمبر ۲



اعتذار

میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ قرآن حکیم پر کچھ لکھوں مگر چونکہ عمر بھر توفیق و بفضلِ خدا اس کتابِ الہی کو پڑھا۔ اور اس کے سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔ اور اس کے مطالعہ سے جو تاثر میں نے لیا ہے، چاہتا ہوں کہ اس پیغامِ خداوندی کو (پ-۶:۲۰) کے مطابق دوسروں تک بھی پہنچا دوں۔

میرا یقین ہے کہ قرآن حکیم کے متعلق قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا کہ میں نے اس کو پڑھا، اس پر کتنا عمل کیا۔ اور اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی یا نہیں۔ اس لئے میں نے اس مسئولیت کے پیش نظر اس کو خود پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی سعی کی ہے۔ اور اب لوگوں تک اس پاکیزہ تعلیم کو اپنی استعداد کے مطابق پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آیاتِ قرآنی کے ترجمے و مفہوم میں نے اپنی طرف سے پیش نہیں کئے ہیں۔ بلکہ اس معاملہ میں مختلف، مشہور و مستند علماء کرام کے تراجم و بیانات کردہ مفہوم سے استفادہ کیا ہے۔ اس طرح کتاب ہذا کی ترتیب تدوین میں حتی الامکان پوری پوری احتیاط سے کام لیا ہے۔ تاہم خطا و نسیان چونکہ انسانی سرشت میں داخل ہے۔ اس لئے اگر آیاتِ قرآنی کی تسوید یا ترجمہ و مفہوم کے لکھنے میں ناظرین کو کسی طرح کی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مجھے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔



اجمالی فہرست مضامین

۲	صفحہ	۱۔ اعتذار
۲	=	۲۔ فہرست مضامین
۹	=	۳۔ شکر نعت
۱۲	=	۴۔ رائے گرامی: سید طاہر الملکی صاحب
۱۲	=	۵۔ سید جعفر شاہ صاحب
۱۵	=	۶۔ ضروری وضاحت: یو لوتی رئیس احمد صاحب (کاتب)
۱۶	=	۷۔ علامہ محمد حسین صاحب عرشی
۲۰	=	۸۔ پروفیسر سید محمد عبدالرشید۔ فاضل
۲۲	=	۹۔ حرف اول: مؤلف

باب اول اللہ

۲۶	۱۔ اس کائنات کو وجود میں لانے والا کون اور کیسا؟
۳۲	۲۔ اللہ ہی واحد ہے
۴۱	۳۔ اللہ ہی عظیم ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ اور وہ ہمیشہ رہے اور ہمیشہ رہے گا
۴۸	۴۔ تقدیر (اندازے اور پیمانے حکمت کے ساتھ مقرر کرنا)
۵۰	۵۔ تخلیق کائنات

- ۶۔ یہ کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی۔ اور نہ یہ کائنات کوئی کھیل تماشہ ہے۔ صفحہ ۵۸
- ۷۔ اللہ کا دستور (سنت اللہ) غیر متبدل ہے۔ = ۶۰
- ۸۔ انسان کی تخلیق۔ مقصد اور سامانِ زیست۔ = ۷۱
- ۹۔ اللہ کی عطا کردہ انسان کی اندرونی صلاحیتیں۔ = ۸۳
- ۱۰۔ انسان کی نفسیاتی الجھنیں = ۸۷
- ۱۱۔ انسان، جن اور شیاطین = ۹۶
- ۱۲۔ کائنات، تسخیر کائنات اور احسانِ رب العالمین۔ = ۱۰۰

:- (باب ۲) :-

- ۱۱۱ = شاہراہِ زندگی قرآن مجید کا نزول
- ۱۱۲ = ۱۔ قرآن مجید کے نزول کا طریقہ = ۱۱۳
- ۱۱۳ = ۲۔ قرآن مجید سے کفار کی گھبراہٹ اور اعتراضات = ۱۱۷
- ۱۱۴ = ۳۔ قرآن مجید کا کفار کو چیلنج = ۱۲۰
- ۱۲۳ = ۴۔ آسمانی کتابوں اور رسولوں کو بھیجنے کا مقصد = ۱۲۳
- ۱۲۴ = ۵۔ تمام پیغمبروں کی تعلیم اور مقصد ایک تھا۔ قرآن مجید کی تعلیم کو پہچاننے، اپنانے اور باہمی اختلافات کو مٹا دینے کی دعوت دینا = ۱۲۶
- ۱۳۳ = ۶۔ اقوامِ عالم کے لئے ضابطہٴ حیات = ۱۳۳
- ۱۳۴ = ۷۔ اللہ نے قرآن فرض کیا ہے۔ حکم اور فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور انصاف کے ساتھ ہوگا! = ۱۳۵

- ۸- اللہ کی کتاب قرآن مجید حق ہے۔ .. صفحہ ۱۴۲
- ۹- جمہور یا اکثریت کی حالت۔ .. " ۱۴۷
- ۱۰- قرآن مجید روح ہے جس سے بد بخت اور مردہ قومیں زندگی حاصل کرتی ہیں .. " ۱۴۹
- ۱۱- قرآن مجید نور ہے اور برہان ہے۔ .. ۱۵۰
- ۱۲- حکمت .. " ۱۵۳
- ۱۳- قرآن مجید خیر ہے .. " ۱۵۶
- ۱۴- قرآن مجید ہدایت، رحمت و بشارت ہے۔ .. ۱۵۷
- ۱۵- قرآن مجید اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ .. ۱۶۳
- ۱۶- صحیح اور سچی حدیث صرف اللہ کی حدیث ہے، جو کہ شک و شبہ سے بالاتر ہے، .. " ۱۷۰
- ۱۷- عقل کی اہمیت اور علم کے حصول کی ضرورت غور و فکر سے کام لینے کا حکم .. " ۱۷۵
- ۱۸- تلاوت کے آداب .. " ۱۸۴
- ۱۹- قرآن مجید کی تلاوت .. " ۱۸۶
- ۲۰- (باب ۳) :-
- ۱- دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔ .. ۱۹۰
- ۲- ایمان کی شرائط .. " ۱۹۲
- ۳- ایمان لانے والی جماعت کا نام۔ .. ۱۹۵
- ۴- دین میں زبردستی نہیں۔ .. ۱۹۶
- ۵- دین کو چھوڑنے والے (مرتدین) .. " ۲۰۰



:- (باب ۴) :-

- ۲۰۳ صفحہ
- ۲۰۴ صفحہ
- ۱- پیغمبروں کی صفات
- ۲- خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خصوصیات اور ان کے فضائل۔
- ۳- بشریتِ انبیاء علیہم السلام ..
- ۴- بشریت ..
- ۵- غیب کا علم ..
- ۶- معجزات ..
- ۷- شفاعت ..
- ۸- اعمال اور ان کے نتائج ..
- ۹- خیر خواہ، ولی، مرشد، نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ
- ۱۰- قیامِ صلوة و ادائے زکوٰۃ ..
- ۱۱- ایمان لانے والوں کے لئے ہدایات ..
- ۱۲- تم بہترین امت ہو۔ مگر کیسے؟ ..
- ۱۳- فرشتوں کا نزول ..
- ۱۴- قرآنی معاشرہ کا انداز ..
- ۱۵- فی سبیل اللہ خرچ کرنا ..

:- (باب ۵) :-

- منکرینِ قرآن کا طرزِ عمل اور اس کے نتائج
- ۱- جھوٹا پروپیگنڈہ ..
- ۲- قرآن مجید سے خود رکنا اور دوسروں کو ایسا ..

- ۳- نفسانی خواہشات کا اتباع صفحہ ۲۱۷
 ۴- بد قماش لوگ " ۲۲۱
 ۵- معاشی حالت " ۲۲۲

:- (باب ۶) ب-

(پنمبروں کے گزر جانے کے کچھ عرصہ بعد... ص ۲۲۹)

- ۱- ناخلف لوگ کتاب کے وارث بن جاتے ہیں۔ صفحہ ۲۳۰
 ۲- دین فروشی " ۲۳۶
 ۳- ظن کی پیروی " ۲۴۰
 ۴- اللہ کے راستہ کو چھوڑ کر باپ دادا کا راستہ اختیار کرنا .. ۲۴۳
 ۵- اختلاف پیدا کرنا اور فرقے فرقے ہونا .. ۲۴۶
 ۶- پھوٹ کی وجہ حماقت اور بے عقلی ہے .. ۲۵۲
 ۷- سچے مسلمان " ۲۵۵
 ۸- تین ممتاز علماء کی رائے کفایت قرآن کے متعلق .. ۲۵۶
 ۱- ابوالکلام آزاد (مرحوم) " ۲۵۷
 ۲- شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رح .. ۲۵۷
 ۳- ابن کثیر " ۲۵۸
 ۴- ایک اہم وضاحت " ۲۵۹
 ۵- علامہ اقبال اور قد آن مجید " ۲۶۳
 ۶- ترجمہ کلام علامہ اقبال رح " ۲۶۴

== (شیشہ شیشہ شیشہ) ==

شکرِ نعمت

— اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید و فرقان حمید سے میرا تعارف اور اس خزانہ ایمان و عرفان تک میری رسائی اور جنگ ہفتاد و ملت سے رہائی میرے نزدیک ایسی دولت ہے کہ ہفت اقلیم کے زر و جواہر کے خزانے اس کے مقابلہ میں بیچ ہیں: ”هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ“ (۵۸:۱۰) اس کا حصول میرے لئے ممکن ہوا۔ مفسر قرآن حضرت خواجہ احمد الدین رح امرتسری کی تصانیف اور علامہ محمد حسین صاحب عرشی کے ساتھ قلبی رابطہ اور فیضانِ صحبت سے :-

۱۔ نماز را بحقیقت قضا بود لیکن ۶ زمانِ صحبت مارا قضا نہ خواہ شد نماز کی قضا تو ممکن ہے۔ مگر ہماری صحبت کا زمانہ گزر جائے تو اس کی قضا ممکن نہیں ہے۔

۲۔ اللہ کریم کی بے شمار نعمتیں جو اس عاجز بندے کو حاصل ہوئیں اور ہوتی رہتی ہیں، ان میں سے عظیم و جلیل نعمت جو مستقل طور پر دل و دماغ پر محیط ہے۔ عزیز گرامی محترم خالد اسحاق صاحب ایڈووکیٹ کا وجود مسعود ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کی شادابیوں اور دلچسپیوں کا مرکز بنایا۔

یہ پیش نظر کتاب فیضان ہے، ان کی تحریک و تشویق کا اور ان کے مشوروں اور دامنِ درمے اعانت کا بالخصوص ان کے عظیم و وسیع کتب خانہ سے استفادے کا۔ اللہ کریم انہیں دنیا و آخرت میں خیر و برکت عطا کرے۔ اس سچی و کاوش کو قبول فرمائے۔ اور اسلام پر عمل پیرا ہونے والوں کے لئے مفید بنائے۔

محترم جناب خالد اسحاق صاحب ملک کے نامور و ماہر قانون دان ہیں۔ آپ عربی فارسی اردو، پنجابی، سندھی اور انگریزی زبان پر پورا عبور رکھتے ہیں۔ آپ ایک وسیع اور

(بقیہ از حاشیہ ص) ذاتی لائبریری کے مالک ہیں۔ اس لائبریری میں مختلف نقطہ نگاہ رکھنے والوں کی مختلف زبانوں میں تفاسیر، حدیث اور فقہ کی کتب اور مختلف موضوعات پر بحث و تمحیض پر کتب بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں تاریخ سیاست، فلسفہ، علم الکلام، لغت اور مختلف ادیان اور ازموں پر بھی کتب مطالعہ کے لئے موجود ہیں۔ مختلف ممالک کے درمیان قوانین سے بھی یہ لائبریری خالی نہیں۔ آپ کو محض کتب ہی جمع کرنے کا شوق نہیں، بلکہ اکثر و بیشتر کتب کا مطالعہ بھی کر چکے ہیں۔

محترم خالد اسحاق صاحب محض گوشہ نشین قاری کتب نہیں۔ آپ نے بڑی بھرپور زندگی گزاری ہے۔ اور فعال ہونے کی وجہ سے مختلف انجمنوں کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ ایوب خان کے زمانہ میں مغربی پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ اسلامی تحقیقاتی ادارہ کے پروجیکٹ ڈائریکٹر اور پھر اسلامی تحقیق اور اسلامی قانون کے مشیر بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر ہیں۔ اسلام اور اسلامی قانون پر بہت سے مقالے تحریر کئے جو علمی جرائد و رسائل کی زینت بنتے رہے۔ آپ دو کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

(۱) - سیاسی اختیارات کے استعمال کی حدود۔

(۲) - قانون اور خاندانی منصوبہ بندی۔

مغرب سے مشرق تک کے ممالک کی سیر بھی کر چکے ہیں اور بعض اسلامی تنظیموں اور انجمنوں کی دعوت پر اسلام کے سلسلے میں مختلف موضوعات پر کئی مقالے اور ممالک میں پڑھ چکے ہیں اور ایسے ہی مختلف عالمی سطح کے اجتماعات کی صدارت بھی کر چکے ہیں۔

انہوں کے علاوہ دور حاضر کے مختلف علوم پر گہری نظر اور عبور رکھتے ہیں۔

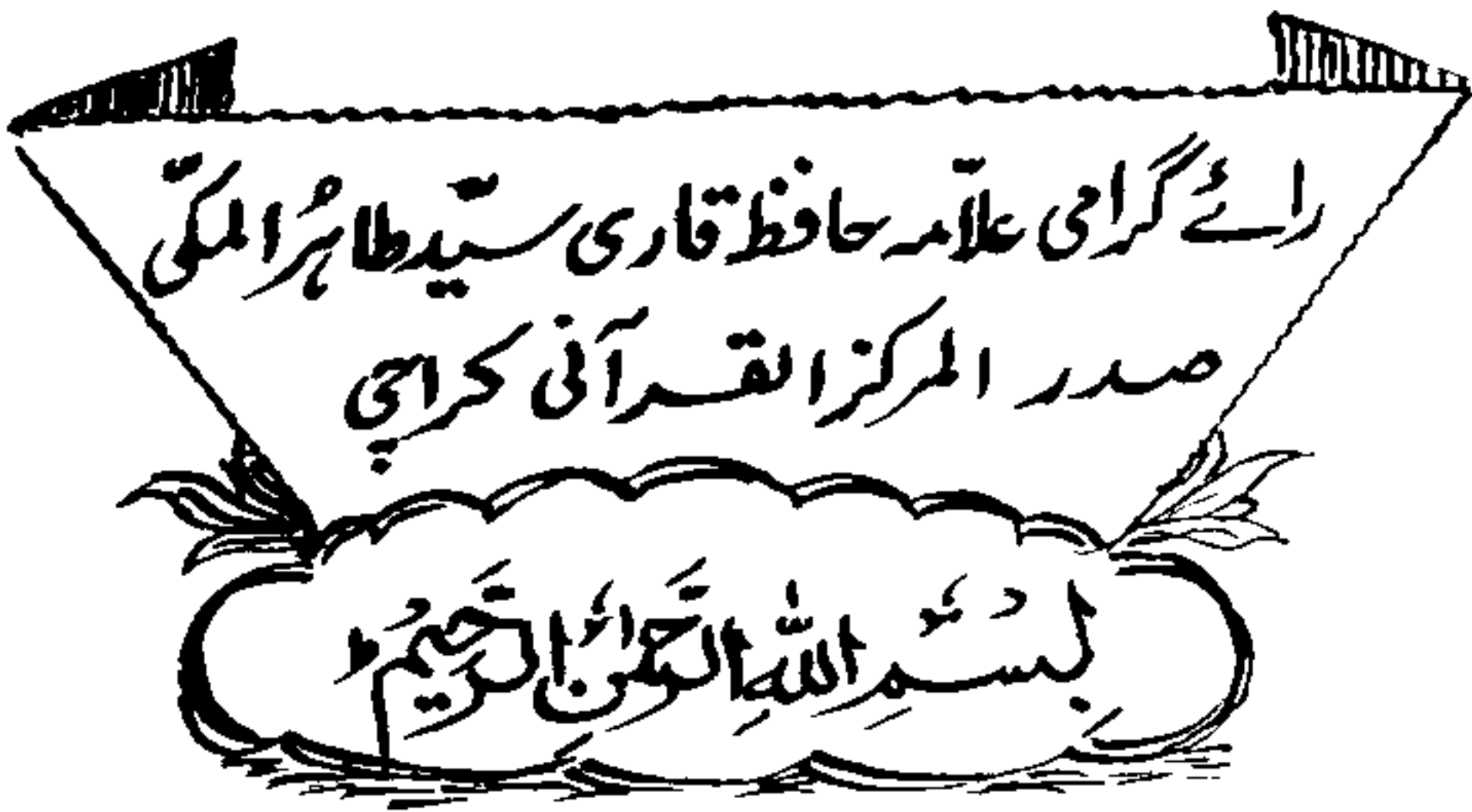
صوم و صلوة کے پابند۔ تین حج اور کئی عمرے کر چکے ہیں۔ نرم مزاج۔ مرنجان مرنج
 شخصیت کے مالک ہیں۔ کسی ملازم کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے تاکہ اس کی...
 شخصیت مجروح نہ ہو اور اس میں کمتری کا احساس پیدا نہ ہونے پائے اور پھر
 کتنے ہی ضرورت مند لوگ ہیں جن کا سہارہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو بنا رکھا
 ہے۔ آپ ٹینس کے بہترین کھلاڑی ہیں۔ ڈاڑھی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ انہیں
 مولنایا مولوی یا الحاج نہیں کہتے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کو صحت مند رکھے، عمر میں برکت عطا کرے کہ آپ
 زیادہ سے زیادہ دین اور قوم کی خدمت کر سکیں

(۳)۔ فرزند سعید سردار ابراہیم خان سلمیہ اللہ تعالیٰ! جو میرے لیے عصائے
 پیری کا مرتبہ رکھتے ہیں، اس کتاب کی تیاری میں مجھے ان کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔
 ۵۔ چہ گو نہ شکر این نعمت گزارم
 کہ فرزند سعادت مند دارم
 علامہ اقبالؒ نے اپنے فرزند کو جو آخری بات کہی، وہی میں ان کے بھی
 گوش گزار کرتا ہوں :-

۵۔ سردینِ مصطفیٰ گویم ترا
 ہم بقبر اندر دعا گویم ترا





میرے بزرگ دوست محترم ماسٹر کریم بخش خان صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو ماحول کی تاریکیوں میں بھی تلاشِ حق میں مجو جستجو رہے اور مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا۔ مسلمانوں کے فرقوں کی کتب کو کھنگالا۔ اس طرح حق کی تلاش نے ان کو عرْوَةُ الْوَثْقَى (قرآن) تک پہنچا دیا۔ جس کے متعلق ارشاد باری ہے:-

لَا الْفِصَامَ لَهَا۔ (جس کے ٹوٹنے کا کوئی اندیشہ نہیں) (پہ۔ ۲) (۱۵۶)

زمانہ شعور سے پری تک کے مطالعہ قرآن نے ان پر یہ حقیقت آشکار کر دی کہ موجودہ زمانے میں مسلمان عموماً قرآنِ حکیم کے احکامات اور تعلیمات کے خلاف زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے محروم ہو گئے ہیں۔ اگر مسلمان اپنا مرکز قرآن مجید کو بنالیں تو ہو نہیں سکتا کہ مسلمان قرونِ اولیٰ کی طرح ساری دنیا پر اپنا دبدبہ قائم نہ کر سکیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر انہوں نے لگاتار محنت و کاوش کے بعد مختلف عنوانات کے تحت ارشاداتِ ربّانی جمع کئے تاکہ مسلمان قرآن مجید کو سمجھ سکیں۔ میں نے جب ان سے دریافت کیا کہ آپ نے اس مجموعہ کا نام "قرآن مجید اور مروجہ اسلام" دریاخت کیا ہے؟

کیوں رکھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ”اس وقت ہمارے سامنے بہت سے اسلام ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد ہیں۔ ایک طرف سنیوں کا اسلام ہے تو دوسری طرف شیعوں کا اور ایک اسلام احمدیوں کا بھی ہے۔ جنہیں گذشتہ دنوں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن مجید جس اسلام کی دعوت دیتا ہے وہ کیا ہے؟ اگر کسی کا اسلام قرآن مجید کے مطابق ہے! تو بلاشبہ اللہ کے نزدیک وہ قابل قبول ہے۔ ورنہ بصورت دیگر فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ (وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا) $\frac{3}{85}$ کی ربانی تحدید سب کے سامنے ہے۔

اسی طرح ہمارے رواجی معتقدات اور رواجی اسلام کو بھی قرآنی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ قرآن کے مطابق ہیں یا مختلف ہیں۔ اس کتاب کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہر شخص حقیقی اور غیر حقیقی اسلام کے بارے میں خود فیصلہ کر سکے۔ کیونکہ اسلام نے پیشوائیت کے تمام حجابات کو ہٹا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام سے براہ راست تعلق پیدا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے: اُدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا) $\frac{11}{18}$ اور یہ کہ وَلَقَدْ يَسْرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْكُمْ شَكَّاءٌ (ہم نے قرآن کو آسان کرنا نصیحت حاصل کرنے کے لئے۔ پس کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے اس سے) $\frac{53}{12}$ ۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

طاہر الملکی صدر المرکز القرآن
ناظم جامعہ مدینۃ العلوم کراچی

رائے گرامی

امام الصوفیہ سید العلماء حضرت مولانا القاری محمد جعفر شاہ صاحب پھلواردی

محترم جناب ماسٹر کریم بخش صاحب کی کتاب ”قرآن مجید اور مردِ جبرِ اسلام“ کا مسودہ میں نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ اس کتاب کی تالیف میں ان کو جیسی محنت و عرق ریزی کرنی پڑی ہوگی اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں، جو تالیف و تصنیف کا کام کر چکے ہیں۔ قرآن کریم کے تمام مضامین کا احاطہ تو انسانی بس سے باہر ہے۔ جس نے بھی اس کی کوشش کی ہے وہ اس کی اپنی بشری استطاعت کے مطابق ہے۔ اب تو عام طور پر مترجمین و مفسرین بھی مضامین قرآن کی فہرست درج کر دیتے ہیں۔ لیکن کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جو اسی موضوع پر لکھی گئی ہیں مثلاً منتخب النفاکس یا تفصیل البیان وغیرہ۔ ہمارے ماسٹر صاحب موصوف نے بھی یہی کام کیا ہے۔ لیکن یہ کسی لحاظ سے ہمارے عقائد، عبادات، معاملات اخلاق کے مختلف عنوانوں اور ذیلی عنوانات کے تحت آیات قرآنی کو یکجا کر دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ایک مضمون کی جتنی آیات ہیں وہ سمیٹ لی جائیں پھر ہر آیت کا ترجمہ اور حوالہ نمبر بھی دے دیا ہے اور کہیں کہیں بعض آیات یا الفاظ کی تشریح بھی کر دی ہے۔

۱۔ آپ بھارت کی مشہور خاتقاہ پھلواردی شریفیہ کے سجادہ نشین ہیں اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سلیمان صاحب پھلواردی کے (جن کا احترام سرسید اور علامہ اقبال بھی کیا کرتے تھے) چھوٹے صاحبزادے ہیں حضرت جعفر شاہ صاحب ملک کے مشہور محقق اردو کے صاحب طرز ادیب اور جامع السلاسل صوفی ہیں۔ سعودی عرب کے رطب عالم اسلامی کے ممبر بھی ہیں۔ آج کل شیخ عبدالقادر گیلانی مرحوم (سابق سفیر عراق) کی یادگار ”المركز قادریہ“ (بقیہ جلد ۱۵)

بعض تشریحات نئی اور مفید ہیں جو دل کو لگتی ہیں۔ کتاب کی فہرست مضامین دیکھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کسی موضوع پر کوئی لکھنا چاہے تو اسے قرآنی مواد بڑی مقدار میں ایک جگہ مل جائے گا۔
ہماری آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد شائع ہو کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچے اور علما و عملاً نفع بخش ثابت ہو۔ آمین!

والسلام

محمد جعفر پھلواری

ضروری وضاحت

(از مولوی رئیس احمد صاحب کاتب)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق سے اس احقر نے پوری ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ آیات قرآنی کو قرآن پاک سے نقل کیا ہے اور اعراب کی صحت کا پورا خیال رکھا ہے۔ تاہم ماسٹر صاحب (مؤلف) کی بار بار نظر ثانی اور تصحیح کرانے کے کام سے اطمینان اور خوشی ہے۔ اس کے باوجود خطا و نسیان کی بنا پر اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ناظرین کرام سے التماس ہے کہ وہ کسی بھی غلطی یا کمی کے بارے میں ادارہ ہذا کو مطلع فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں تاکہ غلطی کا ازالہ کیا جاسکے۔

اسحاق العباد رئیس احمد عفی عنہ

(بقیہ از حاشیہ ص ۱۱) میں شیخ المرکز کے ذرائع سرانجام دے رہے ہیں اور آپ بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

بہ نستعین

(از علامہ محمد حسین صاحب غرشی)

”کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی“

یہ چٹھی غالب کا یہ مصرع دُعا ہے یا بدعا۔ جو کچھ بھی ہے ہمارے حق میں پوری طرح مقبول و مستجاب ہوتا نظر آرہا ہے! وہ کیسے؟ اس کی مختصر شرح یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کے پاس ایک چٹھی آتی ہے تو آپ سب کام چھوڑ کر اس کا ایک ایک لفظ کامل توجہ اور یکسوئی سے پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی لفظ پڑھنے میں کچھ دقت پیش آجائے تو جب تک اس پر حاوی نہ ہو جائیں دل میں خلش باقی رہتی ہے اور چین نہیں پڑتی۔ اگر خود پڑھنا نہیں جانتے تو کسی پڑھنے والے کی تلاش میں نکلے ہیں اور بڑے چاؤ اور بڑے اشتیاق و انہماک سے اسے پڑھواتے ہیں اور دل ہی دل میں پڑھ کر سنانے والے کے شکر گزار بھی ہوتے ہیں۔ اور پھر اس چٹھی کے مندرجات کی تمہیل کرتے ہیں۔ لیکن یہ کیا غضب ہے کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اور تمام صنیر و کبیر مخلوقات کے انتظام کو پوری باقاعدگی سے چلانے والے اور خود ہماری تخلیق کرنے والے رب جلیل و عظیم کی چٹھی ہمارے پاس اس قاصد کی معرفت پہنچتی ہے جس کے متعلق شیخ سعدی نے ٹھیک ہی فرمایا ہے :-

لا یکن النار لکما کان حقاً بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور پھر اس چٹھی کے اندر بیسیوں نہیں بلکہ شاید پچاسو مرتبہ یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ اس کو غور سے پڑھنا۔ اس کو خوب سمجھنا۔ اس کو اپنی زندگی کی دستاویز

بنالینا اپنے ہر معاملہ میں اس کو پیش نظر رکھنا۔ اس کا پورا احترام کرنا۔ اس میں جو کچھ کرنے کے لئے کہا گیا ہے اسے کرتے رہنا اور جس جس بات سے روکا گیا ہے، اس سے رُک جانا۔

لیکن ہم نے اس پاک، محترم، مقبرک، مبارک اور سراسر نور چھٹی کی کیا قدر کی ہے؟ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس کی، بلکہ نہایت قیمتی ریشمی جزدان میں لپیٹ کر اونچی جگہ پر رکھ دیا۔ صبح اٹھ کر بے سمجھے بوجھے کچھ حصہ پڑھ لیا اور پھر وہیں لٹکا دیا اور سمجھ لیا کہ بس اس کا حق ادا ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ اس سے یہ کام لے لیا کہ کسی مرنے والے کے سرہانے بیٹھ کر اس کے ایک حصہ سورۃ یٰس کی تلاوت کر دی کہ اس کی جان آسانی سے نکل جائے۔

یہ بآیاتش تراکارے جزیں نیست ؎ کہ از یاسین او آسان بمیری
قوموں کی ہلاکت بعض گذشتہ قومیں صرف ایک ایک گناہ کی وجہ سے تباہ کی گئیں۔ مثلاً قوم نوح بت پرستی کی وجہ سے، قوم شعیب ماپ تول میں خیانت کی وجہ سے، قوم لوط لواطت کی وجہ سے، وغیرہ وغیرہ۔
 لیکن ہم میں ان قوموں کے سب عیب یکجا ہو کر جمع ہو گئے ہیں جو آپ روزانہ اخبارات میں پڑھتے ہیں اور آنکھوں سے دیکھتے ہیں بلکہ خود بھی ان میں ملوث ہیں۔ جس کے نتیجے میں ہم پر طرح طرح کے عذاب بھی آرہے ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں۔ ہمارا ہر طبقہ جاہل، عالم، امیر، غریب، تاجر، صناع، حاکم، ملازم، لیڈر وغیرہ سب کے سب جرائم کی کیچڑ میں لت پت ہیں الا ماشاء اللہ خیر و فلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم اللہ کی بھیجی ہوئی سمجھی کے مندرجات سے

دور جا پڑے۔

محترم ماسٹر کریم بخش صاحب ایک سیدھے سادے فخلص مسلمان ہیں۔ ان کی عمر قرآن کریم کو سمجھنے اور سمجھانے میں گزری۔ ان کے دل میں یہ بات ایک ”تڑپ کی حد تک پہنچ گئی کہ مسلمان قرآن حکیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں، تاکہ وہ نئے نئے آنے والے عذابوں سے چھٹکارا حاصل کر کے شریفانہ اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لئے سانپ اور بچھو نہ بنے رہیں۔ بلکہ رحمت و راحت بن جائیں۔ اپنے اپنے دائرہ حدود میں رہ کر اپنے فرائض خلوص و لگن سے انجام دیں۔ کسی کی حق تلفی نہ کریں۔

یہ کتاب ماسٹر صاحب نے اسی مقصد کے پیش نظر بڑی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی ہے اور اس کا متن اللہ کا کلام ہے جس کی عظمت و صداقت میں ہمارے کسی بھی فرقے کو شک نہیں (لاہیب فیہ) اس میں مختلف عنوانات کے تحت آیات جمع کر دی گئی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ کے عنوان کے تحت آیات صلوٰۃ، توحید کے عنوان کے تحت آیات توحید اور انبیاء و رسل کے عنوانات کے نیچے، انبیاء اور رسولوں سے متعلق آیات اور اسکی اخلاقیات کے عنوان کے تحت اخلاقیات متعلق آیات یکجا کر کے لکھی گئی ہیں۔

ہمارے وہ عزیز جو براہ راست قرآن حکیم کو عربی نہ جاننے کی وجہ سے نہیں سمجھ سکتے اور ایک ایک مضمون پر مختلف مقامات میں پھیلے ہوئے ہونے کے باعث عبور حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کی یہ مشکلیں اس کتاب میں حل کر دی گئی ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ روزانہ صبح اٹھ کر اس کے دو چار ورق خوب توجہ اور غور کے ساتھ تلاوت کئے جائیں اور ہر گھر میں یہ عمل کیا جائے، جو ان پڑھ حضرات ہیں ان کو پڑھ کر سنایا جائے۔ ایسا کرنے سے حقیقی جواب بھی حاصل ہوگا، اور

ثواب و برکت بھی ملے گی۔ اور دنیا و آخرت دونوں میں بھلا بھی ہوگا۔ صرف بے سمجھے پڑھنا ایسا ہے کہ جیسا کہ بادام کا مغز نکالنے بغیر جھلکے کو چاٹتے رہنا۔ مغز نکالنے لذت اور نفع دونوں حاصل کیجئے۔ قرآن کی محض تعریف کرتے رہنا کہ یہ کتاب دنیا کی سب کتابوں سے افضل ہے لاجواب ہے، بے مثل ہے کافی نہیں۔

داد قرآن کی نہ دو بھائی عمل اس پہ کرو

پیش درگاہِ خدا داد کی حاجت کیا ہے

عرشیٰ

برمکان خالدا سمحق صاحب

علامہ محمد حسین عرشی صاحب امرتسری، حضرت علامہ اقبالؒ کے رفیق (اقبال نامہ میں ان کے نام مکاتیب موجود ہیں) مشہور شاعر حضرت طخرائی کے جانشین اور مفسر قرآن حضرت خواجہ احمد امرتسری (حمدوح اقبال) کے دست راست رہے ہیں۔ عرشی صاحب عمیق دینی بصیرت رکھنے والے مفکر اور متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ قرآن سے قرآن تک نامی تفسیر ان کی مشہور تصنیف ہے۔ اردو اور فارسی کے صاحب دیوان شاعر ہیں۔

عرشی صاحب ماہنامہ بلاغ امرتسر والبیان امرتسر و لاہور کے مدیر رہ چکے ہیں اب فیض الاسلام راولپنڈی کے مدیر ہیں۔ جن کے ماہانہ ادارے (تاثرات کے عنوان سے) پورے ملک میں نہایت ذوق و شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔

== شہینہ پرنٹنگ ==

رائے گرامی

محترم پروفیسر سید محمد عبدالرشید صاحب، فاضل

ماسٹر کریم بخش صاحب ایک مدت تک سرکاری اسکول میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ اور جب ان خدمات سے سبکدوش ہوئے تو ایک بہت بڑے کتب خانے کے مہتمم ہو گئے۔ درس و تدریس کے زمانہ میں بھی ان کو مطالعہ کتب کا شغف رہا۔ لیکن جب آپ مہتمم کتب خانہ ہو گئے تو گویا علم کا گنج گرا نمایاں مل گیا۔ لہذا اب آپ کو اپنی تشنگی علم کو میرا ب کرنے کا بڑا نادر موقع ملا۔ چنانچہ زیادہ وقت مطالعہ کتب میں ہی صرف ہونے لگا۔

ماسٹر صاحب کا مطالعہ، ادب و شعر، تاریخ و سیاسیات، اخلاقیات و دینیات، غرضیکہ ہر شعبہ علم پر محیط ہے۔ مگر ان کا فطری لگاؤ زیادہ تر دینیات کے ساتھ رہا ہے۔ پھر دینیات میں بھی سب سے زیادہ قرآن حکیم سے وابستگی ہے۔ قرآن پاک کے تراجم اور تفاسیر، معتبر اور باند پایہ تراجم و تفاسیر کا جی بھر کر مطالعہ کیا اور پوری تحقیق و تلاش کے ساتھ کیا۔

ماسٹر صاحب اپنے درس و تدریس کے زمانہ میں اپنے شاگردوں میں دینی شعور اور عملی جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے اور اب چاہتے ہیں کہ اپنے وسیع تر مطالعہ سے عام لوگوں کو استفادے کا موقع دیں۔ یعنی ان کی دلی تمنا ہے کہ مسلمان قرآن پاک کا مطالعہ کر کے دین کے اس سرچشمہ سے اپنے مزرع فکر و عمل کی آبیاری کریں تاکہ دنیا میں

راجم پروفیسر عبدالرشید فاضل صاحب ریاست قرولی راجپوتانہ کے ایک نمایاں اور علمی گھرانے کے فرزند ہیں۔ برہنہ، غائب و اقبال کے جو چند ماہرین ہیں ان میں فاضل صاحب (بقیہ حاشیہ)

فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہوں اور آخرت میں پروانہ نجات حاصل کریں۔ اس تحریر و ترغیب کے لئے انہوں نے محنت و کاوش کر کے یہ رسالہ ”قرآن مجید اور مروجہ اسلام“ ترتیب دیا ہے۔ بقول حضرت مولانا جعفر شاہ صاحب: ”قرآن کریم کے تمام مضامین کا احاطہ تو انسان کے بس سے باہر ہے۔ جس نے بھی کوشش کی ہے اپنی بشری استطاعت کے مطابق کی ہے۔“ ماسٹر صاحب نے بھی اپنی امکانی کوشش سے یہ مفید کام انجام دیا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ انہوں نے یہ کام بعض امتیازی خصوصیات کے ساتھ کیا ہے۔ جو کتاب کے مضامین کی فہرست سامنے آئی ہے اس سے اس کی وضاحت ہوتی اور پھر اس بات کی تصدیق کتاب کے مطالعہ سے بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔

آج کل تو لوگ زیادہ تر افسانے، ناولیں اور ڈرامے پڑھتے ہیں۔ شعر و ادب میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے اس مذاق کو دوسروں میں بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں، مگر ماسٹر صاحب نے اس کے برعکس ہر شعبہ علم سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد دینی کتابوں ہی کا اشرقی قبول کیا۔ اور اب ان کی دلی تمنا اور خواہش ہے کہ یہی بات دوسروں میں بھی پیدا ہو جائے۔ یہ کتنا اچھا جذبہ ہے اور کتنا مبارک کام ہے۔ یہ بات ہر شخص کو کہاں نصیب ہوتی ہے۔

ذلاک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

میرے نزدیک تو ہر وہ کام مستحسن ہے جو لوگوں میں خیر کا جذبہ پیدا کرے

(بقیہ از حاشیہ ص ۲) اہم مقام رکھتے ہیں۔ بابائے اردو مرحوم نے چند اساتذہ کے ذریعہ اردو

کالج کراچی کی ابتدا کی تھی۔ فاضل صاحب بھی ان میں سے ایک ہیں۔ ابتدا بطور لیکچرار و فرائض انجام

دیتے رہے۔ پھر پروفیسر ہو گئے اور بالآخر صدر شعبہ قرار پائے۔ غالب و اقبال کے متعلق پروفیسر صاحب

(بقیہ حاشیہ ص ۲)

اس اعتبار سے تصنیف و تالیف کی دنیا میں وہی کتاب قابل پذیرائی ہوتی
 چاہیے جو اپنے پڑھنے والے کو عمل خیر کی طرف مائل کر دے اور مائل ہی نہیں بلکہ
 اس کی ذات میں ایک انقلاب برپا کر کے اس کو صحیح معنی میں مسلمان بنا دے
 ظاہر ہے کہ یہ بات کسی تصنیف میں اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے، جب اس کے مضامین
 بھی تعمیری و اصلاحی ہوں۔ اور ان کا انتخاب بھی پوری تحقیق و تلاش کے ساتھ کیا گیا ہو۔
 پھر ترتیب مضامین بھی بڑی خوبصورتی سے کی گئی ہو اور ان مضامین کو جس زبان
 میں پیش کیا گیا ہو وہ عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر جاذبیت و کشش
 بھی رکھتی ہو تاکہ پڑھنے والا دوران مطالعہ کسی قسم کی دقت و دشواری محسوس
 نہ کرے بلکہ پوری دلچسپی کے ساتھ پڑھتا چلا جائے اور کتاب کو ختم کر کے ہی
 دم لے۔ مذکورہ صفات کے بغیر کوئی کتاب مقبول نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک
 کتاب کو قبولیت عام حاصل نہ ہو اس میں افادیت کی شان کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔
 اس اعتبار سے ماسٹر صاحب کا یہ کام قابل ستائش و آفرین ہے کہ اس میں
 مذکورہ بالا صفات بدرجہ اتم موجود ہیں

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب ہذا کو قبول عام کی دولتِ ارزانی عطا
 فرمائے تاکہ ماسٹر صاحب آئندہ بھی تصنیف و تالیف کے کام کو جاری رکھ
 سکیں کہ یہ کام جاری ہی رہنا چاہیے۔

سید محمد عبدالرشید فاضل

(بقیہ از حاشیہ ص ۱۱) کی کئی تصانیف بہت مشہور ہیں جن میں سے بعض کو اقبال اکیڈمی -
 (کراچی و لاہور) نے شائع کیا۔ آج کل آپ دیوانِ غالب کی شرح لکھنے میں مصروف ہیں

۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفِ اول

— (۱۵: ۹) —

اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہن کی بلوغت اور ذرا لُح آمد و رفت کی سہولت کے پیش نظر اپنے آخری پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی آخری کتاب قرآن مجید کو تمام عالم کے لئے رہتی دنیا تک ضابطہ حیات بنا کر نازل فرمایا۔

اللہ کریم نے اس کتاب کی حفاظت (۱۵: ۹) اور اس کی آیات کو سورتوں کی شکل میں جمع کرنا اور پڑھا دینا بھی خود اپنے ذمہ لیا (۵: ۱۶) تاکہ ہمیشہ کے لئے مخالفین قرآن اور علماء سو کی دست درازیوں سے محفوظ و مصون ہو جائے۔ اور نبی نوع انسان اس کی رہنمائی میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکیں۔ امن و سلامتی، کردار کی بلندی، اپنی شخصیت کے ارتقا کا حصول اور تمام مسائل و معاملات زندگی کا حل اسی آخری کتاب کی تعمیل میں ملے گا۔

آج برقی روشنی سے جو دیار و امصار بقعہ نور بنے ہوئے ہیں۔ چاند تاروں پر کمندیں ڈالی جا رہی ہیں۔ سمندر روں کی تہوں کو ٹٹولا جا رہا ہے۔ جہانِ نو کی تلاش جاری ہے۔ یہ سب غیروں کے کارنامے ہیں، حالانکہ تسخیرِ کائنات ہم مسلمانوں کا دینی فریضہ تھا۔

در اصل ہوا یہ کہ بعض مفتوحہ سازشی قوموں نے مسلمانوں کو قرآن سے الگ کر کے افتراء و کذب سے بھرپور بے مقصد و فضول مسائل کو تقدس کا جامہ پہنا کر

ملے مفتی محمد شفیع مرحوم اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح صحیح پڑھوانے اور پھر یاد کر لینے اور اس کو مسلمانوں کے سامنے اس طرح پیش کر دینے کی ذمہ داری خود لے لی (معارف القرآن جلد ہفتم (۶۲۶))

مسلمانوں کو ان مسائل میں الجھا دیا۔ جو آج تک اس مصیبت و بیماری میں گرفتار ہیں اور یہ غیر مسلم آگے بڑھ گئے۔ اور ہماری گردنوں میں ذہنی غلامی کا جو اڈال دیا۔ اس مصیبت کا خاتمہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ مسلمان قرآن مجید کی تعلیم کو اپنے اعمال کا محور بنائیں۔ نفع و فساد پھیلانے والے عقائد جن کی قرآن مجید نفی کرتا ہے، چھوڑ دیں۔ آپس میں اتحاد و یگانگت پیدا کریں۔ تسخیر کائنات کی طرف متوجہ ہوں۔ اس کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی میں کمال پیدا کریں۔ گویا اس طرح لادین قوموں کے ہاتھوں سے ان اسبابِ ہلاکت کو چھین کر ان کو فلاح و بہبود کے کاموں میں لگائیں۔ اور دنیا کو جنت کا نمونہ بنانے کی کوشش کریں۔

زیر نظر کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت میں نے قرآن مجید کی آیات یکجا کر دی ہیں۔ تاکہ اسلام کا صحیح تصور اور اس کی تعلیم جو قرآن مجید نے بیان کی ہے، قلب پر مرتسم ہو جائے۔ اور روایتی عقیدت اور تعظیم کی بنا پر جو بغیر سوچے سمجھے، تلاوت کی جاتی ہے، اسے کافی نہ سمجھا جائے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ:-

(۱) - ہم روزانہ علی الصبح قرآن مجید پڑھیں۔

(۲) - جتنا پڑھیں اسے سمجھیں، اور

(۳) - جتنا سمجھیں اس پر عمل کریں۔ اور اس طرح دنیا و آخرت کی کامیابیاں، اور

کامرانیاں حاصل کر کے "أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ" کا صحیح مصداق بنیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۲۰) (پ - ۲ : ۱۲۷)

کریم بخش سکھانی

باب اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

- (۱)۔ اس کائنات کو وجود میں لانے والا کون اور کیسا ہے ؟
- (۲)۔ اللہ ہی واحد ہے۔
- (۳)۔ اللہ ہی عظیم ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔
- (۴)۔ تقدیر (اندازے اور پیمانے حکمت کے ساتھ مقرر کرنا)۔
- (۵)۔ تخلیق کائنات۔
- (۶)۔ یہ کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی اور نہ یہ کائنات کوئی کھیل تماشہ ہے۔
- (۷)۔ اللہ کا دستور (سنت اللہ) غیر متبدل ہے۔
- (مختلف الفاظ کے معنی اور تشریح)
- (۸)۔ انسان کی تخلیق کا مقصد اور سامانِ زیست۔
- (۹)۔ اللہ کی عطا کردہ انسان کی اندرونی صلاحیتیں۔
- (۱۰)۔ انسان کی نفسیاتی الجھنیں۔
- (۱۱)۔ انسان۔ جن اور شیاطین۔
- (۱۲)۔ کائنات۔ تسخیر کائنات اور احسان رب العالمین۔

① اس کا سنناٹ کو وجود میں لانے والا کون اور کیسا ہے؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا

① = نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط (پ - ۲: ۲۵۵)

ترجمہ = اللہ کے سوا کوئی معبود (جس کی عبدیت یا غلامی اختیار کی جائے)

نہیں۔ وہ زندہ ہے اور اس کی زندگی کے لئے فنا و زوال نہیں اور وہ

حیات کا سرچشمہ ہے۔ ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے۔ وہ اپنے قیام

کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ اس کے لئے نہ تو اونگھ (غفلت) ہے اور نہ

نیند (بیخبری)۔ وہ آسمانوں اور زمین (یعنی پستیوں اور بلندیوں) میں

جو بھی کچھ ہے۔ سب اسی کا ہے۔ اور اسی کے حکم سے سرگرم عمل ہے۔

② = هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (۲۲) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ أَمْوٍ مِّنَ الْمُهَيَّمِينَ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ

الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۲۳) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

الطَّوَّوُّرُ الْكَاسِمُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ط يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۲۴) (پ - ۲۸: ۵۹ - ۲۴) -

ترجمہ = اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی اللہ (جس کی پرستش کی جائے یا محکومیت

اختیار کی جائے) نہیں ہے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والا۔ بڑا ہی ہریان

اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی والا (جس کے قانون کی اطاعت کی جاگی، نہیں ہے۔ مالک (صاحب اقتدار مکمل اختیار رکھنے والا) تمام نقائص سے منزہ و مبرا۔ سلامتی والا۔ امن دینے والا۔ محافظ و نگرا۔ غالب۔ تسلط والا۔ تمام عظمتوں کا مالک۔ اللہ تعالیٰ ان تمام تصورات سے دور ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کو بھی اقتداریں شریک سمجھا جائے۔ وہ اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے سے پہلے صحیح اندازہ رکھنے والا ہے۔ خاص ترتیب دے کر متعین شکل عطا کرنے والا ہے۔ سب اچھے نام اسی کے لئے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اسی اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ یعنی قانون خداوندی کے تابع مصروف عمل ہے اور وہی صاحب اقتدار و صاحب غلبہ ہے اور ہر شے کو صحیح اندازے اور تناسب سے وجود میں لانے والا ہے۔

(۳) - اِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ۱۱۴۱ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ
 (۱۱۴) ذُو الْحَرِشِ الْمَجِيدُ (پ ۳: ۸۵: ۱۵/۱۳)

بلاشبہ اللہ وہ ہے جو ہر چیز کو اس کے نقطہ آغاز سے پیدا کرتا ہے پھر اسے یکے بعد دیگرے نئی تخلیق میں ڈھالتا ہوا، ارتقائی مراحل سے گزار کر نقطہ تکمیل تک پہنچا دیتا ہے۔ اور وہی حفاظت کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ یہ کشش اور جاذبیت تمام اشیاء میں آشود نما کے لئے اسی نے رکھی ہے۔ اسی مقصد کے لئے مرکزی کنٹرول کو جو بری قوتوں اور عظمتوں کا حامل ہے، اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔

﴿۴﴾ لَيْسَ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ ۚ وَكَذَلِكَ يَكُونُ لَدُنْهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۚ

(ترجمہ) کہو! اللہ ایک ہے۔ اپنی ذات اور صفات میں یگانہ۔ بے مثل۔ بے نظیرہ وہ خود مستغنی اور مکتفی ہے اور باقی سب اپنی زندگی اور بقا و نشوونما اور تکمیل کے لئے اس کے محتاج ہیں نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے نہ مشیل نہ ہم پلہ ہے۔

﴿۵﴾ - اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاٰمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (۵۴: ۵۵) اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۗ اِنَّهٗ لَاسْمِعُ الْمُعْتَدِيْنَ ۗ

(پ ۷: ۵۴/۵۵) خبردار رہو! اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر یعنی پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کا کام۔ اللہ بڑا بابرکت ہے اور سارے جہانوں کا پرورش کرنے والا۔ اپنے رب کو پکارو ایسی جبری اور فروتنی کے ساتھ جو تمہارے تحت الشعور کی گہرائیوں سے ابھرے یقیناً اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

﴿۶﴾ - وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (۱۷: ۲۹)

(ترجمہ)۔ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے، چاہے وہ جاندار ہوں یا ملائکہ (فطری قوتیں) سب اس کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ اور کبھی اس سے سرکشی نہیں کرتے۔

﴿۷﴾ - لَا تَجْعَلْ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقَعُدَ مَذْمُومًا مَّا خُذَ وِلٰاٰه (۲۲: ۱۷)

(ترجمہ) تو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود، یعنی صاحب اختیار جس کے قانون کی اطاعت کی جائے، نہ بنا، ورنہ ملازمت زدہ بے یار و مددگار بیٹھا رہ جائے گا۔

⑧ = لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (پ ۲۵: ۱۱)

(ترجمہ)۔ اس (اللہ) کی مثل (کسی حیثیت سے بھی) کوئی چیز نہیں اور نہ ہو سکتی،

اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے، ہر شے پر اس کی نظر ہے۔

⑨ = لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ذَا الَّذِي كُلُّ شَيْءٍ قَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (س ۱۱۰)

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (پ ۶: ۱۰۴)

(ترجمہ)۔ سوائے اس کے کوئی معبود (صاحب اقتدار و اختیار) نہیں۔ وہ

ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا کار ساز ہے۔ صرف اس کی عبدیت (اسی کے قوانین و احکام کی پابندی) اختیار کرو (یاد رکھو) لگا ہوں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ تمام لگا ہوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہی تمام اشیائے کائنات کے احوال و کوائف سے واقف و خبردار ہے۔

⑩ = الْإِنَّمَا بِكَلِمَةٍ مَّحِيطٌ بِهَا (پ ۲۱: ۱۵۲)

(ترجمہ) خبردار ہو جاؤ! بے شک اس نے ہر شے کو گھیرے میں لے رکھا ہے (اس لئے کہ تمہارے اعمال کی بگرائی ہو اور اسماء کے نتیجے تمہارا سائنس آجائیں)

⑪ = وَهُوَ يُطِيعُ مَا يَأْمُرُ (پ ۶: ۱۱۴)

(ترجمہ)۔ اللہ ہر ایک کو مابعدانہ زیست مہیا کرتا ہے اور وہ خود بخود



پینے کا محتاج نہیں۔

جب رزق دینے والا اللہ ہے۔ وہی خالق اسباب بھی ہے۔ اس لئے
فرمانبرداری کا حقیقی مستحق بھی اللہ ہی ہے۔ نہ کوئی اور۔

⑫ = الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ (۸۱) وَالَّذِي هُوَ يُطَهِّرُنِي وَكَيْفَ يَهْدِي

(۸) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (۸۰) وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ

يُحْيِينِي (۸۱) وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ (۸۲)

(ترجمہ) = (وہ اللہ جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور جو زندگی کے صحیح راستے کی طرف

میری رہنمائی کرتا ہے اور جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا

ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے) اور وہ اللہ ہی ہے، جو مجھے موت دے گا

اور پھر دوبارہ مجھ کو زندگی بخشے گا۔ اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ روزِ جزا میری

خطامعات فرمائے گا۔ (پ ۱ - ۲۶: ۸ تا ۸۲)۔

⑬ = لَا يَصِلُ رَبِّيُّ وَلَا يَنْسِي نَهْ (پ ۱ - ۲: ۵۲)۔

(ترجمہ)۔ میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

⑭ = اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا

تَزِدُّنَّ طَوْلًا وَلَا تَنْقُصُنَّ عِنْدَ اللَّهِ بِمِقْدَارٍ (۸) عِلْمُ الْغَيْبِ وَ

الشَّهَادَةُ الْكَبِيرَةُ الْمُتَعَالِ (۹) سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسْرَرَ

الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِأُتَيْلٍ وَسَارِبًا

بِالنَّهَارِ (۱۱) لَكُم مَعْقِبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

يَحْفَظُونَكُمْ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْيِرُ مَا لِقَوْمٍ حَتَّىٰ

يُغْيِرُوا مَا جَاءَ لِنَفْسِهِمْ ط (پ ۱ - ۱۳: ۸ تا ۱۱)

(ترجمہ) = اللہ ہر ایک حاملہ کے پیٹ سے واقف ہے۔ جو کچھ اس میں بنتا ہے۔

اسے بھی وہ جانتا ہے اور پیٹ میں درجہ بدرجہ جو تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں انہیں

بھی جانتا ہے (رحم مادر میں بچے کے اعضاء اس کی قوتوں یا قابلیتوں
 صلاحیتوں اور استعداد کی کمی بیشی سب اس کے سامنے ہوتی ہے)
 اس کے یہاں ہر ایک چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے۔ وہ غیب اور
 شہادہ (محسوس اور غیر محسوس) ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ سب
 سے بڑا بلند مرتبہ ہے۔ تم میں سے کوئی شخص بلند آواز سے با کرے
 یا آہستہ اور کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں
 چل رہا ہو، تمام حالتیں اس کے لئے یکساں ہیں۔ ہر شخص کے آگے
 اور پیچھے (یکے بعد دیگرے) ایسی قوتیں لگی ہوتی ہیں جو اللہ کے قانون کے
 مطابق اس کی نگرانی پر مقرر ہیں۔ (اور اس کے ہر عمل کو آخری نتیجہ تک
 پہنچاتی ہیں۔)

اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی
 حالت اور اوصاف کو نہیں بدلتی۔

⑮ = وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (۱۶: ۵۰)

(ترجمہ)۔ اور ہم تو انسان کی رگ جان سے زیادہ (اس کے) قریب ہیں

⑯ = وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

(پ ۲، ۵: ۴) وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور

جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے۔ یعنی تمہارے اعمال و افعال سب
 کی نگرانی ہو رہی ہے۔

⑰ = أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ (۳۵: ۳۵) أَمْ خُلِقُوا

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَبَلًا أَوْ قُنُودًا (پ ۲، ۵۲: ۳۵/۳۶)

(ترجمہ)۔ کیا تم یونہی از خود پیدا ہو گئے ہو یا تم اپنے خالق آپ ہو تم نے

اس کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ ان کو یقین ہی نہیں!
 (۱۸) = لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ (پ ۲۱: ۲۳)
 (ترجمہ) جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے پوچھا نہ جاسکے گا۔ اور ان لوگوں سے
 باز پرس ہوگی (جن کو ہمارا پیغام ملا)۔

(۱۹) = يَسْأَلُكَ صَنِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (پ ۲۵: ۲۹)
 (ترجمہ) کائنات میں ہر شے اپنی ضروریات کے لئے اللہ کے سامنے
 جھولی پھیلائے ہوئے ہے (ہر شے اپنی نشوونما کے لئے اس کے نظام
 ربوبیت کی محتاج ہے۔

اللہ ہی واحد ہے

ایک سے زیادہ خدا کیوں نہیں ہونے چاہئیں۔ شرک کے
 مضر اثرات اور اس کے نتائج:۔

(۱) = اَللّٰهُمَّ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ ۱۶: ۲۲)

(ترجمہ)۔ تمہارا معبود (صاحب اختیار و اقتدار ہے) جس کے قانون کی
 پابندی کی جائے۔ مالک حقیقی جس کی غلامی اختیار کی جائے۔ واحد ہے:

(۲) = وَاللّٰهُمَّ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

(ترجمہ) (پ ۲: ۱۶۳) لوگو! تمہارا معبود (جس کی حاکمیت و اقتدار تسلیم کیا
 جائے) خدا ہے واحد ہے اس بڑے ہر بان نہایت رحم کرنے والے کے
 سوا کوئی بھی اس لائق نہیں کہ جس کو (صاحب اقتدار و اختیار تسلیم کیا جا)
 اور اس کی عبادت کی جائے۔

(۳) = شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ وَاَنَّهٗ لَمُنْکَرٌ وَّاُوَّلِیُّ الْعِلْمِ قَآئِمًا

بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ط (پ ۳ : ۱۸)۔
 اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی الہ نہیں۔
 صرف اسی کی ذات یکتا و یگانہ ہے اور ملائکہ (یعنی تمام کارخانہ ہستی
 میں تدابیر و انتظام کرنے والی ارضی و سماوی قوتیں) بھی شاہد ہیں۔ اور وہ
 لوگ بھی جو علم رکھتے ہیں۔ اور انصاف پر قائم ہیں، اس بات کو جانتے
 ہیں کہ کوئی الہ نہیں مگر صرف ایک غلبہ والا (جس کی تدبیر سے تمام
 کارخانہ ہستی قائم ہے۔ حکمت والا یعنی ہر شے کو صحیح اندازے اور
 تناسب کے مطابق بنانے والا ہے۔

④ = لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ

اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ (پ ۲۱ : ۲۲)

(ترجمہ)۔ اگر کائنات میں ایک اللہ کے سوا اور الہ ہوتے تو پھر اس
 کائنات کا نظام بگڑ جاتا۔ لہذا اللہ جو کائنات کی سلطنت کا مالک
 ہے، ان تصورات اور خیالات سے بہت بلند اور پاک ہے
 جو انبالیوں نے اپنے ذہنوں میں قائم کر رکھے ہیں۔

⑤ = مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ

إِذْ أَذَّاهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَّ بَعْضُهُمْ عَلَى

بَعْضٍ سَبْحَنَ اللَّهُ عَمَّا يَصِفُونَ (پ ۲۳ : ۹۱)

(ترجمہ)۔ اللہ نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی
 اور الہ یعنی صاحب اقتدار و اختیار ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہر خدا
 اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی
 کر دیتا۔ مبرا ہے اللہ اس بات سے جو یہ بیان کرتے ہیں

⑥ = الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
فَقَدَرَهُ قَدِيرًا ۝ (پ ۲۵: ۲)

(ترجمہ)۔ وہ ذات (اللہ) جو زمین و آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہے۔ اور نہ (اس کی) حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور اس نے ہر چیز کی تخلیق کی۔ پھر اس کے لئے ایک اندازہ ٹھہرایا یعنی اس کے قوانین اور خواص متعین فرمائے۔

⑦ = بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ
لَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (پ ۶: ۱۰۱)

(ترجمہ)۔ وہی تو ہے جو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کی بیوی (رفیقہ حیات) ہی نہیں ہے۔ اس نے ہر چیز کی تخلیق فرمائی اور وہی ہر شے کا علم رکھتا ہے۔

⑧ = وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَلَدًا ۝ (پ ۲۹: ۳)

(ترجمہ)۔ بے شک ہمارا رب بڑی شان والا ہے۔ نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا۔

⑨ = فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْكَبِيرِ ۝ (پ ۲۳: ۱۱۶)

(ترجمہ)۔ سو اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے۔ (نہ تو اس سے کبھی فعل عبث کا ارتکاب ہوتا ہے۔ نہ اس کی حاکمیت میں کوئی شریک ہے)

وہی برحق بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کسی کا اقتدار نہیں۔ وہی رَبُّ
 العرش الکریم ہے۔ تمام کائنات کا نشوونما کرنے والا ہر بان ہے۔
 ⑩ = قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَكَدُّ قَطْرًا أَوْ لِعَبِيدِنِ ۙ
 سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
 يَصِفُونَ (پ ۲۵: ۴۳/۸۱: ۸۲)

(ترجمہ)۔ اُن سے کہہ دو کہ اگر کوئی رحمن ایسا ہو سکتا ہے جس کے یہاں اولاد
 بھی ہو سکتی ہو تو میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس قسم کے رحمن سے
 بیزاری اور انکار کا اظہار کر دوں گا۔ میں جس ہستی کو خدا مانتا ہوں وہ
 ان تمام باطل تصورات سے پاک ہے۔ وہ تمام کائنات یعنی آسمانوں
 اور زمین کا رب اور مالک ہے۔ اور سب کامرکزی کنٹرول اسی کے
 ہاتھ میں ہے۔ اول العابدین کا مطلب :-

عَبْدٌ - يَعْبُدُ - عِبَادَةٌ - پوجنا - پرستش کرنا - حمد کرنا - بندگی کرنا۔
 غلامی کرنا۔

عَبْدٌ - يَعْبُدُ - عِبَادٌ - ناراض ہونا - نفرت کرنا - حقیر سمجھنا۔
 بُرَابِجَلَا کہنا - ملامت کرنا۔

لہذا مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ ہوگا :-

”انہیں کہہ دو اگر واقعی رحمن کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے

پہلے اس قسم کے رحمن سے میں انکار کرنے والا ہوتا۔“

معجم العربیہ یعنی عربی اردو ڈکشنری۔ پنجاب ایڈوانسری بورڈ۔

قاموس جلد ۳ صفحہ ۱۱۸۔ باب العین۔

تاج الروس۔ جلد ۲ صفحہ ۴۱۱۔ باب الدال فصل عین۔

(۱۱) = فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۳۶) وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْحَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پ ۲۵: ۳۷)

(ترجمہ) پس سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے۔ جو آسمانوں اور زمین سب
جہانوں کا پروردگار ہے اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں بڑائی ہے
اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۱۲) = وَ هُوَ الَّذِيْ فِي السَّمٰوٰتِ اِلٰهُ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهُ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ
الْحَلِيْمُ (۳۷) وَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وَ مَا بَيْنَهُمَا ج (پ ۲۵: ۳۸: ۸۴/۸۵)

(ترجمہ) کائنات کی فضاؤں میں بھی اسی کا حکم کار فرما ہے۔ اور زمین
پر بھی اسی کا اقتدار ہے۔ سب کے سب اسی کے آگے سجدہ ریز ہیں
اور وہ حکیم و علیم ہے۔ یعنی تمام کائنات کا نظم و نسق اس علم و حکمت کی
بنا پر انجام پا رہا ہے۔ اور وہ بہت بابرکت ہے۔ جس کے لئے آسمانوں
اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے۔ سب کی بادشاہت ہے۔ ساری کائنات
میں اسی کی حکومت اور اسی کا قانون جاری و ساری ہے

(۱۳) = وَاذْكَالِ لَقَمْنٌ لَّا يَنْبِئُهُ وَ هُوَ يَحِطُّ بِسِنِّي لَّا تُشْرِكُ
بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (پ ۲۱ - ۳۱: ۱۳) -

(ترجمہ)۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا جبکہ وہ نصیحت کر رہا تھا
بیٹا خدا کے ساتھ (اس کے اقتدار و اختیار میں) کسی اور کو شریک مت
کرنا (اور نہ کسی کو خدائی کا درجہ دینا) حق تو یہ ہے کہ شرک بڑی بے
انصافی اور ظلمِ عظیم ہے۔ (انسان، انسانوں کی حیثیت سب برابر ہیں۔

(۱۴) = اِنَّ الْحَكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ قَلْبِي تَوَكَّلْتُ
 اَلْمُتَوَكِّلُوْنَ (پ ۱۲: ۶۷)

(ترجمہ) - حکم اور قانون صرف اللہ ہی کا ہے۔ (اس کے سوا کوئی مختار مطلق نہیں) میرا بھروسہ صرف اسی پر ہے اور ہر بھروسہ کرنے والے کو اسی ذات واحد پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

(۱۵) = اِنَّهُ مِنْ يُّشْرِكِ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَا وِجْهَ النَّارِ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنَ النَّصٰدِ (پ ۵: ۷۳)

(ترجمہ) - جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ یا اس کی حاکمیت میں کسی کو شریک ٹھہرائیگا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اور ایسے ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

(۱۶) = قُلْ اِنِّيْ هَدَيْتُ رَبِّيْ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۗ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۗ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ ۗ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۗ قُلْ اَغِيْرَ اللّٰهِ اِلٰهِيْ رَبًّا ۗ وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط (پ ۶: ۱۶۵/۱۶۱)

(ترجمہ) - ان سے کہ دو۔ کہ میرے رب نے بالیقین تجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ بالکل ٹھیک اور متوازن راہ جس میں ٹیڑھا پن نہیں۔ یعنی ایک ایسا نظام زندگی جو خود بھی قائم ہے اور انسانیت کے قیام کا باعث بھی ہے۔ یہ وہی نظام زندگی ہے، جسے ابراہیم نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اختیار کیا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا اور اس میں نہ کسی اور کے اختیار کو شریک سمجھتا تھا۔ اور کہ دو:

کہ میری صلوٰۃ (یعنی تمام فرائض زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طور طریقے) میرا مرنا جینا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے وقف ہے۔ اس اللہ کا کوئی بھی شریک نہیں، اسی کا نام تو حید ہے، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے میں نے خود اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ کہہ دو! کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں؟ حالانکہ وہ کائنات کی ہر شے کو نشوونما دینے والا ہے۔

(۱۷) = حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ط وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (پک ۲۲: ۳۱)

(ترجمہ)۔ ہر طرف سے کٹ کر اپنی تمام تر توجہ کامرکز قوانین خداوندی کی اطاعت قرار دے لو۔ اور اس کی اطاعت اور محکومیت میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائے گا۔ تو گویا وہ آسمان کی بلندیوں سے گر گیا۔ اب یا تو اسے پرندے اچک کر لے جائیں گے یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے (مطلب یہ کہ یا تو بہت سے معبودوں میں پھنس جائے گا یا دہریہ ہو جائے گا۔ دوسرے انسان کے آگے جھکنا شرف انسانیت سے گر جانا ہے۔

(۱۸) = قُلْ إِنَّمَا يُوحِي إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (۱۰۸)، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ إِيذَنْتُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ وَإِنَّ أَخْرَاجِي أَقْرَبُ أَمْ لَبَعِيدٌ مَّا تُوْعَدُونَ (پک ۲۱: ۱۰۹)

ان سے کہہ دو کہ میری طرف یہی وحی آئی ہے کہ اقتدار و اختیار صرف اللہ کی ذات کو زیبا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی حاکمیت اختیار کی جائے۔ اُن سے پوچھو کہ کیا تم اس خدائے واحد کے فرمان بردار بننے ہو (یا نہیں)۔ پھر بھی یہ لوگ اگر روگردانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے تمہیں (صحیح و غلط روش زندگی کے نتائج و عواقب سے) اچھی طرح باخبر کر دیا ہے (ماننا یا نہ ماننا تمہارا کام ہے) میں نہیں جانتا کہ وہ تباہی جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا جا رہا ہے، جلد آئے گی یا دیر سے۔

(۱۹) = قُلْ اَفْخَيْرُ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنَ اَعْبُدُوْا اِيْهَا الْجَاهِلُوْنَ ۙ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۗ لَنْ اَشْرَكَتَ لِيَّحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ۚ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۶۵) بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ (۶۶) وَ مَا قَدَرُ اللّٰهِ حَتّٰى قَدَرَهُ

(پ - ۲۳ - ۳۹، ۶۴، ۶۶)

(ترجمہ)۔ اُن سے کہہ دیں! کیا تم مجھے بھی غیر اللہ کی عبدیت (غلامی) اختیار کرنے کو کہتے ہو۔ تم بہت ہی جاہل ہو۔ اور تم سے پہلے جتنے پیغمبر گذرے ہیں ان پر بھی یہی وحی کی گئی کہ اگر تو نے شرک کیا یعنی خدا کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرے گا تو تیرے تمام اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تو نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائے گا۔ اس لئے تو صرف اللہ کی عبدیت اختیار کر اس طرح تیرے اعمال بھر پور نتائج کے حامل ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا۔ اور نہ یہ سمجھا ہے کہ اللہ کا مقام کیا ہے۔



(۲۰) = وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ طَلَبَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى
وَالْآخِرَةِ زَوْلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (ن ۲۸)

(ترجمہ)۔ اور یہ اللہ ہی ہے جس کے اقتدار و اختیار میں سب کچھ ہے۔
کائنات میں اس کے علاوہ کوئی صاحبِ اقتدار نہیں۔ اول
اور آخر صرف وہی حمد کے لائق ہے اور کائنات میں صرف
اسی کا حکم جاری و ساری ہے۔ اور اسی کی طرف لوٹائے جاو گے۔

:- عین توحید :-

۷

(۳) اللہ ہی عظیم ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ ہی ہے۔
اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ اور وہ
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

① = سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
لَهُ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۲) ۚ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲) (آقا ۱: ۲ تا ۳)

(ترجمہ) = آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، سب خدا کے متعین فرمودہ
پر وگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ وہ زبردست غلب کا
مالک ہے۔ اس کے تمام کام حکمت پر مبنی ہیں۔ آسمانوں اور زمین
یعنی ساری کائنات میں صرف اسی کا قانون نافذ العمل ہے۔ زندگی اور
موت اسی کے قوانین سے وابستہ ہے۔ اس نے ہر شے کے اندازے
مقرر کر رکھے ہیں (جنہیں قوانینِ فطرت کہا جاتا ہے۔ اس کی ذات
زمان و مکان کی نسبتوں سے ماورا ہے)۔ سب سے اول بھی وہی
ہے اور سب سے آخر بھی وہی ہے۔ (اس کے لئے نہ ابتداء ہے نہ
انتہا۔ وہ ہر شے پر غالب ہے۔ لیکن اس کا غلبہ غیر مرئی اور غیر مشروط
طور پر کام کرتا ہے۔ مگر نتائج محسوس اور مرئی ہوتے ہیں۔ لیکن اس
کی ذات انسانی نگاہوں سے پنہاں اور مستور ہے اور اس کا علم
ہر شے کو محیط ہے۔



(۲) = يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ
الْحَمْدُ زَوْجُهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۗ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ
فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۲)
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصُورَكُمْ فَاحْسَنَ صُورَكُمْ
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (۳) يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَعْلَمُ مَا تُسْرَوْنَ وَمَا تُعْلِنُونَ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بَدَاتِ
الصُّدُورِ (۴) (پ ۲۸ : ۶۴ تا ۴)

(ترجمہ)۔ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ ہی کی تسبیح کرتی ہے۔ یعنی
اس کے فرمان کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ یہ تمام کائنات صرف اسی کی
سلطنت ہے اور حمد کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے۔ اسی نے ہر شے
کے پیمانے (قوانین) مقرر کئے ہوئے ہیں۔ ان پر مکمل کنٹرول اسی کا ہے۔
(۲)۔ وہی تو ہے جو تمہیں انسانی پیکر میں لایا۔ پھر تم میں بعض ہمارے
شکر گزار بندے ہیں اور بعض ناشکرے اور اللہ وہ سب دیکھ
رہا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔

(۳)۔ اس نے زمین اور آسمانوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور اسی
تمہیں صورتیں عنایت فرمائیں۔ کتنی متوازن اور حسین صورتیں
ہیں تمہاری (بالآخر) اسی کی طرف تمہیں واپس لوٹنا ہے۔ وہ جانتا
ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اس سے بھی وہ آگاہ ہے۔ جو کچھ تم چھپاتے
اور ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تو تمہارے سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔

(۳) = وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ
بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ (۱) اس کی آیات (معجزات) میں سے ہے کہ
(۲۰ : ۳۰)

اس نے مٹی سے تمہاری تخلیق کی ابتداء کی (پھر مختلف مراحل طے کر کے) پیکر بشریت میں آ کر تم ساری دنیا میں پھیلتے چلے گئے۔ (پ ۲۱۔ ۳۰: ۲۰)۔

(۲) - وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَنْزُلًا جَاءَ لِيُشْرِكُمْ وَإِلَيْهَا رُجْعُكُمْ مِمَّا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ (۲۱: ۳۰)۔

(ترجمہ) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں بنائیں تاکہ تم ایک دوسرے کی رفاقت سے سکون حاصل کر سکو اور تمہارے درمیان محبت ہمدردی اور رحمت پیدا کر دی۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔

(۳) - وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَاللُّوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ (۲۲) وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُسْمِعُونَ (۲۳) (پ ۲۱: ۳۰: ۲۲/۲۳)

(ترجمہ)۔ اور اس کی آیات (نشانیوں) میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ بے شک اس میں علم والوں کے لئے (حیرت انگیز) نشانیاں موجود ہیں۔

(۴)۔ اور یہ بھی اس کی آیات (نشانیوں) میں سے ہے کہ تمہارا رات کے وقت سونا اور آرام کرنا۔ اور دن کے وقت اس کا فضل (رُوزی) تلاش کرنا ہے۔ بے شک اس میں بھی کان کھول کر بات سُننے والوں کے لئے آیات (ہماری نشانیاں) موجود ہیں۔

(۵) - وَمِنْ آيَاتِهِ يَرْيِكُمُ الْبُرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِنْ أَنْزَلِ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (پ: ۳۰: ۲۴)

(ترجمہ) - اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم کو بجلیاں اور خوف دکھائی دیتی ہیں اور بادل موجب مسرت۔ اس لئے کہ بادل سے وہ مینہ برساتا ہے جس سے مردہ زمین کو زندگی مل جاتی ہے۔ اس میں عقلمندوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

(۶) - وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرٍ وَاحِدٍ وَإِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ (پ: ۳: ۲۵)

(ترجمہ) اور اس کی آیات میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان (عظیم الجثہ) اجرام فلکی فضا کی پہنائیوں میں معلق (تاقم) ہیں اور اسی طرح کرہ ارض بھی جس پر تم بستے ہو۔ پھر جب تمہیں وہ زمین سے ایک بارگی لپکارے گا تو سب ایک ساتھ زمین کے ہر گوشے سے نکل کھڑے ہوں گے۔

(۷) - وَلَوْ أَنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلِّ لَمَعَةٍ قَانِتُونَ (پ: ۲۳)

(ترجمہ) - اور سب کچھ اسی کا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب کے سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(۸) - وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (پ: ۳۰: ۲۷)

(ترجمہ) - اور وہی اللہ ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے۔ پھر وہی اس کا اعادہ

کرے گا۔ اور یہ کام اس کے لئے بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں
 و زمین میں اسی کی شان (انسانی تصویر۔ ہم۔ ادراک سے) بہت
 بلند و بالا ہے۔ اور وہ زبردست غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔
 ④ = صَنَعَ اللَّهُ الَّذِي اتَّقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ
 بِمَا تَفْعَلُونَ (پ ۲۷: ۸۸)

(ترجمہ)۔ یہ اللہ ہی کی کارہیگری ہے۔ جس نے ہر چیز بڑی خوبی اور حکمت
 کے ساتھ بنائی۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو۔ (اللہ اس سے خبردار ہے +

⑤ = أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
 مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَا بِعَهُمْ وَلَا

خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا آذَنُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا
 أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ رَائِينَ مَا كَانُوا أَهْلًا لِيُنَبِّئَهُمْ

بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
 (پ ۲۸: ۵۸)۔ ترجمہ: کیا تم غور نہیں کرتے کہ آسمانوں اور زمین

کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی
 ہو رہی ہو تو ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو۔ یا پانچ آدمیوں میں کوئی خفیہ

بات ہو رہی ہو اور ان میں چھٹا اللہ نہ ہو۔ خفیہ بات کرنے والے خواہ
 اس سے کم ہو یا زیادہ۔ جہاں کہیں بھی وہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

پھر قیامت کے روز وہ (اللہ) ان کو بتلا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ
 کیا ہے۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

⑥ = إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
 (پ ۲۹: ۵)

(ترجمہ)۔ بے شک اللہ سے کوئی شے مخفی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

﴿۷﴾ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْبٍ وَمَا تَكُونُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ -

(پ ۱۰: ۶۱)

(ترجمہ)۔ اے نبی! تم جس حال میں بھی ہوتے ہو۔ اور قرآن میں سے جو کچھ بھی سنارہا ہوتے ہو۔ اور اے لوگو! تم جو کام بھی کرتے ہو۔ اس دوران ہماری نگاہ برابر تم پر لگی ہوتی ہے (علاوہ انہیں) زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر بھی کوئی شے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی ایسی نہیں جو تیرے نشوونما دینے والے سے پوشیدہ ہو۔ سب خدا کے قانونِ مکافات اور لوحِ علم کے واضح نوشتوں میں محفوظ رہتا ہے۔

﴿۸﴾ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُخِيطٌ ﴿۵۶﴾ (پ ۲۵: ۵۶)

(ترجمہ)۔ خبردار ہو جاؤ کہ ہر چیز اس کے دستِ قدرت میں ہے۔

﴿۹﴾ (۱) مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿۳﴾ (پ ۴۳: ۱۳)

۱۔ تم کو کیا ہو گیا کہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔

(۲) - وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿۱﴾ (پ ۴۱: ۱۴)

۲۔ اور اس نے تمہیں مختلف حالات میں سے گزار کر پیدا کیا۔

(۳)۔ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا ﴿۱﴾ (پ ۴۱: ۱۵)

۳۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح فضا کی پہنائیوں میں ان مختلف گروں

کو پیدا کیا ہے اور وہ باہم و دیگر کامل موافقت اور ہم آہنگی سے چلتے

رہتے ہیں اور اپنے مقام پر محکم اور قائم رہتے ہیں۔

(۴) - وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا (۱۶)
 (پ ۱ : ۱۶) پھر غور کرو چاند کو ان میں نور بنایا اور سورج کو روشن

چراغ بنایا۔

(۵) - وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا (۱۷) (پ ۱ : ۱۷) اور اللہ

نے تمہارے تخیق نباتات کی طرح کی یعنی تمہیں بھی زمین ہی سے پیدا کیا۔

(۶) - ثُمَّ لَعَيْدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا (۱۸) (پ ۱ : ۱۸)

پھر وہ تمہیں اسی میں (زمین) لوٹا دے گا اور اسی سے دوبارہ پیدا کر کے کھڑا کرے گا۔ (گویا کہ یہ دوسری زندگی کا ارتقائی پروگرام ہوگا)

(۷) - وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ بِسَاطًا (۱۹) اور اللہ نے اس زمین

کو تمہارے لئے فرش بنا دیا ہے۔ یعنی اس کرہ ارض کو گول ہونے

کے باوجود ایسا بسط بنایا ہے کہ :

(۸) - لَتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَا جًا (۲۰) (پ ۱ : ۲۰) تم اس کے

کشاہ راستوں میں جہا جی چاہے چل پھر سکتے ہو۔

⑩ = وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعَلَهُ مَا تَوَسَّوَسُ بِهِ الْفَسَادِ

(۱) - (پ ۱ : ۵۰) اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور

(۲) - ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے جی میں کیا کیا خیالات اور وساوس

گدرتے رہتے ہیں۔

⑪ = إِذْ يَتَلَقَى الْمُتَلَقِينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدًا (۲۱)

(۱) - (انسان کے دائیں اور بائیں جانب اس کے اعمال کو محفوظ رکھنے والی

قوتیں ہمیشہ اس کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہیں) (پ ۱ : ۵۰)

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (۲۲) (پ ۱ : ۵۰)

ادھر اس کی زبان سے کوئی لفظ نکلا اور ادھر ایک محافظ اور نگہبان نے اسے ریکارڈ کر لیا۔

(۱۲) = هُوَ اعْلَمُ بِكُمْ اِذَا نَشَاكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ (پک ۵۳: ۳۲)

(ترجمہ) وہ (اللہ) تمہیں خوب جانتا ہے۔ جب تمہیں زمین سے پیدا کرتا ہے۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ہوتے ہو۔

۲) تقدیر (اندازے اور پیمانہ حکمت کے ساتھ مقرر کرنا)

(۱) = اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ (۲۱) فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (۲۱) اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُومٍ (۲۲) فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَدِرُ (پ ۲۹: ۲۰ تا ۲۳)۔

(ترجمہ) کیا ہم نے ایک حقیر پانی سے تمہیں پیدا نہیں کیا؟ اور ایک مقررہ عرصہ تک اسے ایک محفوظ جگہ میں ٹھہرائے نہیں رکھا۔ اور وہاں ایک مقررہ پیمانہ کے مطابق نشوونما پاتا رہا۔ اس طرح تمام امور کے اندازے اور پیمانے ہم نے مقرر کر رکھے ہیں۔ اور ہمارے مقرر کردہ پیمانہ نیت عمدگی سے اپنے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں۔

(۲) = وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَنَا بِمِقْدَارٍ (پک ۱۳: ۸)

(۱)۔ اس کے ہاں ہر شے کے اندازے اور پیمانے مقرر ہیں۔

(۲)۔ اِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (پک ۵۴: ۲۸)

بے شک ہم نے ہر شے ایک خاص اندازے سے تخلیق کی ہے۔

(۳) = قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقًا ثُمَّ هَدَىٰ ه
 (پ ۲۰ : ۵۰)۔

ترجمہ۔ ہمارا رب ایسا ہے کہ جس نے ہر چیز کو خاص انداز سے بناوٹ عطا کی
 پھر اسے رہنمائی عنایت فرمائی۔ یعنی اس کی فطرت میں رہنمائی رکھ دی،
 جسے جبلت کہتے ہیں۔

(۴) = الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ه وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ه (پ ۸۷ : ۲۱)
 ترجمہ۔ (اللہ وہ ہے) جس نے تخلیق کی ابتداء کی پھر ہر شے کے بے ضرورت
 زوائد الگ کر کے اس میں توازن اور اعتدال پیدا کیا۔ پھر اس کے لئے
 پیمانے (قوانین) مقرر کئے اور وہ نصب العین مقرر کیا جس تک اسے
 پہنچنا ہے اور اس تک پہنچنے کے لئے اسے رہنمائی عطا کی۔

(۵) = قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ه (پ ۶۵ : ۳)
 (ترجمہ) اللہ نے ہر شے کے لئے پیمانے اور اندازے (قوانین و ضوابط)
 مقرر کر رکھے ہیں۔ (جو کام بھی قاعدے اور ضابطے کے مطابق ہو، اس
 میں دشواری اور تیقن نہیں پایا جاتا۔

(۶) = وَ أَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَمَا يَمُكِّنُ فِي الْأَرْضِ ط (پ ۱۳ : ۱۷)۔
 (ترجمہ) اور جو لوگوں کے لئے نفع بخش ہے زمین میں اسے ہی بقا حاصل ہے





تخلیق کائنات

(۵)

① = الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ
الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۗ - (پ ۱: ۶) -

(ترجمہ)۔ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس (اللہ) نے آسمانوں اور
زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور اجالا بنایا۔

② = اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَى
عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ لِيَجْرِيَ لِأَجَلٍ
مُّسَمًّى ط يُدَبِّرُ الْأُمُورَ لِيَفْصِلَ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بَلِقَاءَ رَبِّكُمْ
تُوقِنُونَ (۲) (پ ۳: ۱۳) -

(ترجمہ)۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کوئی
ستون انہیں تھامے ہوئے نہیں ہے۔ پھر وہ اپنے تختِ حکومت پر جلوہ
فرمایا ہوا (یعنی مخلوقات میں اس کے احکام جاری ہو گئے) اور اس نے
آفتاب و ماہتاب کو ایک قانون کا پابند بنا دیا۔ اس سارے نظام کی ہر
چیز ایک مقررہ وقت تک چل رہی ہے۔ اور اللہ ہی اس سارے کام
کی تدبیر فرما رہا ہے۔ وہ اپنی آیات کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ
تم اپنے رب کی ملاقات (پیشی) کا یقین کرو۔

(۲) - وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رِوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ
كُلِّ الشَّمْرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشَى اللَّيْلَ النَّهَارُ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ - (پ ۳: ۱۳) -

(۳) - وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُتَجَوِّرَاتٌ وَجَنَّتْ مِنْ أَعْنَابٍ وَزُرْعٌ
 وَفَخِيلٌ صُنُوفٌ وَغَيْرُ صُنُوفٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدَةٍ وَ
 نَفِضِلٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ
 لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۴) (پ ۱۳: ۴) -

(ترجمہ) - (۲) اور وہی ہے جس نے زمین کی سطح پھیلا دی اور اس میں پہاڑ سجائے
 اور دریا بہا دیئے ہیں اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں اور
 اس نے رات اور دن بتدریج ظاہر ہونے کا ایسا قاعدہ بنا دیا کہ دن
 کی روشنی کو مقررہ نظام کے تحت رات کی تاریکی ڈھانپ لیا
 کرتی ہے۔ یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لئے کتنی نشانیاں ہیں جو
 غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

(۳) - اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں اور آپس
 میں ملے ہوئے قطعات زمین بھی۔ انگور کے باغ ہیں۔ اناج کی کھیتیاں
 ہیں۔ کھجور کے درخت ہیں۔ جن میں سے کچھ ایک جڑ سے کئی کئی نکلی ہوئی
 اور کچھ الگ الگ جڑوں سے نکلی ہوئیں اشاخیں ہیں۔ ان سب کو ایک
 ہی پانی سیراب کرتا ہے۔ مگر مختلف درختوں کے پھل۔ ذائقہ اور
 خوبیوں کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ (ایک میں ایک
 خوبی ہے تو دوسرے میں دوسری) اسی طرح ایک کو دوسرے پر برتری
 حاصل ہوتی ہے۔ ان امور میں بہت سے نشانات ہیں۔ ان لوگوں
 کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور پھر ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں

(۳) = اُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا
 رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ
 (پ ۲۱: ۳۰)

(۲) - وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رِوَاسِيًا أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ سُرُوحًا
 جَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سَبِيلًا لَعَلَّهُمْ يَحْتَدُونَ (۳۱)
 وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرَضُونَ
 (چپ - ۲۱ : ۳۱ : ۳۲) -

(ترجمہ) = کیا منکرین نے غور نہیں کیا کہ آسمان وزمین ملے جلے تھے۔ پھر ہم نے ان کو جدا جدا کر دیا (دونوں کو الگ الگ خاص بخشے۔ ارض میں قبولیت کی صلاحیت رکھی اور آسمان سے بارش ہوئی) اس طرح ہم ہر جاندار سے کی تخلیق پانی سے کی۔ پھر یہ لوگ ایمان لانے سے کیوں رکتے ہیں۔

(۲) - اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تاکہ زمین جھک نہ جائے (اور سامان زریست میں کام آسکیں) اور ان میں راستے دروں کے ذریعہ بنا دیئے اور اس کرۂ ارض کے اوپر چھت یعنی ایسی فضا پیدا کر دی جو خود بھی محفوظ رہے اور زمین پر رہنے والوں کو تباہی و بربادی سے محفوظ رکھے۔ مگر ان حقائق کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے۔

(۳) - وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
 كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (۳۳)

(ترجمہ) اور اللہ وہ ہے جس نے رات اور دن یکے بعد دیگرے آنے کا سلسلہ قائم کیا۔ سورج اور چاند بنا کے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیزی سے تیر رہے ہیں۔

(۴) = اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا (۲۲ - ۲۰ : ۶۱) -

سُورَةُ الرِّقِّ = جوڑنا۔ ملانا۔ یکجا کرنا۔ قطع = بچاڑنا۔ جدا کرنا۔ سُرُوحُ آسمان و زمین ایک ہی تھی تو ہم نے ان کو توڑ کر زمین و آسمان الگ کر دیئے (بزعجب)

(ترجمہ)۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو اور (کاروبار کے لئے) دن کو روشن بنایا۔

⑤ = الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ
جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ (پ ۶: ۱)

(ترجمہ)۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور اجالا بنایا۔

⑥ = إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلُوكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا
بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبِتِّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (پ ۲: ۱۶۴)

(ترجمہ)۔ بلاشبہ ارض و سماء کی تخلیق اور رات دن جو نظم و ضبط کے ساتھ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں اور لوگوں کے نفع کے سامان سے لے کر ہوئے جہاز اور کشتیاں جو سینہ سمندر پر تیرتی پھرتی ہیں اور صاف و شفاف پانی جو بادلوں سے برتا ہے اور مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اس زمین پر ہر قسم کے چلنے پھرنے والے ذی حیات پھیلا رکھے ہیں۔ اور ہوائیں جو موسم کے لحاظ سے اپنی سمت بدلتی رہتی ہیں۔ اور بادل جو زمین و آسمان کے درمیان فضا میں قانونِ فطرت کی پابندی میں ہیں۔ یہ سب آیات ان لوگوں کے لئے بیان کی گئی ہیں جو عقل سے کام لے کر۔ (فوائد حاصل کرتے ہیں)۔

﴿ ۷۰ ﴾ كَلَّمَتْ رَانَ اللّٰهُ يَسْبِيحُ لَهُ مِنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالظُّيْرِ صَفَّتْ بِكُلِّ قَدْعَةٍ صَلَاتُهُ وَتَسْبِيحُهُ
وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ (۲۱)۔

(۲) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ (۲۲)

(۳) كَلَّمَتْ رَانَ اللّٰهُ يَزِيحُ سَحَابًا ثَمَّ يُؤْتِيهِ مِنْ شَمَالِهِ
مُجْرًا وَيَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ

عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقٍ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ (۲۳)

يُقَلِّبُ اللّٰهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ طَائِفَاتٍ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةٌ لِّأُولِي

الْأَبْصَارِ (۲۴)

(۲۴) وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى

بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي

عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ طَائِفَاتٍ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۲۵)

(۲۵) رِبِّ - ۲۴ : ۲۱ تا ۲۵

(ترجمہ) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ وہ ہے جو کچھ کائنات کی بلند یوں اور

پستیوں میں ہے سب کے سب اسی کی تسبیح یعنی فراغ کی انجام دہی

میں سرگرم عمل ہیں اور پڑھیلے ہوئے پرند بھی۔ ہر ایک اپنی صلوٰۃ

د فریضہ زندگی، اور اپنی تسبیح سعی و عمل کے دائرے کو بھی جانتا ہے۔

کہ اس کا فریضہ حیات کیا ہے؟ اور اسے کس طرح انجام دینا ہے۔

اور اللہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون کیا کر رہا ہے۔ اور ارض و سما میں حکمرانی

صرف اللہ ہی کی ہے اور انجام کار اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۔

⑨ = وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ (۴۷) وَالْأَرْضَ

فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ أَطْعَمُونَ (۴۸) وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۴۹) (پ ۲۹)

(ترجمہ)۔ اور اس سماوی کائنات کو جو فضا کی بلندیوں میں پھیلی ہوئی ہے اپنی قوت و اقتدار سے ہم نے بنایا ہے۔ اور ہماری قوت کی وسعت لامحدود ہے۔ اور زمین کو ہم نے (اس طرح) بچھا دیا کہ وہ مخلوق کے لئے آرام و آسائش کا باعث بنے اور (دیکھو) ہم کیسی نفیس آسائش پیدا کرنے والے ہیں۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے بنا دیئے ہیں۔ (ہر چیز اپنے جوڑے سے مل کر ہی نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے کی تکمیل کا باعث بنتی ہے)۔ یہ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ تم خدا کے اقتدار کی ہمہ گیری پر غور کر کے اس سے سبق حاصل کرو اور اور غلط راستے چھوڑ دو۔

⑩ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا

فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ (پ ۱۵ : ۱۹)

(۲) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَنَسْتُمْ لَهَا كُذِّبِينَ (۲۱)

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنزِّلُ إِلَّا إِقْدَارًا

مَعْلُومٍ (پ ۱۵ : ۲۱/۲۰)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے زمین کو پھیلا دیا۔ اور اس پر پہاڑ جمائے۔ اس میں ہر قسم کی نباتات ٹھیک ٹھیک مقدار کے ساتھ اگائی۔ اور اس میں معیشت کے اسباب فراہم کئے۔ تمہارے لئے بھی اور بہت سی ان مخلوقات کے لئے بھی جن کے رازِ حق تم نہیں ہو۔ ہمارے خزانے



میں کسی چیز کی کمی نہیں مگر ہم مناسب وقت اور مناسب اندازے سے عطا کرتے رہتے ہیں۔

① = اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا
وَلٰكِنَّ ذَا لَتَا اِنْ اَمْسَكْتَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِ اِذِ اِنَّهٗ كَانَ
حَلِيْمًا غَفُوْرًا (۲۱) (پ ۳۵ : ۲۱)۔

(ترجمہ) = یقیناً اللہ نے آسمانوں (اجرام فلکی اور فضا) اور زمین کو (اپنے قوانین کی زنجیروں میں) جکڑ رکھا ہے۔ کہ کوئی بھی اپنے مقام سے ہٹنے نہیں پاتے۔ اگر وہ اپنے مقام سے ادھر ادھر ہو جائیں تو اللہ کے سوا کون ہے جو اپنی جگہ پر لاسکے۔ بے شک اللہ بڑا حلیم اور غفور الرحیم ہے۔



۶ یہ کائنات بے مقصد نہیں بنائی گئی اور نہ
یہ کائنات کوئی کھیل تماشہ ہے!

① = وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعِبَادٍ ۚ
مَا خَلَقْنَاهُمْ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ

(پ - ۲۵ - ۲۴ : ۳۸/۳۹)

(ترجمہ) - ہمارا زمین اور آسمانوں کو بنانا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے،
ان سب کا پیدا کرنا، کھیل تماشہ نہیں۔ (اور نہ ہی فضول اور بے مقصد
ہے) ان کو ہم نے حق کے ساتھ بنایا (کسی حکیم سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی
کہ وہ حکمت کے خلاف فعلِ عبث کرے) یہ تخلیق ایک خالق حکیم کی
ہے۔ مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

② = وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعِبَادٍ ۚ
لَوْ أَرَادُوا أَنْ نَتَّخِذَ لَهُمْ آلًا تَتَّخِذُهُمْ مِنْ لَدُنَّا صَلٰ

إِنْ كُنَّا فَاعِلِينَ ۚ (پ - ۲۱ : ۱۶/۱۷)

(ترجمہ) - اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے تفریحاً نہیں بنایا
یہ ساری تخلیق بے مقصد نہیں ہے۔ اگر ہمارا یہ ارادہ ہوتا کہ سلسلہ
کائنات بے مقصد رہے تو اسے ہم اپنی طرف سے ایسا ہی بنا دیتے۔
لیکن ہم نے اس کو (بغیر حکمت کے) نہیں بنایا۔

③ = وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادُونَ ۚ مَا أُرِيدُ
مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُونَ ۚ

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الذَّرَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ (پک - ۵۱: ۵۶/۵۸)

(ترجمہ)۔ میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبدیت اختیار کریں اور میرے ہی قانون کی پابندی اختیار کریں۔ میں (اپنے بندوں سے) کچھ نہیں چاہتا نہ اسبابِ زیست اور نہ سامانِ خورد و نوش (بلکہ) اللہ خود ساری مخلوق کے لئے سامانِ رزق مہیا کرتا ہے اور اللہ بڑی محکم قولوں کا مالک ہے۔

(۴) = تَبْرَأُكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ
عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (پک ۶۷: ۲/۱)۔

(ترجمہ)۔ وہ ذات جس کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کا اقتدار ہے۔ بڑی برکت والی ہے۔ (یعنی وہ فرادانیوں اور خوش گواہیوں کا مالک ہے)۔ اور اسی نے ہر شے کے پیمانے (قوانین) مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور ان پر اسی کا پورا پورا قبضہ ہے۔ موت و حیات کا قانون اور اس کا مقصد اسی کا مقرر کردہ ہے۔ تاکہ تمہاری آزمائش ہو کہ تم میں سے بلحاظ عمل کے کون بہتر ہے۔

اور وہی ہے ہر شے پر غالب اور مغفرت فرمانے والا۔

④ اللہ کا دستور سنت اللہ غیر متبدل ہے

- ① - فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝
 (ترجمہ) سو تو اللہ کے طریق میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا۔
- ② - وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَحْوِيلًا (پ ۲۲ - ۳۵ : ۴۳)
 اور تو اللہ کے طریقے کو ہرگز بدلتا ہوا نہ پائے گا۔
- ③ - وَلَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۗ (پ ۶ : ۳۴)
 (ترجمہ) - قوانین خداوندی کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں۔
- ④ - لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۗ (پ ۱۰ : ۶۴)
 (ترجمہ) - اللہ کے قوانین (کلمات) بدلا نہیں کرتے۔
- ⑤ - لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِهِ ۗ (پ ۱۸ : ۲۷)
 (ترجمہ) - اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں۔
- ⑥ - الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ
 مِنْ تَفْوُتٍ ۗ فَإِنَّ رَجْعَ الْبُصُرِ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبُ إِلَيْكَ الْبَصَرُ
 خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ (پ ۶۷ : ۴۱/۳)
- (ترجمہ) - اسی اللہ نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے۔ تم رحمن کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے۔ پھر پلٹ کر دیکھو کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نظر دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر ناکام پلٹ آئے گی
- ⑦ - سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۗ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
 اللَّهِ تَبْدِيلًا ۗ (پ ۲۲ : ۶۲)۔
- (ترجمہ) - یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے اور تم اللہ کی سنت (قانون)

میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

⑦ = مَا يَبْدَلُ الْقَوْلُ كَدَىٰ وَمَا أَنَا بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ ۚ
(ترجمہ) ہمارے یہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ (۲۹: ۵۰)

⑧ = لَا تَبْدِيلَ لِمَخْلُوقِ اللَّهِ (پ ۳: ۳۰)

(ترجمہ) اللہ کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

⑨ = كَبَّاسٍ كَفَّيْدٍ إِلَىٰ الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاةً وَمَا هُوَ بِبَالِغٍ ۚ

(پ ۱۳: ۱۴)

(ترجمہ) اگر کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا دے تاکہ اس کے منہ تک

پہنچ جائے تو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

(نوٹ) ہر کام اپنے صحیح طریقے ہی سے ہو سکتا ہے۔ ایسے خوارق جن

سے قوانین قدرت کا توڑنا لازم آئے یا سنت اللہ بدل جائے

واقع نہیں ہو سکتے۔ اگر تمام طبعی اثرات۔ اوزان اور مقادیر

خاص حالات معینہ طرز پر کام نہیں دیں گے تو تمام علوم اور تجربات

ناقابل اعتماد ہو جائیں گے۔ کوئی بات ثابت نہ ہو سکے گی۔ اور

نہ ہی کوئی سوال حل کیا جاسکے گا۔ (از قرآن سے قرآن تک ص ۲۲۶)

(نوٹ) خدا کی ذات ایک ایسی ماوراء الوراہ حقیقت ہے جو انسانی "قیاس

وخیال و گمان و وہم" برتر اور انسانی تصورات کی حدود سے بلند و

بالا ہے۔ اس کی ذات کا طبعی آنکھوں سے دیکھنا تو کجا، انسان تو مادہ

تک کی ابتدائی شکل "توانائی (PURE ENERGY) پیور انرجی" کو بھی اپنی

آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسے اس کے ظاہر سے ہی پہچانا جاسکتا ہے

اس کی مثال "ریڈیو" کی نشر شدہ لہریں ہیں جو ہمارے ارادہ و فضا میں

مجموع حرکت ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن ہم انہیں اپنی آنکھوں سے کبھی بھی نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی ہم اپنے حواسِ خمسہ میں سے کسی حس کے ذریعہ حسوس کر سکتے ہیں ان کے وجود کا علم ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے آپکو ہمارے ریڈیوسیٹ کی وساطت سے محسوس کرائی جاتی ہیں۔ اس طرح اللہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے۔ اور ہر آنکھ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور دل میں گزرنے والے خیالات سے باخبر ہوتا ہے۔ (مطالب الفرقان)۔

اے اے اخبار تو ہم نے ہوا کو جان لیا
تخیرات سے ہم نے خدا کو مان لیا

الفاظ کی تشریح لغت کے لحاظ سے :-

اللہ - یہ لفظ خدا کی ذات کے لئے استعمال ہوا ہے۔ وہ بلند بالا ہستی جو انسانی لگا ہوں سے پوشیدہ ہے۔ جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیر رہ جاتے ہیں۔ جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ جس کی اطاعت لابدی و لازمی ہے۔ اور وہ اور عالم امر میں صرف اسی کا قانون جاری و ساری ہے۔ اور وہ لامحدود ہستی ہے۔ یہی اسم ذات ہے اور یہی اسم اعظم ہے۔

إِلٰہ - معبود۔ جس کی بندگی کی جائے۔ جس کی غلامی اختیار کی جائے۔ ایسی ہستی جس سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے۔ اور جس سے مشکلات دور کرنے کی استدعا کی جائے۔ جس کا غلبہ اور اقتدار تسلیم کیا جائے۔ جس کے قوانین کی اطاعت اور پابندی کی جائے اور جس کی محکومیت اختیار کی جائے۔

الْحَيٰۤی - ایسی ہستی جو ہمیشہ سے زندہ ہے۔ جس کے لئے فنا و زوال نہیں اور وہ حیات کا سرچشمہ ہے۔

الْقِيٰوْم - ہر شے کو قائم رکھنے والا۔ خود موجود۔ اپنے قیام کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔

سِنَّةٌ - اونگھ - غفلت۔

نَوْمٌ - نیند۔ بے خبری۔

اَرْضٌ - زمین۔ مٹی۔ خشکی۔ بچلی زمین۔ علاقہ۔ ہر وہ شے جو نیچے، اور

پست ہو۔ برعکس سماء کے۔

سَمَاءٌ - آسمان۔ ابر۔ بارش۔ ہر وہ شے جو بالا ہے۔ وہ سماء ہے۔

ہر سماء اپنے نیچے کی نسبت سے سماء اور اپنے اوپر کی چیز کی نسبت سے ارض کہلاتی ہے۔ یعنی ہر بلندی کو پستی کی نسبت سے سماء اور ہر پستی کو (اس کی بلندی کی نسبت سے) ارض کہتے ہیں۔ اس لئے ارض و سماء کے معنی کائنات کی پستی اور بلندیاں ہوں گے (۱۲: ۶۵)۔

سُبْحَانَ اللَّهِ - اللہ پاک ہے۔ اور ان تمام تصورات سے جو انسان نے اپنے دل میں گھڑ لئے ہیں۔ بہت بلند و بالا ہے۔ علاوہ ازیں اللہ کے قانون کے مطابق سرگرم عمل رہنا بھی اس کے معنی ہیں۔

تَسْبِيحٌ - سبح سے ہے۔ جس کے معنی ہیں: ہوایا پانی میں تیزی سے گزرنا۔ تیرنا۔ وَكَلَّ فِي فَلَاةٍ يَسْبَحُونَ (پ ۲۳: ۳۶)۔ اور یہ سب ایک دائرے میں گردش کر رہے ہیں۔ لہذا کسی کام کی تکمیل کے لئے امکان بھر جدوجہد کرنا۔ ہر وقت سرگرم عمل رہنا۔

أَسْمَاءٌ - جمع ہے اسم کی۔ اسم کے معنی کسی چیز کی علامت جس سے اسے پہچانا جائے۔ نام جس سے کسی شے کی ذات یا بلندی یا عزت معلوم ہو سکے۔

الْخَالِقُ: پیدا کرنا کسی چیز کو بغیر مادہ کے اور بغیر کسی کی تقلید کے۔ اندازہ کرنا۔ خاص انداز اور تناسب سے بنانا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔

الْبَارِي: مختلف عناصر کو ایک نئی ترتیب دے کر باقی عناصر سے

الگ کر دینے والا ہے۔ اس کے بعد انہیں متعین شکل دینے والا
الْمُصَوِّرُ کہلاتا ہے۔

الْمُصَوِّرُ۔ صورت بنانے والا۔ غیر مرئی و محسوس قوتوں کو ایک خاص
انداز سے ترتیب دے کر محسوس و مرئی بنا دینے والا۔

(نوٹ)۔ ہر شے کے تین مراحل ہیں:-

(۱) الخَالِقُ - (۲) البَارِئُ - (۳) الْمُصَوِّرُ۔

الْحَكِيمُ۔ اللہ کا صفاتی نام ہے۔ ہر شے کو صحیح انداز سے اور صحیح
تناسب کے مطابق پیدا کرتا ہے۔ ہر شے کا صحیح مقام متعین
کر کے کسی کو ان حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا اور اختلافی
امور میں فیصلے کرتا ہے۔ اور وہی کائنات کو ٹھیک ٹھیک
راستہ پر چلاتا ہے۔

الْمُتَكَبِّرُ۔ صفاتی نام ہے۔ عظمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا۔ تمام عظمتوں
اور بڑائیوں کا مالک۔ اقدارِ اعلیٰ صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔
شِرْكٌ:- قرآن کریم کی خاص اصطلاح ہے۔ اس کے معنی ہیں: غیر خدائی
قوتوں کو خدا کا ہمسر سمجھنا۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کی محکومیت
اختیار کرنا۔ کسی اور کا فرمانبردار اور مطیع ہو جانا۔

الْبَارِئُ:- اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ کائنات میں تمام عناصر ملے جلے
رہتے ہیں۔ مختلف عناصر کو ایک نئی ترتیب دے کر باقی عنام
سے الگ کر لینا۔ کسی چیز کا ان چیزوں سے الگ ہو جانا جو اس
کی غیر ہوں۔

الْحُسْنٰی:- اللہ کے ناموں کو الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فرمایا گیا، اس لئے

کہ اللہ کی ذات وہ ہے جس میں مختلف صفات اپنے پورے پورے تناسب و توازن کو لئے ہوئے انتہائی حسین انداز سے سے یکجا جمع ہیں۔ الحسن کے معنی ہیں اچھا جو نگاہ کو اچھا لگے۔ اس سے مراد ہے اعضاء کا صحیح صحیح متناسب و متوازن ہونا۔
أَحَدٌ۔ جس کی ذات میں کوئی شریک نہ ہو۔ یکتا۔ اکیلا۔ بے مثل۔
 بے نظیر۔ یگانہ۔

صَمَدٌ۔ بے نیاز۔ وہ ذات جو دوسروں کی ضروریات کو تو پورا کرے۔ لیکن خود ان سب سے مستغنی ہو۔ اور اس کی نوازشات غیر منقطع ہوں۔ لامتناہی ہوں۔

كُفْرًا۔ ہم پلہ۔ ہمسر۔ کسی کی نظیر۔ مرتبہ اور قدر میں ہم پلہ
رَبِّ الْعَرْشِ۔ جس کے قبضہ میں کائنات کا کنٹرول ہے۔
أَمْلَکُ۔ مالک۔ قوت اور اختیار رکھنا۔ صاحب اقتدار و اختیار۔ حاکم۔ بادشاہ۔ وہ سپہاراجس پر کوئی چیز قائم ہو۔
الْقُدُّوسُ۔ نقائص اور اسقام سے دور۔ پاک۔ منزہ۔
السَّلَامُ۔ اللہ کا صفاتی نام ہے۔ جس سے تمام اشیاء سلامتی حاصل کرتی ہیں۔

الْمَوْمِنُ۔ امن کی ضمانت دینے والا۔ جس پر بھروسہ کر کے انسان بے فکر اور مطمئن ہو جائے۔

الْمُهَيَّمُ۔ محافظ۔ نگران۔
الْعَزِيزُ۔ غالب جو کبھی مغلوب نہ ہو۔ صاحب اقتدار۔ ایسا زبردست جس پر کوئی شے غلبہ نہ پاسکے۔

الْجَبَّارُ: - جبر۔ قوت اور شدت کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ کی صفت ہے۔ زبردستی اور دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنے کے ہیں۔ لوگوں کی حالتیں درست کرنا۔ انسان کو اس کی ضرورتوں سے بے نیاز کر دینا بھی ہے۔

غَيْبٌ: - ہر وہ چیز جو انسان کے علم اور حواس سے پوشیدہ ہو۔ کسی چیز کو غیب یا غائب لوگوں کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ شہادہ کی ضد۔ پوشیدہ جو آنکھوں سے اوجھل ہو۔ غیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ کہیں نہ کہیں موجود ہونا چاہئے۔ جب آنکھ کے سامنے آجائے تو وہ مشہود کہا جائے گا۔ اللہ سے کوئی چیز غائب نہیں۔ (پ ۳۴: ۳)

الشَّاهِدُ: - محسوس اشیاء۔ غیب کی ضد۔ حاضر و موجود جو کچھ کسی کو معلوم ہو۔ (بصیرت یا بصارت کی بناء پر) کسی چیز کا حواس سے معلوم ہو جانا۔

عَرْشٌ: - چھت۔ وہ سہارے جس پر چھت کھڑی ہو۔ العرش ہر چھت والی چیز۔ بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ۔ حکومت سلطنت قوت و اقتدار۔ غلبہ۔ خدا کا عرش تمام کائنات پر ہے۔ **هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ** (۲۷: ۲۷) اقتدارِ اعلیٰ۔ مرکزی کنٹرول یعنی ساری کائنات کا خالق بھی وہی ہے اور تمام اقتدار اور کنٹرول بھی اسی کے دستِ قدرت میں ہے۔

لَمْ يَسْتَوِ عَلَى الْعَرْشِ: (پ ۷: ۵۴) استوا کسی چیز پر جم کر بیٹھنا۔ یعنی پوری طرح غالب آجانا۔ ہر قوت کا صحیح تناسب کے ساتھ

موجود ہونا۔ اور اس طرح اس چیز کا انتہائی نشوونما تک پہنچنا۔
مرکزی کنٹرول خود اپنے دستِ قدرت میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے
مشیتِ لخت میں ارادہ فقط کسی بات کے چاہنے کو کہتے ہیں اور جب
ارادہ ہے۔ وہ بات وجود میں آجاتی ہے: اسے مشیت کہتے ہیں۔ اسی طرح
قوانینِ فطرت کو بھی مشیت کہا جاتا ہے۔ اور سب کچھ اللہ کے

قانونِ مشیت کے مطابق ہوتا ہے
شَاءَ۔ کا مفہوم اللہ کا قانونِ مشیت سَنَقِرُكَ فَلَا تَنسَىٰ اِلَّا
مَا شَاءَ اللّٰهُ (نپ ۳: ۸۷) یعنی قرآن آپ کو اس انداز سے
دیا ہے کہ آپ اسے ہرگز ہرگز نہیں بھلا سکیں گے۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً (پ ۵: ۴۸)۔

اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی قوم بنا دیتا۔ لہذا
لہذا قانونِ مشیت کے مطابق جبراً اُمتِ واحدہ نہیں بنے گی
”لو“۔ قرآن مجید میں جس جگہ بھی آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ ”یہ بات کبھی
نہیں ہوگی“ (اتقان حصہ اول چالیس ویں نوع)۔

مَا لِيْشَاءَ (قانونِ مشیت کے مطابق) يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ۔
تقدیر اور۔ اللہ تعالیٰ کا اشیاء کو مقدارِ مخصوص اور طرزِ مخصوص پر بنانا۔
قدر۔ جیسا کہ اس کی حکمت کا تقاضا ہے۔ اندازہ اور پیمانہ یا کسی
چیز کو اندازے اور پیمانے کے مطابق بنا دینا۔ کسی چیز کے تناسب
اور توازن کا ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا۔ کسی چیز کو خاص پیمانے
اور اندازے کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس چیز
پر اقتدار و اختیار بھی حاصل ہو۔ اس لئے قدر کے معنی اقتدار و
اختیار و قوت و طاقت کے بھی ہیں۔

الْوَكِيلُ :- ایسی شخصیت جس پر بھروسہ کیا جاسکے اور ایسا بھروسہ جو کبھی دغا نہ دے۔ جس پر مکمل اعتماد کیا جاسکے۔ اگر کوئی بھی خدا کے مقرر کردہ قانون کے مطابق عمل کرے گا۔ جس کے نتیجے کا اس نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ نتیجہ یقیناً برآمد ہو کر رہے گا۔ انہی معنوں میں خدا وکیل ہے۔ جو لوگ اپنے عزم و ارادہ کے ساتھ قانونِ الہی کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں انہیں متوکلیین کہا جاتا ہے۔ ”وَكُلٌّ“ کے معنی کوئی معاملہ کسی کے سپرد کر دینا۔

الْوَصْفُ :- کسی چیز کا حلیہ اور کیفیت بیان کرنے کے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انسانی عقل کی حد سے ماورا ہے۔ کوئی انسان اپنی عقل کی رو سے یہ نہیں جان سکتا کہ خدا کیسا ہے۔ لہذا خدا کے متعلق صرف وہی بات یقینی طور پر ہو سکتی ہے جسے خود خدا ہی بتائے۔ لہذا خدا کا صحیح تصور وہی ہے جو قرآن مجید بیان کرتا ہے۔

الْبَدِيعُ :- کسی کی تقلید کے بغیر از خود کسی شے کو ایجاد کرنا بغیر کسی آلہ اور مادہ کے جس کی پہلے کوئی مثال موجود نہ ہو۔

الْوَالِدُ :- جو جنما گیا ہو۔ یہ لفظ واحد جمع (مذکر مؤنث) چھوٹے بڑے دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ باپ کو والد اور ماں کو والدہ کہتے ہیں۔

الصَّاحِبُ :- ہمیشہ ساتھ رہنے والا رفیق دوست۔ صاحبہ رفیقہ حیات کو کہا گیا ہے۔

الْبَصِيرُ :- کے معنی ہیں آنکھ۔ کلج البصر (۵۴ : ۵۰) آنکھ کے تھپکنے

کی طرح - قوتِ بینائی کو بصر کہتے ہیں۔ اور ذل کی بینائی پر بصر اور بصیرت دونوں لفظ بولے جاتے ہیں۔ بصر کی جمع البصار اور بصیرۃ کی جمع بصائر آنکھ سے دیکھنے کے لئے بصیرت کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ مبصرة روشن واضح۔ تبصرة کے معنی دکھانے اور سمجھانے کے ہیں۔

اٰذِنُ:۔ اس کا استعمال ایسے موقع پر ہوتا ہے جہاں علم کے ساتھ مشیت (قانونِ خداوندی) بھی شامل ہو۔ عام اس سے کہ وہ فعل پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ ہو۔ لیکن علم میں مشیت کا ہونا ضروری ہے۔ دیکھئے آیت کریمہ:

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُوْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَیَجْعَلُ

الرّٰجِسَ عَلٰی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ (پ ۱۰ : ۱۰۰) (ترجمہ)

کوئی شخص ایمان نہیں لاسکتا جب تک وہ ہمارے قانون کے مطابق عقل و فکر سے کام لے کر صحیح نتیجہ پر نہ پہنچے (ہمارا قانون) طریقہ یہ ہے

کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ان پر گندگی ڈال دی جاتی ہے۔ اٰذِنُ کے معنی قانونِ الہی: وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یُخْرِجُ نَبَاتَهُ

بِاِذْنِ رَبِّہٖ ج (پ ۷ : ۵۸) اور اچھی زمین کا سبزہ اس کے

رب کے قانون کے مطابق خوب نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ فرمایا:

(۱) - وَ لَیْسَ لِضَارِّہِمۡ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ ۲۸ : ۵۸) (ترجمہ)

اور اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی ان کا (ایمان والوں کا) بال بھی بیکا نہیں کر سکتا

(۲) - وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍِ اِلَّا لَیْطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ ۴ : ۶۵) (ترجمہ)

اور ہم نے جو رسول بھیجا اللہ کے حکم سے اطاعت کیے جانے ہی کے لئے بھیجا ہے اذن کے معنی حکم اور اجازت کے بھی ہیں۔

۸ انسان کی تخلیق، مقصد اور سامانِ زیست

① = فَمَنْ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ (۵۵) أَفَرَأَيْتُمْ مَا
 تُمْنُونَ (۵۸) ءَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ءَأَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ (۵۹)
 فَمَنْ قَدَّرْنَا بِنُفْسِكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمُسْبِقِينَ (۶۰) -
 عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ (۶۱)
 وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ (۶۲) أَفَرَأَيْتُمْ
 مَا تَحْتُمُونَ (۶۳) ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَ ءَأَمْ نَحْنُ الزَّاعِمُونَ (۶۴)
 لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُمْ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ (۶۵) إِنَّا الْمَغْمُزُونَ
 بِالْبَلِّ نَحْنُ مُخْرَجُونَ (۶۶) أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ
 (۶۸) ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ (۶۹)
 لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ جُرَافًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ (۷۰) أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ
 الَّتِي تُورَدُونَ (۷۱) ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمُ الشَّجَرَةَ تَهَاوَاهُ نَحْنُ الْمُُنشِئُونَ
 (۷۲) - (پ - ۵۶ : ۵۷ تا ۷۲)

(ترجمہ)۔ غور کرو۔ ہم ہی نے تمہاری تخلیق کی۔ پھر تم کیوں تصدیق نہیں کرتے؟
 کیا دوبارہ پیدا کرنا پہلی دفعہ کے پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے؟ اپنی پیدا
 پر نظر ڈالو جس لطف کو تم ٹپکتے ہو۔ کیا اسے تم بناتے ہو یا اس کے بنانے
 والے ہم ہیں۔

(پھر ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کیا۔ اور ہم عاجز نہیں
 اس بات پر کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں۔ اور تم کو

کسی اور حالت میں پیدا کریں جس کو تم جانتے نہیں۔
 اور تم کو تو پہلی پیدائش کا علم ہی ہے۔ پھر تم غور و فکر کیوں نہیں
 کرتے (کہ ہم تمہیں دوبارہ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔
 بھلا دیکھو تو! جو تم بوتے ہو! کیا اسے تم اُگاتے ہو یا اس کے
 اُگانے والے ہم ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کر ڈالیں۔ پھر
 باتیں بناتے رہ جاؤ۔

(اور کہنے لگو) کہ ہم بالکل تباہ ہو گئے۔ اور یکسر محروم اور نصیب
 رہ گئے۔ اس کھیتی سے غلہ ملنا تو ایک طرف ہماری محنت، اور
 بچ بھی بیکار میں گئے۔

پھر تم اس پانی پر غور کرو جو تمہاری کھیتوں ہی کو نہیں سیراب
 کرتا۔ بلکہ تمہاری زندگی کا بھی اسی پر دار و مدار ہے۔
 کیا اس پانی، کو جو ہم نے بادلوں سے برسایا یا اس کے برسانے
 والے ہم ہیں (یا تم)۔

ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری کر دیں (پھر جو کھلاتا بھی ہے
 اور پلاتا بھی ہے) اس اللہ کی ناشکری کیوں کرتے ہو۔ تم قدر
 شناسی کیوں نہیں کرتے۔ اسی طرح تم اس آگ پر غور کرو!
 جسے تم روشن کرتے ہو اور اس سے بہت سے کام لیتے ہو!
 ان درختوں کی شاخوں میں حرارت کو یوں سمٹا کر رکھ دینا یہ تمہاری
 ہنرمندی ہے یا یہ سب کچھ ہمارا کیا ہوا ہے۔

(یہ تمام ذرائع پیداوار نہ تمہارے بنائے ہوئے ہیں نہ خریدے
 ہوئے) یہ تمہیں اس حقیقت کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ انہیں اللہ



(ترجمہ)۔ ہم انسان کو مٹی کے خلاصے (جوہر) سے پیدا کرتے ہیں۔ پھر ہم اسے ایک مضبوط ٹھہرنے کی جگہ (رحم مادر) میں لطفہ بناتے ہیں۔ پھر ہم لطفہ کو غلقہ (جونک کی شکل) میں تبدیل کرتے ہیں۔ پھر اس غلقہ کو گوشت کا لوتھڑا بنا دیتے ہیں۔ پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچہ اُبھارتے ہیں۔ پھر اس ڈھانچے پر گوشت کی تہ چڑھاتے ہیں۔ پھر ہم اسے ایک پیدائش دے کر اٹھا کھڑا کر دیتے ہیں۔

پس اللہ برکت والا ہے۔ اور احسن الخالقین (صحیح توازن اور

تناسب سے بنانے والا) ہے۔ پھر اس کے بعد تم سب کو

مرنا ہے۔ اور پھر قیامت کے دن اٹھا کھڑے کر دیئے جاؤ گے۔

(۴) = هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ فَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

لَذٰكُنْ فَيَكُوْنُ رَٰبِعًا ۙ (آیہ ۲۰: ۶۸)

(ترجمہ)۔ وہی (اللہ) تو ہے جس نے تم کو مٹی (بے جان مادہ) سے پیدا کیا۔

(پھر مختلف مراحل سے گزار کر) لطفہ سے پھر اس لطفہ کو (رحم مادر

میں، ایک جونک کی قسم کا لوتھڑا بنایا۔ پھر اس لوتھڑے سے تمہیں

بچہ کی شکل میں لے آیا۔ پھر تم اپنی جوانی کی عمر تک پہنچتے ہو۔ پھر بوڑھے

ہو جاتے ہو (یہاں تک کہ اپنی عمر طبعی کو پہنچ گئے) تم میں سے بعض

(بوڑھے تک پہنچنے سے) پہلے ہی (جوانی یا بچپن میں) وفات

پا جاتے ہیں اور کوئی اپنی عمر طبعی کو پہنچ جاتا ہے۔ (یہ اس لئے ہے)

ناکہ تم عقل و فکر سے کام لو۔ (آیہ ۲۰: ۶۷)۔

اللہ وہی تو ہے جو زندگی بخشتا ہے اور موت کا وقوع بھی اسی کے

قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے،

تو اس کے حکم کے ساتھ ہی وہ ہونے لگ جاتی ہے (یعنی ابتدائی صورت میں وجود اختیار کر لیتی ہے۔ پھر وہ نشوونما پاتی ہوئی اپنی آخری شکل تک پہنچ جاتی ہے)۔

⑤ = هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۚ فَمَا تَعَشَاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْنَا صَالِحًا لَتَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (۱۸۹) فَلَمَّا أَتَاهَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۱۹۰)

(ترجمہ)۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں نفس واحد سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا "جوڑا" بنایا۔ (اس طرح رفتہ رفتہ عورت اور مرد کا وجود عمل میں آیا) تاکہ (وہ) آپس میں مل کر ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں۔ پھر مرد جب عورت سے ملتفت ہوا تو اسے خفیف سا حمل رہ گیا۔ جسے ہلکا ہونے کے باعث چلتی پھرتی ہے۔ پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے (وضوح حمل کا وقت قریب آجاتا ہے) تو مرد عورت دونوں اللہ کے حضور دعا مانگتے ہیں جو ان کا رب ہے۔ کہ خدایا ہم دونوں تیرے شکر گزار ہوں گے اگر ہمیں ایک تندرست بچہ عطا فرمادے۔ پھر جب اللہ نے انہیں ایک تندرست فرزند دے دیا تو وہ اس کی اس بخشش و عنایت میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ اللہ اُن مشرکانہ حرکات اور باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں، بلند و بالاتر ہے۔

(۶) = وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُّرَدُّ
إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمِ شَيْءٍ إِنَّ اللّٰهَ
عَلِيمٌ قَدِيرٌ (پ - ۱۶ : ۷۰) -

(ترجمہ)۔ اللہ ہی تمہیں وجود میں لایا (اور ہر طرح کی قوتیں بخشیں) اور وہی،
تمہیں موت دیتا ہے۔ (موت اور حیات اسی کے قانون کے
مطابق ملتی ہے) بعض جوانی سے بڑھاپے کی عمر تک پہنچتے ہیں جس
میں قوی امضمحل ہو جاتے ہیں۔ سمجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر نادان

ہو جاتا ہے۔ یہ سب اللہ علیم کے اندازے ٹھہرائے ہوئے ہیں
(۷) = يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبُعْثِ فَإِنَّا
خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقَرُّ
فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ
طِفْلًا ثُمَّ لَتَبَلِّغُوهُنَّ أَشَدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُّوْفَىٰ وَ
مِنكُم مَّن يُّرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ مِنْ
بَعْدِ عِلْمِ شَيْءٍ وَتُرَا الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا
عَلَيْهَا الْمَاءَ أَهْتَرَّتْ وَرَبَّتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ
بَهِيْجٍ ۗ ذٰلِكَ بَانَ اللّٰهُ هُوَ الْحَقُّ ۗ وَآنَا نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَ
آنَا عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (پ - ۲۲ : ۷۱/۵) -

(ترجمہ)۔ اے لوگو! اگر تم مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق شک میں مبتلا
ہو تو ذرا اس حقیقت پر غور کرو کہ ہم نے تمہاری پیدائش کی ابتداء
مٹی یعنی بے جان مادہ سے کی۔ پھر نطفے یعنی مادہ تولید سے کی۔ پھر

علقہ سے یعنی وہ خاص حالت جس سے بچہ بنتا ہے۔ پھر ایسے گوشت کے ٹکڑے سے جو کبھی متشکل اور کبھی غیر متشکل صورت اختیار کر لیتا ہے۔ (یہ اس لئے ہم بیان کر رہے ہیں) تاکہ حقیقت تم پر واضح ہو جائے۔ پھر ہم جو چاہتے ہیں (اپنے قانونِ مشیت کے مطابق رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر جیتے جاگتے بچے کی صورت میں نکالتے ہیں) پھر تمہاری نشوونما کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کوئی جوانی کے عالم میں ہی انتقال کر جاتے ہیں اور بعض کو بوڑھے ہو کر نکلی حالت کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ یعنی بے سمجھی کی طرف چلا جاتا ہے۔ (انسان کو اس کے بعد موت آجاتی ہے اور وہ مٹی میں مل جاتا ہے۔ منکر حیران ہیں کہ اب وہ کیونکر زندہ کیا جائے گا) زمین کی حالت پر غور کرو کہ وہ خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے۔ زندگی اور نمو کا نشان تک دکھائی نہیں دیتا۔ پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں (تو وہ دبے ہوئے دانے) اچانک لہلہانے لگتے ہیں اور روئیدگی روز بروز ابھرتی چلی جاتی ہے۔ اس زمین مردہ سے خوشنما مناظر کی ایک دنیا ظہور میں آجاتی ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ خدا کی ہستی ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ وہی بے جان کو زندگی بخشتا ہے۔ (اس لئے مردوں کو زندہ کر دینا اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں) اس نے ہر شے کے پیمانے (قوانین) مقرر کر دیئے ہیں۔ جن پر اس کا پورا پورا قبضہ ہے۔ (جس طرح ایک مالک اپنی چیز پر پورا پورا قبضہ رکھتا ہے)۔

(۸) = لَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَالِشَ ط
 قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۚ (پ : ۱۰) -

(ترجمہ)۔ تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بنایا اور تمہارے لئے
 اس میں سامانِ زیست (زندگی) فراہم کیا۔ مگر تم لوگ کم ہی شکر
 گزار ہوتے ہو (یعنی اس سامان کو ناہمواریاں پیدا کرنے کا ذریعہ
 بنا لیتے ہو) اور اللہ کے احکام کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ اس
 میں سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے۔

(۹) = أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدًا (۱) وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا (۲) ص ۱۱
 وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا (۳) وَجَعَلْنَا لَكُمْ سُبَاتًا (۴) وَجَعَلْنَا
 اللَّيْلَ لِبَاسًا (۵) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (۶) وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ
 سَبْعًا سِدَادًا (۷) وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا (۸) وَأَنْزَلْنَا
 مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا (۹) لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا (۱۰)
 وَجَنَّتِ الْفُفَاةُ (۱۱) - (پ : ۷ تا ۱۶)

(ترجمہ)۔ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ اور پہاڑوں کو میخیں (مستحکم) نہیں بنایا؟
 اور ہم نے تمہارے جوڑے (نرو مادہ) بنائے (اس سے تمہاری
 نسل کا سلسلہ آگے کو بڑھتا ہے اور ایک دوسرے کی تکمیل ہوتی
 ہوتی ہے) اور نیند کو آرام و راحت کا موجب بنایا۔ اور رات
 کو پردہ پوش اور دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا اور تمہارے
 اوپر کتنے محکم اور مضبوط کرتے قائم کئے اور چراغ (سورج) جیسے بیک
 وقت روشنی اور حرارت کا سرچشمہ بنا دیا۔ اور بادلوں سے موسلا
 دھار بارش برسائی۔ تاکہ اس سے مختلف قسم کی فصلیں پیدا ہوں اور

(اناج - سبزیاں) اور گھنے باغات اُگائے۔

⑩ = هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ (پ ۳۹ : ۷۶ : ۲/۱)۔

(ترجمہ)۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان پر ایک ایسا وقت بھی گذرا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ ہم نے انسان کو اس لطف (مادہ) سے پیدا کیا جس میں مختلف جوہر امکانی شکل میں مخلوط ہوتے ہیں۔ اس سے رحم مادر میں جنین وجود میں آجاتا ہے۔

جنین کے ان مضر جوہروں کی نمو کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ صاحب سماعت و صاحب بصیرت بن جاتا ہے۔

⑪ = فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۝ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝ إِنَّهُ عَلَى رَجُوعِهِ لَقَادِرٌ ۝ (پ ۸۶ : ۸۷ : ۸ تا ۵)۔

(ترجمہ)۔ پس انسان غور کرے کہ اس کی تخلیق (پیدائش کس چیز سے ہوئی ہے اسے پیدا کیا گیا ہے تیزی اچھل کر گرنے والے پانی (مادہ تولد) سے جو باپ کی پیٹھ کی ہڈیوں سے اور ماں کی چھاتیوں سے نکلتا ہے بے شک وہ (اللہ) اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔

⑫ = اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ۝ وَسَوَّوْكُمْ فَاحْسَنَ صُورَكُمْ ۝ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۝

ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ لَقَدْ لَعَلَّ الْأَكْثَرُ فَادِعُوا مَخْلُصِينَ لِمَا دِينِ طَالَمَا مَدَّ اللَّهُ الْعَالَمِينَ

اترے۔ وہ اللہ ہی تو ہے، جس نے اس گرتہ ارض کو (جو کسی زمانے میں ایک آتشین گولہ تھا) تمہارے رہنے کے قابل بنا دیا اور اوپر آسمان (یعنی ایسی فضا محیط کر دی جو تمہیں اوپر سے گرنے والے اجرام سے محفوظ رکھے)۔ پھر تمہیں زندگی کا پیکر اس نے ایسا عطا کیا جو بہترین حُسن تناسب کا مظہر ہے اور تمہاری نشوونما کے لئے نہایت خوشگوار سامانِ زیست مہیا کیا۔ یہ ہے تمہارا وہ اللہ جو تمہاری نشوونما کرنے والا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات ہے (ہر ایک کو اسی سے زندگی ملتی ہے) اس کے سوا کائنات میں کوئی معبود (صاحبِ اقتدار و اختیار) نہیں۔ تم خالصتاً اسی کے قوانین کی اطاعت کرو۔ اور اسی کو پکارو۔ تمام تر تعریفیں اللہ ربُّ العالمین ہی کے لئے ہیں۔

(۱۳) = وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ الْحَيَاتِ (۲۲) قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ (پ ۲۲/۲۵)

(ترجمہ)۔ اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں جائے قرار اور سامانِ زیست ہے۔ اور فرمایا وہیں تم کو جینا اور مرنا ہے۔ اور اسی میں سے آخر کار تم کو نکالا جائے گا۔

(۱۴) = إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لِّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (ط ۱۸: ۱۷)۔

(ترجمہ)۔ روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے، اسے ہم نے زمین اور اس پر رہنے والوں کے لئے وجہ زینت بنایا ہے۔ تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اعتدال اور توازن کی راہ اختیار کرتا ہے۔ جو فی الحقیقت بہترین عمل ہے۔

(۱۵) = هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذُلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاجِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهَا وَاللَّهُ شَهِيدٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (پ ۲۹: ۱۵)
 (ترجمہ)۔ وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے ماتحت (کر کے رزق کا سرچشمہ) بنا دیا۔ اور (رزق) کے حصول کے لئے مختلف راستوں کی تلاش میں چلو پھرو اور اس طرح اس کے عطا کردہ رزق کو اپنے استعمال میں لاؤ اور یہ خیال رہے کہ تمہیں خدا کو حساب دینا ہے۔ اور ایک دن اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے۔

(۱۶) = وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيُبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ طَائِرَاتٍ رَبِّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ قَدْ وَابَّكَ لَخَفُورًا رَحِيمًا (پ ۶: ۱۶۵)
 (ترجمہ)۔ اور اللہ وہ ہے۔ جس نے تمہیں زمین کا حاکم بنایا۔ یعنی زمین کی تمام مخلوق پر حاکم بنا دیا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلے میں زیادہ درجے عطا فرمائے۔ تاکہ جو کچھ تم کو دیا جائے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا رب (نافرمان ظالموں کو) جلد سزا دے دیتا ہے۔ اور بہت درگزر کرنے اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔

(۱۷) = هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ جَمِيعًا (پ ۲: ۲۹)
 (ترجمہ)۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔
 (۱۸) = فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ (۲۴) أَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا (۵) ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا (۶) فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا (۷) وَعِنَبًا وَقَضْبًا (۸) وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا (۹) وَحَدَّآبِقًا غُلَبًا (۱۰) وَفَاكِهَةً وَأَبًّا (۱۱) مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (۳۲) (پ ۸: ۲۲)

انسان کو چاہئے کہ اپنی غذا پر غور کرے (کہ ہم کیسے حکیمانہ اور حیات
 طریقے سے اس کی پرورش کرتے ہیں)۔ ہم نے پہلے موسیٰ کو
 بارش برسائی۔ پھر ہم نے زمین کا پیٹ چیرا اور اس سے غلے اگلے
 اور ترکاریاں۔ انگور۔ زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغ اور طرح
 طرح کے پھل اور چارہ پیدا کیا۔ اور یہ سب تمہارے لئے اور
 تمہارے چوپاؤں کے لئے متاع حیات ہیں۔

(۱۹) = وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
 وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ط

(ترجمہ) (پا۔ ۱۱: ۷) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں بنایا۔ اور
 اس نے زندگی کی بنیاد پانی پر رکھی (یہ سب کچھ اس لئے کہ تم کو وہ
 آزمائے کہ کون (تم میں) بہتر عملی کرتا ہے (تاکہ حیاتِ اخروی حاصل
 کر سکے)۔



۹ اللہ کی عطا کردہ انسان کی اندرونی صلاحیتیں

① = وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا آيَا كَلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا

خَالِدِينَ (پ - ۸:۲۱)

(ترجمہ)۔ اور نہ تو ان کے جسم ایسے بنائے گئے تھے کہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے۔

② = وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبُرُوجِ وَوَدَدْنَا

قُلُوبَهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا

تَفْضِيلًا (پ - ۷۰:۱۷)

(ترجمہ)۔ اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو مکرم و محترم بنایا اور انہیں خشکی اور تری میں نفل و حمل کی قوت عطا کی۔ اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر نمایاں فوقیت بخشی۔

③ = وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (پ - ۲:۳۱)

(ترجمہ)۔ اور اللہ نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے۔ یعنی آدمی میں تمام اشیاء کائنات کی حقیقت اور خواص معلوم کرنے کی صلاحیت رکھدی ہے۔

④ = خَلَقَ الْإِنْسَانَ (۱) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (۲) (پ - ۷۱:۵۵)

(ترجمہ)۔ (اللہ نے) انسان کو وجود بخشا۔ اور اسے (اشارات)۔ لطق اور

تحریر کے ذریعہ، قوت گویائی و بیانیہ عطا فرمائی۔

⑤ = الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۱) عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (۲) (پ - ۹۶:۵)

اُسی (اللہ) نے انسان کے اندر تحریر کی استعداد بھی رکھی۔ اُسی (اللہ)

نے (انسان کو) اُن حقائق کا علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

④ = يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

أَتْقَىٰكُمْ طِائِفَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ خَيْرٌ (پ ۲۶ - ۴۹: ۱۲)

(ترجمہ)۔ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔

اور پھر تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیئے۔ تاکہ تمہیں ایک دوسرے

کو پہچاننے میں آسانی ہو۔ (ورنہ کوئی قبیلہ دوسرے قبیلے سے نسلی

اعتبار سے افضل نہیں) درحقیقت اللہ کے نزدیک عزت و

تکریم کا معیار صرف تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ (اور قوانینِ خداوندی

کی اطاعت، ذاتی جوہر، سیرت و کردار کی بلندی ہے)۔ یقیناً

اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا حکیم ہے۔

⑤ = لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ (پ ۳ ۹۰: ۴)

(ترجمہ)۔ یقیناً انسان ایسی حالت میں پیدا کیا گیا ہے کہ وہ مشقت و محنت

سے الگ نہیں ہو سکتا۔ (یہ دنیا محنت اور مشقت کی جگہ ہے۔

تاکہ انسان ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف ترقی کرتا

چلا جائے)۔

⑥ = وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ج

وَعَسَىٰ أَنْ تَحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (پ ۲ ۲۱۶: ۶)

(ترجمہ)۔ بسا اوقات تم ایسی چیزوں کو ناپسند کرتے جو تمہارے لئے منفعت بخش

الْعِلْمُ = پہچاننا۔ یقین کرنا۔ حقیقتِ شے کا ادراک کرنا۔ فرق کرنا۔ تمیز کرنا۔ معرفت حاصل کرنا۔ محکم طور پر معلوم کرنا۔

اور حواس کے ذریعہ سے جاننا وغیرہ

عَالِمٌ = ادراک حقیقت کرنے والے کو عالم کہتے ہیں۔ جمع اس کی عالمون ہے۔ اور علیم کی جمع علماء گہرا اور بختہ علم رکھنے

والا۔

معرفت = کسی چیز کے قرائن و آثار میں غور و فکر کر کے اس کا ادراک حاصل کرنا۔

حصولِ علم کے ذرائع: سمع، بصر، قلب یا فواد ہیں۔ علم اسی وقت علم کہلاتا ہے جب وہ یقین کے درجے تک پہنچ جائے۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ (پ ۱۳ - ۱۲: ۷۶)

ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے۔ علم و فضل کے اعتبار سے ایک انسان دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ علیم صیغہ مبالغہ لاکر اس علمی فضیلت کی بیان کرنے سے مقصد یہ ہے کہ ہر شخص اپنے سے کم درجہ کے اعتبار سے علیم ہے۔ گوا اپنے بلند درجہ عالم کے اعتبار سے ایسا نہیں ہے۔

۱۰ انسان کی نفسیاتی الجھنیں!

① = وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا (پ - ۴: ۲۸)۔

(ترجمہ)۔ اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ (جذبات میں بہ جانے والا اور جلد بھڑک اٹھنے والا ہے)۔

② = خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَجَلٍ (پ - ۲۱: ۳۷)۔

(ترجمہ)۔ اور انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔

③ = وَيَدْعُ الْإِنْسَانَ بِالشَّرِّ دَعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَاجِلًا (پ - ۱۷: ۱۱)۔

(ترجمہ)۔ انسان بھلائی کی دعا کی طرح بُرائی کی دعا مانگنے لگتا ہے اور انسان بڑا ہی جلد باز ہے۔ (مفاد عاجلہ کی خاطر بھلائی کی بجائے مصیبت مول لے لیتا ہے)۔

④ = إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا (۱۹) إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا

(۲۰) وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا (۳۱) (پ - ۲۹: ۷۰: ۱۹/۲۱)۔

۱۔ بیشک انسان بے صبر پیدا ہوا۔

۲۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو مضطرب اور بے قرار ہو جاتا ہے۔

۳۔ جب اسے بھلائی پہنچتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے (نہ خود دیتا ہے۔ نہ

نہ دوسروں کے دینے کو روارکھتا ہے)۔

⑤ = أَوَلَمْ يَدْرِ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ

خَصِيمٌ مُّبِينٌ (پ - ۳۶: ۷۷)

کیا انسان غور نہیں کرتا کہ ہم نے اسے لطف سے پیدا کیا۔ پھر دیکھو!
وہ ایسا، کھلا جھگڑا کرنے والا ہو گیا ہے۔

④ = خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ لُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ (پ: ۱۳: ۱۶)

(ترجمہ) اللہ نے انسان کو لطف سے (جو کہ ایک ذلیل و گندے پانی کا قطرہ ہے) پیدا کیا ہے۔ پھر وہ کھلا جھگڑا لو بن گیا یعنی جھگڑا کرنے لگا۔

⑤ = وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ عَجْدًا لَا (پ: ۱۵: ۱۸-۱۹)

(ترجمہ)۔ انسان کی حالت یہ ہے کہ بجائے اس کے واضح اور صحیح بات کو تسلیم کرے مگر یہ اکثر جھگڑا کرنے پر تلا رہتا ہے۔

⑥ = وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا (پ: ۱۵: ۱۷-۱۸)

(ترجمہ)۔ اور انسان بخل کرتا ہے۔ (اپنی دولت کو نوع انسانی کی منفعت کے لئے کھلا نہیں رکھتا)

⑦ = وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَا بَاجِنِبٍ ۚ وَإِذَا

مَسَّ الشَّرُّ فَذُوٌّ عَصَوٰى عِرِيضٍ ط (پ: ۲۵: ۴۱-۵۱)

(ترجمہ)۔ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں (اور اس کو زندگی کی آسائش

نصیب ہوتی ہیں) تو وہ راہ راست سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور

جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگ

جاتا ہے۔

⑧ = وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَا بَاجِنِبٍ ۚ وَإِذَا

مَسَّ الشَّرُّ كَانَ يُؤُوسًا (پ: ۱۷: ۸۳)

(ترجمہ)۔ اور جب ہم انسان کو انعامات سے نوازتے ہیں تو وہ شکر سے

گریز کرتا، اور اپنا پہلو پھیر لیتا ہے۔ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے

تو وہ نا اُمید ہو جاتا ہے۔

(۱۱) لَا يَسْمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ

الشَّرُّ فَيُوسِ قَنُوطٌ (پ - ۲۵ - ۴۹: ۴۹)۔

(ترجمہ)۔ انسان بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو مایوس اور نا اُمید ہو جاتا ہے۔

(۱۲) وَإِنَّا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَحَرَبَهَا وَإِن

تُصِيبُهُمْ سَيِّئَةٌ يَوْمَ الْمَاقَدَةِ يُدْرِكُ أَيْدِيَهُمْ فَاِنَّ الْإِنْسَانَ

كَفُورٌ (پ - ۲۵ - ۴۸: ۴۸)۔

(ترجمہ)۔ اور بیشک انسان کا حال یہ ہے کہ جب ہم اسے اپنی رحمت (سے زندگی کی خوشگواریاں) عنایت فرماتے ہیں تو وہ اس پر کھپول جاتا ہے۔ اور پھر جب اس پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے جو کہ اس کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا سارا الزام اللہ پر دھرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکر ہے۔

(۱۳) وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَا الْجَنَّةَ أَوْ قَاعِدًا

أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّكَانَ لَّهُ يَدُ عَنَّا

إِلَى ضُرِّ مَسَّهُ كَذَلِكَ نُرِيَنَّ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (پ - ۱۶)

(ترجمہ)۔ اور جب کبھی انسان کو کوئی رنج پہنچتا ہے (خواہ کسی حال میں بھی ہو)،

کروٹ پر لیٹا ہو، بیٹھا ہو، کھڑا ہو، ہمیں پکارنے لگے گا۔ لیکن جب

ہم اس کی مصیبت دور کر دیتے ہیں۔ پھر اس (مذمورے ہوئے)

چل دیتا ہے گویا رنج مصیبت میں کبھی اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

اس طرح سے بڑھ جانے والوں کو (جنہوں نے غلط روش اختیار کی)

ان کے اعمال حسین اور خوشنما دکھائی دینے لگتے ہیں۔

(۱۴) = وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا

خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن

قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ إِذَا دَا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ (پ ۲۳ - ۳۹: ۸)

(ترجمہ)۔ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف

رجوع کرتا ہوا، پکارتا ہے۔ پھر جب اللہ سے اپنی طرف سے نعمتیں

عطا کر دیتا ہے (تو پھر) انسان اللہ کو بھول جاتا ہے۔ جس کے لئے

پہلے پکارتا تھا۔ اور پھر اللہ کے لئے ہر بناتا ہے۔ تاکہ اللہ

کے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے۔

(۱۵) = إِنَّ الْإِنْسَانَ لظَلُومٌ كَفَّارٌ (پ ۱۳ - ۱۴: ۳۴)۔

(ترجمہ) بے شک انسان بڑا ہی ظالم اور تمکار و ناشکر گزار ہے۔

(۱۶) = إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ﴿۱۶﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿۱۷﴾

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿۱۷﴾ (پ ۱۰۰: ۸)

(ترجمہ)۔ بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکر گزار ہے (مال و دولت

کی ہوس میں دیوانہ) اور خود (اس کے اعمال) اس کو گواہ ہیں (اور

اپنے طرز عمل سے خود اپنی ناشکری پر شہادت دے رہا ہے) اور

ہوسِ زریں بڑی طرح مبتلا ہے (اور ایسی ہوس کہ جس کی

نہ کوئی حد ہے اور نہ کنارہ)۔

(۱۷) = فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذْ مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَ

نَعَّمَهُ ۖ لَا يَقُولُ رَبِّيَ أَكْرَمَنِ ۖ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ

فَقَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۖ لَاقِيَهُ رَبِّيَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ﴿۱۷﴾

كَلَابِلُ لَا تَكْرُمُونَ الْيَتِيمَ (۱۷) وَلَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ
 الْمَسْكِينِ (۱۸) وَقَدْ كَلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَمَّا (۱۹) وَتَحِبُّونَ
 الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (۲۰) (پ - ۱۵ تا ۲۰)

(ترجمہ)۔ پس انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اس کا رب اس کو آزما رہا ہے
 پھر اسے عزت دیتا ہے اور اسے نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے
 کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے اور جب (اس کے برخلاف)
 اسے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ اور اس کا رزق اس پر (بوجہ غلط کاری
 کے) تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔
 ہرگز نہیں۔ (یہ تمہاری غلط روش کا نتیجہ ہے) دراصل تم نے
 یتیم (جو معاشرے میں تنہا رہ گیا تھا) کی عزت و توقیر نہیں کی۔ اور
 نہ تم مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو (اس کے برعکس)
 میراث یعنی باپ دادا سے آیا ہوا مال بھی سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔
 اور مال کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو۔

(۱۸) = وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا يَأْتِيهِمْ
 فَلَمَّا نَجَّكُم إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا (۱۷)

(پ - ۱۷ : ۱۷)

(ترجمہ)۔ جب کبھی سمندر میں تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اللہ کے سوا جن (غائبانہ
 قوتوں) کو تم پکارتے تھے۔ وہ سب گم ہو جاتے ہیں (اور کوئی کام
 نہیں آتا) اور جب تم کو خشکی کی طرف (اللہ) بچا کر لے آتا ہے۔ تو
 تم اس حقیقت سے منہ پھیر لیتے ہو۔ انسان واقعی احسان فراموش
 ناشکر گزار ہے۔

(۱۹) = اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلٰی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ
فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ
اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (پ - ۲۲ - ۳۳: ۲۲)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے امانت کو آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے
اس میں خیانت کرنے سے انکار کر دیا اور اس (خیانت کرنے) سے
ڈر گئے۔ لیکن انسان خیانت کرتا ہے (یعنی جو فرائض اُس کے ذمہ
عائد کئے جاتے ہیں یہ ان کی بجا آوری میں خیانت کرتا ہے) بے شک
یہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے۔

الفاظ کی تشریح

حَمَلَ الْاَمَانَةَ = امانت میں خیانت کرنا۔ (لغت تاج و محیط)

قاموس جلد اول صفحہ ۶۱۹ باب الحجا۔

تاج۔ جلد ۷ صفحہ ۲۸۸ باب الام فصل الحجا۔

حَمَلَ الْاَمَانَةَ = آسمان۔ زمین۔ پہاڑ عدول حکمی سے ڈر گئے۔ یعنی
یعنی حکم اٹھا دینے۔ رفع کرنے۔ یا نہ ماننے سے
انکار کر دیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حکم ہو اللہ کا اور
ہم اس کو اٹھا دیں یا ہٹا دیں۔ ایسا ہرگز نہ ہو گا لیکن
حمل الانسان یعنی عدول حکمی کی اور ظالم و جاہل بنا۔
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۙ
پختہ ارادوں میں (تزلزل پیدا کرنے کے لئے) بھونکیں مارنے والیوں کے
شر سے اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔ میں اپنے اللہ کی حفاظت
میں آنا چاہتا ہوں۔ مردوں کے پختہ ارادوں اور ان کے عزائم میں عورتیں اپنی

چکنی چٹری اور جادو بھری باتوں سے رخنہ ڈالنے اور بلچل پیدا کر کے کر کے نا انصافیوں پر مجبور کرتی رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کے شر اور تخریب کاری سے اللہ کی حفاظت مانگنی چاہیے۔

شر = خیر کی ضد ہے۔ خیر کے مقابل شر آتا ہے۔ اس کے بنیادی معنی ہیں۔ بکھر جانا۔ یہ ہر قسم کی برائی نقصان، ظلم اور فساد کے لئے یہ لفظ شر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر کا سرچشمہ ہے اور انسانوں کے لئے اس کی تعلیم یہ ہے کہ تم خدا کی پیدا کردہ قوتوں اور صلاحیتوں کو اس طرح استعمال نہ کرو کہ اس کا نتیجہ شر ہو۔

نَفَثٌ = دم کرنا۔ پھونکیں مارنا۔ پوشیدہ گفتگو۔ نَفَثٌ۔ نَفَثَةٌ
سانس پھونک۔ دم۔ حقوک۔ پھونکیں مارنے والیاں۔ کانا
پھوسی کرنا۔ سرگوشی کرنا۔

عُقَدٌ = اطراف کو جمع کر دینا۔ گرہ باندھنا۔ اصل معنی عزم کے ہیں
عزم بالجزم۔ معاہدہ

حَسَدٌ = کسی کو اچھے حال میں دیکھ کر یونہی جلتے بھنتے رہنا جو احساس
کتری سے پیدا ہوتی ہے (۲۷ - ۵۴: ۴) ایسے لوگ بڑے
نقصان رساں ہوتے ہیں۔ ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہیے
کسی مستحق نعمت سے اس نعمت کے زائل ہونے کی تمنا کرنے
کا نام حسد ہے۔ بسا اوقات اس میں اسی مقصد کے لئے کوشش
کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی بیماری بھی ہے۔

حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ الْفُسْهِمِ (پ: ۲: ۱۰۹) اپنے دل کی جلن سے
مومن رشک کرتا ہے۔ منافق حسد کرتا ہے۔

نفسیاتی بیماریاں

(۱) - انسان کمزور پیدا کیا گیا۔ جذبات میں بہہ جانے والا۔ بھڑک اٹھنے والا۔

(۲) - انسان جلد باز ہے۔

(۳) - نادانی سے مصیبت مول لے لیتا ہے۔

(۴) - بے صبر ہے۔

(۵) - جھگڑا لو ہے۔

(۶) - بخیل ہے۔

(۷) - آسائش کے وقت اللہ سے غافل۔ تکلیف اور مصیبت

کے وقت لمبی چوڑی دعائیں

(۸) - انسان آسائش کے وقت شکر سے گریزاں اور تکلیف (کے وقت ناامید)

(۹) - اللہ کی دی ہوئی نعمت پر بھول جانا اور مصیبت کے

وقت اللہ پر الزام۔

(۱۰) - دکھ اور تنگی کے وقت اللہ کو پکارتا ہے۔ دکھ دور

ہونے پر سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اس کے اعمال اسے حسین نظر آنے لگتے ہیں۔

(۱۱) - انسان کے دکھ جب اللہ دور کر دیتا ہے تو پھر وہ اللہ کے

شریک بناتا ہے۔

(۱۲) - ظالم اور ناشکر گزار ہے۔ اور احسان فراموش ہے

- (۱۳)۔ انسان ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں خیانت کرتا ہے۔ یہ ظالم اور جاہل ہے
- (۱۴)۔ انسان سرگوشیوں کے ذریعہ ایک دوسرے کو ظلم پر اکساتا رہتا ہے
- (۱۵)۔ انسان حسد جیسی قبیح بیماری کا بھی شکار ہے۔
- (۱۶)۔ انسان وسوسے پیدا کر کے ہٹ جاتا ہے (نپ۔ ۱۱۷: ۵/۶)
- (۱۷)۔ انسان مال کی محبت میں گرفتار اور حریص ہے۔
- (۱۸)۔ " خود غرض و خود سر ہے۔ اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا۔
- (۱۹)۔ " متکبر اور متفخر ہے۔
- (۲۰)۔ " اپنی قابلیت پر نازان اور تعریف پر بھول جاتا ہے۔
- (۲۱)۔ " خواہشات کا غلام ہے
- (۲۲)۔ " چغلیخور ہے۔ دوسروں کے عیب نکالتا اور ان کی تحقیر کرتا ہے
- مگر جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں تو ان کے لئے کوئی الجھن نہیں ہے (دیکھئے پ ۲۱ : ۲۰ تا آخر)

①۱۔ انسان، جن، اور شیاطین

① = وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (۵۶) مَا أُرِيدُ

مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُونَ (۵۷) إِنَّ اللَّهَ

هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ۔ (پ - ۵۱ : ۵۶/۵۸)

(ترجمہ)۔ میں نے جن اور انس (انسان) کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت یعنی میرے احکام کی پابندی کریں اور میری غلامی اختیار کریں۔ میں اپنے بندوں سے کچھ نہیں چاہتا۔ نہ اسبابِ زیست اور نہ سامانِ خورد و نوش۔ بلکہ اللہ (تو) خود ساری مخلوق کے لئے سامانِ رزق مہیا کرتا ہے۔ بے شک اللہ بڑی محکم قوتوں کا مالک ہے۔

② = لِمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ لِيَقْضُوا

عَلَيْكُمْ دِينِ اللَّهِ وَيُنذِرَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا

شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا وَغَرَّبْنَاهُمْ حَيَاةَ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا

عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ إِنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ (۱۳۰) ذَلِكَ أَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ

مُهْلِكٌ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَفْلُونَ (۱۳۱) (پ - ۶ : ۱۳۰/۱۳۱)

(ترجمہ)۔ اے جماعت جنوں اور آدمیوں کی، کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے ہمارے رسول نہ آئے تھے۔ جو میری آیات (جن میں میرے احکام تھے) بیان کرتے تھے۔ اور اس دن کے آنے سے خبردار کرتے تھے (جس دن کہ میرے احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ تباہی و بربادی ہوگا) وہ جواب دیں گے کہ ہاں ہمیں اعتراف ہے۔ ہم خود اپنے خلاف

شہادت دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کو دنیا کی زندگی کے مفادات نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اور وہ گواہی دیں گے اپنے آپ پر کہ واقعی وہ انکار کیا کرتے تھے۔ تیرا رب یہ نہیں کیا کرتا کہ اپنے احکام کا علم دیئے بغیر بستیوں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دے۔ ایسا کرنا ظلم ہے۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

(۳) = وَيَوْمَ يُجْشِرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يَمْشُرُ الْجِنَّ قَدْ اسْتَكْبَرْتُمْ مِّنَ الْإِنسِ ۚ وَقَالَ أَوْلِيؤُهُمْ مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَّغْنَا آجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا ۗ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (پ - ۴: ۱۲۸) -

(ترجمہ)۔ اور جس دن وہ (اللہ) تمام جن وانس کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا: اے جنوں کی جماعت تم نے عوام الناس میں سے بہت سے لوگوں کو اپنا محکوم و مقلد بنا کر استحصال کیا کرتے تھے۔ انساؤں میں سے ان کے دوست اور رفیق کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے ایک دوسرے سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ لیکن اب ہم اس مہلت کی آخری حد کو پہنچ چکے ہیں جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی۔ (تو پھر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ کی مرضی کچھ اور ہو۔ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اے رسولؐ تیرے رب کی ہر بات حکمت پر مبنی ہے۔ اور وہ (ہر شے کے بارے میں) پورا پورا علم رکھتا ہے۔

اس آیت میں جنوں سے مراد تیز طرار آدمی اُن کو جن کہا جاتا ہے۔

جنوں سے مراد سرمایہ دار رئیس اور اُمرا لوگ ہیں جو اپنے بنگلوں اور کوٹھیوں میں بند رہتے ہیں اور اپنی تیزی، طراری اور عیاری کے سبب عوام کا استحصال کیا کرتے ہیں۔

(قرآن مجید ترجمہ مع تفسیر پیر صلاح الدین)

④ = فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ (۳۹)
 فَيَأْتِي الْأَعْرَابَ بِكَمَا تَكْدِبُونَ (۴۰) يُحَرِّفُونَ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ
 فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ (۴۱) (پ: ۲ - ۵۵: ۳۹/۴۱)
 (ترجمہ)۔ اس روز کسی انبیان اور کسی جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کہن کن احسانات کا انکار کرتے تھے۔ مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے۔ اور انھیں پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑ پکڑ گھسیٹا جائے گا۔

⑤ = وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ذُرِّيَةً
 لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ
 بِهَا وَلَهُمْ أذانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا وَأُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ
 بَلْ هُمْ أَضَلُّ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْغَفْلُونَ (پ: ۹، ۱۷۹)

(ترجمہ)۔ ہم نے جہنم سے بہت سے جن و انس کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان کے دل تو ہیں لیکن اس سے سوچنے سمجھنے کا کام نہیں لیتے۔ ان کی آنکھیں بھی ہیں، مگر ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سننے کا کام نہیں لیتے۔ ان کی مثال چوپایوں جیسی ہے۔ بلکہ ان سے بھی گئے گدرے۔ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ

جنّ " اللہ کی وہ مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ کوئی مستقل جسم نہیں رکھتی اور عوام الناس کی نظروں سے اوجھل رہتی ہے اور نہ ہی ان سے کوئی تعلق و میل و ملاپ رکھتی ہے۔ (بڑھکنے والے جذبات)

(۲) قوم کے بعض بڑے آدمیوں کو بھی جن کہتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں نے ان کے گرد حلقہ باندھ کر انہیں چھپا رکھا ہے۔

(۳) وحشی آدمی کو بھی جن کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگوں کی نظروں میں نہیں آتا (لسان العرب - راغب)۔

(۴) کسی تیز طرار آدمی کو بھی جن کہا جاتا ہے (لین) ہر شے جو نگاہوں سے پوشیدہ ہو۔

سرکش جذبات - وحشی قبائل کے لوگ۔ جو لوگ صحراؤں اور بیابانوں میں رہا کرتے ہیں یا جو خانہ بدوش ہیں انس۔ ان کے برخلاف جو شہروں کی تمدن زندگی بسر کرتے ہیں انہیں "انس" کہتے ہیں۔

شیطان - جس سے مراد ہے صحیح راستے سے ہٹ جانا۔ دور ہو جانا زندگی کی سعادتوں اور خوشگوار یوں سے محروم ہو جانا۔ غصہ و جس میں قوتِ غضبیہ اور حمیت مذمومہ افراط کے ساتھ پائی جائے۔ ہر سرکش کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ ہر بڑی خصلت کو کو بھی شیطان کہا جاتا ہے۔ حسد بھی شیطانی خصلت ہے۔ ابلیس - جس کو کچل کر مار ڈالا جائے۔ انسان کا نفس امارہ جو اسے سرکشی کی طرف کھینچتا ہے۔ رحمتِ خداوندی سے ابدی طور پر یوس محروم و ناامید و مایوس یہ سب ابلیس کے شاہکار ہیں۔

۱۲) کائنات - تسخیر کائنات اور احسانِ ربِّ العالمین

① = وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَهُمْ لَا يُسْتَكْبِرُوْنَ (۴۹) يَخَافُوْنَ رَْٔيَهُ
مَنْ فَوْقَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (۴۹) (۵۰/۴۹: ۱۶)

(ترجمہ)۔ کائنات کی بلندیوں اور لپٹیوں میں جو بھی کچھ ہے۔ سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ آسمانوں اور زمین میں رہنے والی مادہ مخلوق ہو یا ملائکہ (کائناتی قوتیں) ان میں سے کسی کو بھی مجالِ سرتابی نہیں۔ وہ قانونِ خداوندی کی محکمیت سے جو ان پر محیط ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کے نتائج سے خائف رہتی ہیں۔ اس لئے جس راستے پر انہیں لگایا گیا ہے وہ بے چون و چرا سر جھکائے اس پر چلتی رہتی ہیں۔ وہ خدا کے حکم سے سرتابی نہیں کرتیں۔

② = قُلْ سِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَا الْخَلْقَ ثُمَّ لَنُفِئَنَّ
يُنشِئُ النَّشَاةَ الْاٰخِرَةَ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱۶)

(ترجمہ)۔ انہیں بتلاؤ کہ دنیا میں چل پھر کر دیکھو اور خوب چھان بین کرو کہ پیدا کی ابتداء کیسے ہوئی اور پھر کس طرح بتدریج تمہاری نشوونما ہوتی گئی پھر آخر ایک اور زندگی (اللہ تعالیٰ) عطا کرے گا۔ یہ سب کچھ خدا کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

③ = وَمِنْ اٰيٰتِهِ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَ فِيْهِنَّ
(ترجمہ)۔ مِنْ دَابَّةٍ ط وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا اِيْشَاءَ قَدِيْرٌ (۱۶)

(ترجمہ) = زمین اور آسمان (اجرام فلکی) کی پیدائش میں اللہ کے موجود ہونے کے دلائل اور وہ ذی حیات (چلنے پھرنے والی آبادیاں) جو اس نے زمین اور آسمانی کرّوں میں پھیلا رکھی ہیں۔ اس وقت تو وہ آبادیاں الگ الگ ہیں۔ لیکن پروردگار اس پر بھی قادر ہے۔ کہ انہیں جب چاہے اکٹھا کر دے۔

(نوٹ) = اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور ان کرّوں میں بسنے والی آبادیاں باہمی ربط پیدا کر کے ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں گی۔

④ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُوبِ ۝ (پ: ۲۶ - ۵۱: ۷)

آسمان کی قسم جس میں راستے یعنی اس فضائے سماوی پر بھی غور کرو کہ یہ اجرام فلکی (ستارے اور کہکشاں) کس طرح اپنے اپنے مخصوص راستوں میں نہایت محکم طور پر مصروف گردش ہیں۔

⑤ اَلَمْ تَدْرُوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْحَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِمْ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝

وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ (پ: ۲۹ - ۷۱: ۱۵/۱۷)

(ترجمہ)۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے کس طرح آسمان (فضائیں اور کرّے)

اوپر نیچے تخلیق کئے اور ان میں چاند کو نورانی قندیل اور سورج کو روشنی

کا منبع بنایا۔ اور اللہ نے تمہاری تخلیق زمین سے نباتات کی طرح کی

ہے (اس لئے تمہاری غذا بھی مٹی سے مہیا کی گئی ہے۔ اب تحقیق کرنا

تمہارا کام ہے) اس نے تم کو تحقیق و تفکر کی صلاحیت عطا کر دی

ہے (تا کہ تم تحقیق کر کے زندگی کے لئے قدرتی نشانیوں سے اناج حاصل کرو)

④ = سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۖ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (پ ۲۵ - ۴۱: ۵۳) -

(ترجمہ) - عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق یعنی اطرافِ عالم میں دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی وہ ہمارے کرشمہ ہائے قدرت دیکھ لیں گے یہاں تک کہ ان کو واضح طور سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ (قرآن) حق ہے۔ کیا تیرے رب کے لئے اتنا کافی نہیں کہ ہر شے اس کے سامنے ہے۔

⑤ = اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُو أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (پ ۲۸: ۶۵: ۱۲)

(ترجمہ) - اللہ تو وہ ہے جس نے سات یعنی متعدد آسمان پیدا کئے اور انہیں کی طرح زمین بنائی (کائنات کی فضاؤں میں متعدد بلندیوں کو پیدا کیا اور ہر بلندی کے مقابلے میں اس جیسی پستی کو۔ پھر ان میں امور پر وگراں کا نزول ہوتا رہتا ہے) (اس نے ان تمام امور کو اس لئے بیان کیا) تاکہ تم سمجھو (اور اس سے فائدہ حاصل کر سکو) کہ کائنات میں ہر شے اس کے مقررہ اندازے اور پیمانے (قانون) کے مطابق چل رہی ہے۔ اور یہ کہ کائنات کی کوئی شے علم خداوندی کے احاطہ سے باہر نہیں ہے۔

(نوٹ): یہ بات قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں امریکہ کے رائنڈ کارپوریشن (RAND

CORPORATION) نے فلکی مشاہدات سے اندازہ لگایا ہے کہ زمین جس کہکشاں

(GALAXY) میں واقع ہے۔ صرف اس کے اندر تقریباً ساٹھ کروڑ ایسے سیارے

پائے جاتے ہیں۔ جن کے طبعی حالات ہماری زمین سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں اور امکان ہے کہ ان کے اندر بھی جاندار مخلوق آباد ہو۔ اکانومسٹ لندن ۲۶ جولائی ۱۹۶۹ء

⑧ = اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمْ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ
يَا مَرْءَهُ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلِعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۱۳) (پ - ۴۵: ۱۲/۱۳)

(ترجمہ)۔ وہ اللہ ہی تو ہے۔ جس نے بے پایاں سمندر کو کس طرح تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ اور تمہاری کشتیاں اس کے حکم یعنی قانون کے مطابق چلتی رہتی ہیں تاکہ تم (اپنی) روزی کی تلاش میں ادھر ادھر نکل سکو۔ اور اس کے شکر گزار رہو۔ اس نے زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کو تمہارے لئے کام میں لگا رکھا ہے (تاکہ تم ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکو) یہ سب کچھ اس نے اپنی مہربانی سے کیا۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانات ہیں۔ (اس بات کے کہ قوانینِ فطرت کا علم حاصل کر کے، انہیں اپنے کام میں لاسکو)

⑨ = اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمْ
الْفُلَّكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ يَا مَرْءَهُ وَسَخَّرَ لَكُمْ الْأَنْهَارَ
وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبِينَ وَسَخَّرَ
لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (۳۳) وَأَشْكُرْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ
وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَذَلُولًا
لِّظُلْمٍ كَفَّارًا (۳۴) (پ - ۱۴: ۳۲/۳۳)۔

(ترجمہ)۔ اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس سے طرح طرح کے پھل پیدا کئے تاکہ وہ تمہارے لئے سامانِ زیست بنیں۔ اس نے کشتیوں (جہازوں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ تاکہ اس کے امر کے مطابق دریاؤں میں چلتی رہیں۔ اور تمہارے لئے دریا بھی مطیع کر دیئے (تاکہ تم ان سے آبپاشی کا کام بھی لے سکو) اور سورج و چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ وہ دونوں ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور اسی طرح روز و شب کو ایک ضابطے کا پابند بنا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا۔ اس (اللہ) نے وہ سب کچھ تمہیں دے دیا۔ (تمہاری بقاء اور ارتقاء کے لئے جن جن وسائل کی ضرورت تھی، ہم نے سب فراہم کر دیئے) اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف و ناشکر گزار ہے۔ (سامانِ زیست پر قبضہ کر کے دوسرے انسانوں کے حقوق غصب کر لیتا ہے)۔

⑩ وَاللّٰهُ نِعَمًا خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا رَوْحٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۗ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تَرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۗ وَتَحْمِلُ اَقْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بِلِيْغِيْهِۗ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۗ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۗ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لَتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۗ وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۗ (۸) وَعَلٰى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِدٌ وَّلَوْ شَاءَ لَهَدٰىكُمْ اٰجْمَعِيْنَ ۙ (۹)

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ
شَجَرٌ فِيهِ تُسَيِّمُونَ (۱۰) يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ
وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ
لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۱۱)

وَسَخَّرَ لَكُمْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ
مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِ رَبِّ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۱۲)
وَمَا ذَرَأَا لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانًا إِنَّ فِي ذَلِكَ
لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَذَكَّرُونَ (۱۳)

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لَكُمْ شَآوِبًا لَحْمَاءً طَيِّبًا وَ
تَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلَّ
مَوْجًا خَرَفِيهِ وَلِتُبَتِّغُوا مِنَ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۱۴)
وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَ
سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۵)

وَعَلَّمْتُمْ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (۱۶) أَفَمَنْ يَخْلُقُ
كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۱۷) وَإِنْ تَعُدُّوا
نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۸)

(ترجمہ) - اور دیکھو تمہارے فائدے کے لئے مویشی پیدا کئے۔ ان میں گرم
لباس (کے لئے اُون اور کھال) ہے۔ اور ایسے جانور بھی ہیں جن میں
تمہاری خوراک ہے۔ علاوہ اس کے کئی منفعت بخش چیزیں بھی ہیں
ان میں تمہارے لئے تحسین و جمال ہے۔ جبکہ تم صبح کے سہانے
وقت باہر جنگل میں چرانے کے لئے جاتے ہو یا شام کو انہیں واپس

لے آتے ہو۔ (یہ مناظر کس قدر دلآویز ہوتے ہیں۔ پھر غور کرو)۔
وہ تمہارے لئے بار برداری کا کام دیتے ہیں۔ تمہارے بوجھ اٹھا کر
ایسے ایسے مقامات تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جانفشانی
کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا شفیق اور
مہربان ہے۔ اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان
پر سوار ہو۔ اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں۔ وہ اور بہت سی
اشیاء (تمہارے فائدے کے لئے) پیدا کرتا ہے۔ جن کا تمہیں کچھ
علم نہیں ہے۔ سیدھے راستے پر پہنچانا تو اللہ ہی کا کام ہے۔ بعض
راستے ٹیڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی تو
سب کو ایک ہی راستے کی ہدایت کرتا۔ (مگر اس نے صاحب
اختیار بنایا اور ہدایت کے راستے کھول دیئے۔ سیدھے راستے
پر چلنا یا نہ چلنا انسان کا اپنا کام ہے)۔ اللہ وہ ہے جو بادلوں سے
مینہ برساتا ہے جس میں سے کچھ تو تمہارے پینے کے کام آتا ہے۔
اور کچھ زمین کو سیراب کرتا ہے۔ جس سے جنگلات پیدا ہوتے
ہیں۔ جن میں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔ اسی پانی سے وہ تمہارے
لئے کھتیاں پیدا کرتا ہے۔ زیتوں اور کھجور۔ انگور اور دیگر طرح
طرح کے پھلوں کے باغات یقیناً اس سلسلہ تخلیق میں غور و فکر کرنے
والوں کے لئے دکائناات کے بالحق پیدا کئے جانے کی بڑی بڑی....
نشانیاں ہیں۔ اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن سوچ
اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ اور ستارے بھی اسی کے حکم سے
مسخر ہیں۔ ان تمام امور میں عقلمندوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں

اور یہ جو رنگ بزرگی اشیاء زمین کے بطن سے (تمہارے فائدے کے لئے) نکالی ہیں۔ ان میں بھی سبق حاصل کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے۔ تاکہ تم اس سے تروتازہ گوشت نکالو اور کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو (اس کی نعمتوں کی قدر کرو)۔ اس کے شکر گزار بنو اور (دیکھو) اسی نے زمین میں پہاڑ قائم کر دیئے کہ وہ تمہیں لے کر (کسی طرف کو) جھک نہ جائے اور اس نے (تمہارے لئے) نہریں رواں کر دیں اور راستے نکال دیئے تاکہ تم (تری اور خشکی کی راہیں قطع کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکو۔ پھر اس نے (قطع مسافت کے لئے طرح طرح کی) علامات پیدا کر دیں (دن کے وقت اپنی منزل کا تعین کر لیں اور رات کی تاریکی میں) ستاروں سے ہدایت پاسکیں۔ پھر کیا جو ہر چیز پیدا کرتا ہے اور سب کا خالق ہے۔ اُن جیسا (کوئی اور) ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے (بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں) کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے؟ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ اس کی نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں۔ بے شک اللہ کریم تمہاری بے جا حرکتوں سے درگزر کرنے والا رحیم ہے (اور وہ بڑا اپنے احسانات کئے جا رہا ہے)۔

⑪ = وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (پ ۲۵، ۲۶)

(ترجمہ) = اللہ نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی ہر چیزوں کو قانون کے مطابق چلنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان اس قانون کا علم حاصل کر کے (جسے قانونِ فطرت کہتے ہیں) ان اشیاء کائنات سے اپنے لئے مفید کام لے سکے۔

⑫ = إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَايَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (۱۹۰) الَّذِينَ يَذْكُرُونَ
اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا جَهَنَّمَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (پ ۳ : ۱۹۰/۱۹۱)۔

(ترجمہ)۔ یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔ ان کے لئے کائنات کی پیدائش اور دن رات کی گردش میں تو انہیں خداوندی کی محکمیت اور ہمہ گیری کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ صاحبانِ عقل و بصیرت اور اربابِ فکر و نظر کے لئے جو زندگی کے ہر گوشے میں کھڑے بیٹھے، لیٹے، قانونِ خداوندی کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور کائنات کی تخلیقی ترکیب (اندازِ پیدائش) پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی تحقیقات کے بعد علیٰ وجہِ البصیرت پکار اٹھتے ہیں کہ ”اے ہمارے نشوونما دینے والے تو نے اس کارگاہِ ہستی کو بیکار نہیں بنایا۔ تیری ذات اس سے بہت بلند ہے کہ کسی شے کو بے مقصد پیدا کر دے۔ تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم (علمی

تحقیقات اور عملی تجربات کر کے اشیائے کائنات سے صحیح صحیح
فائدہ حاصل کریں اور اس طرح، تباہی اور عذاب کی زندگی سے
محفوظ رہیں۔

(۱۳) = قُلِ الظُّرُومَ اِذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (پک ۱۰: ۱۰۱)
(ترجمہ)۔ اُن سے کہو کہ غور کریں (آنکھیں کھول کر دیکھیں) کہ آسمانوں، اور

زمین میں کیا کچھ ہے۔

(۱۴) = وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرٰٓآئِقَ وَّمَا كُنَّا عَنِ
الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ؕ (پک ۲۳: ۱۷)۔

(ترجمہ)۔ اور تمہارے اوپر ہم نے سات (متعدد) راستے بنائے۔ اور ہم
مخلوق کی حفاظت سے غافل اور بے خبر نہیں ہیں۔

(۱۵) = اَوَلَمْ يَرَوْا اِنَّا نَاتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط
وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَمْعَقَبٍ لِحُكْمِهَا وَّهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؕ
(پک ۱۳: ۱۲۱)۔

(ترجمہ)۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے
چلے آتے ہیں۔ اور اللہ جو فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے فیصلے کو کوئی بھی

رد کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۱۶) = اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيْلٌ (۶۲)
لَمَّا مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۶۳) (پک ۲۴ - ۳۹: ۶۳)

(ترجمہ)۔ اللہ ہی نے ہر چیز کی تخلیق فرمائی اور ہر چیز اسی کی نگرانی میں ہے۔ آسمانوں
اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جن لوگوں کے اللہ کی آیات کا انکار

کیا (اور قانونِ خداوندی پر نہ چلے) ایسے لوگ خسارہ پانے اور نقصان اٹھانے والے ہیں۔

التسخیر (تفعیل کے وزن پر کسی کو کسی خاص مقصد کی طرف زبردستی لے جانا) وَتَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ط (پ ۲۵ - ۴۵ : ۱۳)

(ترجمہ)۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس نے ان سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔

وَتَخَّرَ لَكُمْ مِّنْ كُلِّ مَّا سَأَلْتُمُوهُ ط وَإِنْ تَعْرُدْ فَضَمَّتْ اللَّهُ لَا تَحْصُوهُمَا ط إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (پ ۱۳ - ۱۴ : ۳۲)

(ترجمہ)۔ اور اس طرح ایک اعتبار سے سورج اور چاند کو تمہارے اختیار میں کر دیا کہ دونوں بڑے چکر کھا رہے ہیں۔ (اور ایسے ہی) رات اور دن کو بھی تمہارے اختیار میں کر دیا۔

وَتَخَّرَ لَكُمْ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرٍ (پ ۱۳ - ۱۴ : ۳۲)

(ترجمہ)۔ اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا۔ (مفردات القرآن امام راغب)۔

پابند

شاہ راہ زندگی

قرآن مجید کا نزول!

- ۱۔ قرآن مجید کے نزول کا طریقہ۔
- ۲۔ قرآن مجید سے کفار کی گھبراہٹ اور اعتراضات۔
- ۳۔ قرآن مجید کا کفار کو چیلنج۔
- ۴۔ آسمانی کتابوں اور رسولوں کو بھیجنے کا مقصد۔
- ۵۔ تمام پیغمبروں کی تعلیم اور مقصد ایک تھا۔ قرآن مجید کی تعلیم کو پہچاننے، اپنانے اور باہمی اختلافات کو مٹانے کی دعوت دینا تھا۔
- ۶۔ اقوام عالم کے لئے ضابطہ حیات۔
- ۷۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک فرض کیا ہے۔ حکم اور فیصلہ اللہ کا ہوگا۔ اور انصاف کے ساتھ ہوگا۔
- ۸۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید حق ہے۔
- ۹۔ جمہور یا اکثریت کی حالت۔
- ۱۰۔ قرآن مجید روح ہے، جس سے بد بخت اور مردہ قومیں زندگی حاصل کرتی ہیں۔

(۲) شاہ راہِ زندگی

قرآن مجید کا نزول

(۱۱) - قرآن مجید نور ہے اور برہان ہے۔

(۱۲) - حکمت۔

(۱۳) - قرآن مجید خیر ہے۔

(۱۴) - قرآن مجید ہدایت، رحمت و بشارت ہے۔ اس میں کل شش کا بیان ہے۔

(۱۵) - قرآن مجید اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ اس کی آیات مفصل اور واضح ہیں۔

(۱۶) - صحیح اور سچی حدیث صرف اللہ کی حدیث ہے جو شک و شبہ سے

بالا تر ہے۔

(۱۷) - عقل کی اہمیت اور علم کے حصول کی ضرورت۔ غور و فکر سے کام لینے

کا حکم۔

(۱۸) - تلاوت کے آداب۔

(۱۹) - قرآن مجید کی تلاوت۔

قرآن مجید کے نزول کا طریقہ

① = وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ
 وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بآذَانِهِ مَا
 يَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ مُّذَاهِبٍ، وَكَذَلِكَ أَوحَيْنَا إِلَيْكَ
 رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا
 الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ
 مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ٥٣
 صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
 إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ (٥٣) (پ - ٢٥ - ٥٣: ٥٣)

(ترجمہ) = کوئی بشر اس لائق نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ
 اور پس پردہ، اور رسول بھیج کر۔ پس اپنے حکم سے جو چاہے وہ وحی
 کرے وہ علم کی انتہائی بلندیوں کا مالک ہے۔ اور جس کا ہر فیصلہ
 اور انتظام حکمت پر مبنی ہے اور اسی طرح ہم نے تیری طرف
 اپنے حکم سے روح یعنی قرآن بھیجا۔ تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب
 کیا ہے اور نہ یہ جانتا تھا کہ ایمان کیا ہے۔ لیکن ہم نے اُسے
 نور بنایا اور ہم اس نور کے ساتھ اپنے بندوں میں سے قانون
 مشیت کے مطابق ہدایت دیتے ہیں۔ اور تو یقیناً سید راستے
 کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اس اللہ کا راستہ کہ آسمانوں اور زمین
 میں جو کچھ بھی ہے۔ سب کے سب اسی کے پروگرام میں سرگرم عمل ہیں۔

اور تمام امور اس کے قانون کے مطابق انجام پارہے ہیں۔
 (۲) = قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْحَبِیْرِیْنَ فَإِنَّهُ نَزَلَهُ عَلَی قَلْبِیْ بِإِذْنِ
 اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُدًی وَبُشْرًا لِلْمُؤْمِنِیْنَ

(۹۷) (پ ۲: ۹۷)

(ترجمہ)۔ اے نبی کہندے ہیں کہ جو کوئی حبیر ایل کا دشمن ہے (ہوا کرے) اس نے
 تو اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے تیرے قلب پر اتارا ہے۔ جو پہلے
 آئی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے
 ہدایت اور کامیابی کی بشارت بن کر آیا ہے۔

(۳) = وَإِنَّهُ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ
 الْكَامِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلَی قَلْبِیْ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنذِرِیْنَ ﴿۱۹۲﴾
 بِلِسَانٍ عَرَبِیِّ مُبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَإِنَّهُ لَفِی زُبُرِ الْأَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾
 أَوْلَمْ یَكُنْ لَهُمْ آیَةٌ أَنْ یَعْلَمَهُ عُلَمَآؤُ بَنِی إِسْرَآئِیْلَ

(۱۹۷) (پ ۱۹: ۱۹۲ تا ۱۹۷)

(ترجمہ)۔ (۱) اور بے شک یہ (قرآن) بتدریج تمام عالم کی نشوونما دینے والے
 کی طرف سے نازل کیا جا رہا ہے۔

(۲) اسے امانت دار فرشتے کے ذریعہ تیرے قلب کی گہرائیوں میں
 اتارا ہے۔

(۳) تاکہ تم (انبیائے سابقہ کی طرح) لوگوں کو غلط روش کے تباہ کن
 نتائج سے آگاہ کرو۔

(۴)۔ (یہ قرآن فصیح اور) شگفتہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔

(۵)۔ اور اس کی تعلیم انبیائے سابقہ کے صحیفوں میں تھی (جو محفوظ نہ
 رہ سکی)

(۶) کیا یہ بات اُن کے لئے نشانِ راہ نہیں بن سکتی کہ اس حقیقت کو علمائے بنی اسرائیل خوب جانتے ہیں۔

(۴) = قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ
(پ ۱۶ - ۱۰۲)

(ترجمہ)۔ اے بنی کہد بچے کہ اس (قرآن) کو روح القدس (جبرائیل) نے آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے۔ تاکہ انہیں جو ایمان لائے ہیں۔ ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں (فرمانبرداروں) کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

(۵) = وَإِنَّكَ لَتُلْقِي الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ (پ ۱۹، ۲۰: ۶)
(ترجمہ)۔ اور اے نبی، بے شک آپ پر قرآن حکمت والے زبردست علم والے کی طرف سے القار کیا گیا۔ (یعنی عطا کیا گیا)۔

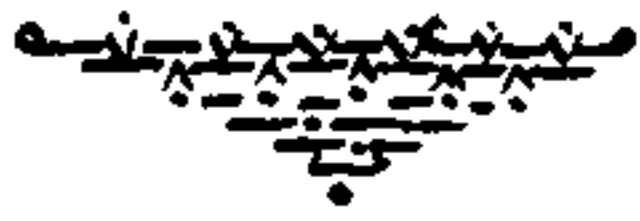
(۶) = شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ (پ ۲: ۲۵)
(ترجمہ)۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا جو تمام نوع انسانی کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیم پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔

(۷) = إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا (پ ۳۹: ۲۶: ۲۳)
(ترجمہ)۔ اے نبی، ہم نے آپ پر قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔

روح کی صحت و بقا کے لئے قرآن پاک کا تھوڑا تھوڑا پڑھنا اور
سیکھنا لازم آیا۔

⑧ = وَقَرَأْنَا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مَكَّةَ وَ
نَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا (پہ - ۱۰۶: ۱۷)

(ترجمہ)۔ اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے اور اس
کے حقائق کو نکھار کر بیان کیا ہے۔ تاکہ تم لوگوں کو بتدریج بیان
کرو۔ اس لئے ٹھہر ٹھہر کر اتارا گیا ہے۔



قرآن مجید کے نزول کا طریقہ نمبر ۴۲ : ۵۳ میں لفظ ”اُد“

کی تشریح :-

اُد کا استعمال الالتقان۔ جلد اول ص ۹۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع
کراچی نمبر ۵۔ یہ حرف اجمال کے بعد تفصیل کے لئے بھی آتا ہے۔

مثلاً (۱) وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اُدْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا (۲: ۱۳۵)

اور (۲) قَالُوا سَاحِرٌ اُدْ مَجْنُونٌ (۵۱: ۳۸)

②۔ قرآن مجید سے کفار کی گھبراہٹ اور اعتراضات

کے جوابات:

①۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْنَا الْقُرْآنُ جُمْلَةً
وَاحِدَةً ۗ كَذَلِكَ ۙ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ
تَرْتِيلًا (۳۲) وَلَا يَأْتُوكَ بِمِثْلِ الْآجُنُثِكَ بِالْحَقِّ وَ
أَحْسَنَ تَفْسِيرًا (۳۲) (پ۔ ۲۵: ۳۳)۔

(ترجمہ)۔ اور منکرین قرآن کہتے ہیں کہ اس رسول پر سارے کا سارا قرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہ نازل ہو گیا۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ ساتھ ساتھ ہی اس پر عمل ہوتا جائے۔ اس طرح اس کے خوشگوار نتائج تمہارے لئے تقویت و اطمینان قلب کا موجب بنتے جائیں۔ اور تمہارے ذہن نشین بھی ہوتا رہے۔ اور (اسی مقصد کے لئے) ہم اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ الگ الگ اجزاء کی شکل دی ہے۔ یہ لوگ جو اعتراض بھی کریں گے اس کا جواب صداقت کے ساتھ واضح اور مدلل تمہارے سامنے آتا جائے گا۔

②۔ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ
أَعْجَمِيًّا وَعَرَبِيًّا ط قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشَفَاءٌ
وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى
أُولَٰئِكَ يُنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ (پ۔ ۲۱: ۲۲)

(ترجمہ)۔ اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں اتارتے تو یہ لوگ اعتراض کرتے کہ اس کی آیات (ہماری عربی زبان میں) واضح طور سے کیوں نہ بیان کی گئیں؟ اور کیا (قرآن تو) عجمی ہو اور (رسول و مخاطب) عربی!

انہیں کہدو کہ یہ قرآن تو ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی ہے (یعنی ان کے کان سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور وہ (قرآن) ان کے حق میں محرومی ہے (جو سمجھ کر نہ پڑھے اسے روشنی کیسے ملے گی۔) گویا یہ لوگ کسی (نامعلوم) دور کی جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔

﴿۳۰﴾ وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ لَّا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا نَأْتِي بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْنَاهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِيٰ أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تَلْقَائِيْ نَفْسِيْ إِنْ أَتَيْتُمُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُمْ رَأْيِيْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ (پ - ۱۵ : ۱۰)

(ترجمہ)۔ جب ان کے سامنے واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ جن کو ہم ملنے کی اُمید نہیں (یعنی وہ قیامت کو نہیں مانتے) اور کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب لاؤ یا اسی کو بدل دو۔ انہیں کہدو کہ یہ میرے لئے ممکن ہی نہیں کہ میں اس میں ترمیم یا نسخہ کروں۔ بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ حکم پہنچا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے بھاری دن کے عذاب کا خوف ہے (قیامت کے دن باز پرس ہوگی)۔

﴿۳۱﴾ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةٌ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْنَاهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّيْ بِهِ هُدًى وَبَصَائِرٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (پ - ۲۰ : ۲۰)

③ = قرآن مجید کا کفار کو چیلنج!

① = قُلْ لَّيْنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ

هَذَا الْقُرْآنِ كَأَيَّا تَوْنٍ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

ظَهِيْرًا - (پہا - ۱۷: ۸۸) -

(ترجمہ)۔ ان سے کہیں (کہ قرآن کی سچائی کا ثبوت یہ ہے) کہ اگر تمام دنیا کے

انسان اور جن (بدوی) سب کے سب مل کر بھی کوشش کریں کہ

اس قرآن جیسا (دوسرا) قرآن بنالیں تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

خواہ وہ ایک دوسرے کے کتنے ہی مددگار کیوں نہ بن جائیں۔

② = قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا

أَتَّبِعُهُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ (پہا - ۲۸: ۲۹) -

(ترجمہ)۔ ان سے کہہ دو کہ کوئی اور کتاب اللہ کی طرف سے لے آؤ جو ان دونوں

(توریت و قرآن مجید) سے زیادہ ہدایت بخشنے والی ہو۔ اگر تم

اپنے وعوے میں سچے ہو (مجھے تو ہدایت کی پیروی کرنی ہے۔ میں تو

اسی کی پیروی کروں گا جو من گھڑت نہ ہو۔ اللہ کی طرف سے حقیقی ہدایت ہو۔

③ = أَمْ يَقُولُونَ نَقَوْلُكَ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ (پہا - ۵۲: ۳۳) فَلْيَأْتُوا

بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ (پہا - ۵۲: ۳۳)

(ترجمہ)۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اس پر وہی کچھ نہیں آتی بلکہ) یہ سب کچھ اپنے

جی سے گھڑ لیتا ہے۔ (پھر اسے خدا کی طرف منسوب کر دیتا ہے)۔

لیکن دراصل یہ لوگ ایمان لانا نہیں چاہتے۔ (ان سے کہو کہ اگر تم

اپنے اس قول میں سچے ہو تو اس جیسا ضابطہ حیات اور اس پلے
کا کلام بنا کر دکھاؤ (حالانکہ تمہارے پاس بڑے بڑے شاعر بھی

ہیں اور کاہن بھی)۔

④ = اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَيْنَاهُ قُلُوبًا نَّوْا لِعَشْرِ سُورٍ مِّثْلِهِ
مُفْتَرِيَاتٍ وَّادْعُوا مَنْ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ (پ - ۱۱ : ۱۳)۔

(ترجمہ)۔ یہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ قرآن پیغمبر کی تصنیف ہے۔ یعنی تم نے خود

اسے افتراء کر لیا ہے۔ انہیں کہہ دو کہ تم ایسی ہی دس سورتیں بنا لاؤ

اور خدا کو چھوڑ کر اپنی مدد کے لئے جس جس کو چاہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو!

⑤ = وَاِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاتُوا بِالسُّورَةِ
مِّنْ مِّثْلِهِ وَاَدْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ (۲۳) فَاَنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِيْ وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۗ اَعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ
(پ - ۲ : ۲۳ / ۲۴)۔

(ترجمہ)۔ اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے

پر نازل فرمائی ہے یہ اگر ہماری نہیں ہے تو اس کی مانند ایک

سورت ہی بنا لاؤ یا جس جس کی مدد تم چاہو لے لو۔ اگر تم سچے ہو

تو یہ کام کر کے دکھاؤ۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز تم ایسا نہیں

کر سکتے تو تم اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

جو منکرین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

⑥ = اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَيْنَاهُ قُلُوبًا نَّوْا بِالسُّورَةِ مِثْلِهِ وَاَدْعُوا

② = آسمانی کتابوں اور رسولوں کو بھیجنے کا مقصد:

① = رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (۱۶۵)
 لَكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِحِلْمِهِ وَالْمَلَكَةُ
 يَشْهَدُونَ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا (۱۶۶) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ
 صَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا (۱۶۷) -
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
 لِيُهْدِيَهُمْ طَرِيقًا (پ - ۴ : ۱۶۵ تا ۱۶۸) -

(ترجمہ)۔ ہم نے رسولوں کو بشارت و خوشخبری سنانے اور بُرے کاموں کے بُرے نتائج پر خوف دلانے (ڈرانے) کے لئے بھیجا تھا۔ تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے کوئی بھی حجت اور عذر اللہ پر باقی نہ رہے۔ اور وہ تو ہر چیز پر غالب ہے۔ اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہے (اگر مخالفین اور حق ناشناس شہادت نہیں دیتے تو زدیں) لیکن اللہ تو اپنے علم کے ساتھ جو آپ پر نازل کیا گیا ہے۔ اس کی گواہی دیتا ہے اور فرشتے بھی اس کی شہادت دیتے ہیں۔ شاہد ہونے کے لحاظ سے تو اللہ کی شہادت ہی کافی ہے۔ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کے راستے سے روگردانی کی، اور خود رے کے اور دوسروں کو بھی روکا وہ حق سے ہٹ کر دور بڑی ہی ضلالت اور گمراہی میں جا پڑے۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے

انکار کیا اور ظلم و ستم سے باز نہ آئے۔ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے۔ اور نہ یہ کہ ان کو راہ دکھائے۔

(۲) = وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ فَمَنْ زُجِرَ
وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۚ وَالَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا مَعَسَاهُمْ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ (پ ۱۶)

(ترجمہ) = ہم رسولوں کو اس لئے بھیجتے ہیں کہ اللہ کے ضابطہ قوانین کے مطابق عمل کرنے والوں کو خوشخبری سنائیں اور (غلط روش اختیار کرنے والوں کو تباہی و بربادی سے) بجائیں۔ پھر جو ایمان لایا اور اس نے اپنی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں کو نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (برخلاف اس کے) جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ فسق و فجور (اور بے راہ روی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے)۔

(۳) = وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا الْعَلَمَ
تُرْحَمُونَ (۱۵۶) أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَاطِفَتَيْنِ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَخَفِلِينَ (۱۵۷) أَوْ تَقُولُوا لَوْ
أَنَّا أَنْزَلْنَا الْكِتَابَ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُمْ
بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۚ سَلَجَزِي الَّذِينَ
يَصْدِفُونَ عَن آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

(پ ۶ - ۱۵۶ تا ۱۵۸)۔

(ترجمہ) = اور یہ ایسی کتاب ہے جس کو ہم اتارا برمی بابرکت کتاب بنا کر۔

اس سے انسانی ذات کو نشوونما ملتی ہے جس سے مختلف قسم کی صلاحیتیں بروئے کار آجاتی ہیں، لہذا اس کا اتباع کرو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (یعنی تمہاری صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے)، ایسا نہ ہو کہ تم کہو کہ کتاب ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر اتاری گئی اور ہم ان کے پڑھنے سے یقیناً بے خبر تھے یا کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب اتاری جاتی تو ہم ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ بن جاتے۔ لہذا تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے واضح دلائل اور ہدایت (صحیح رہنمائی) اور رحمت آگئی اب اس سے زیادہ ظالم اور بد بخت کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے۔ جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں۔ انہیں اس روگردانی کی پاداش میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے۔

④ = ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكًا الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَّ اٰهْلِهَا غٰفِلُوْنَ (پ - ۶: ۱۳۲)

(ترجمہ)۔ اللہ پیغمبروں کو اس لئے بھیجتا ہے کہ لوگوں کو صحیح راستے (یعنی صراطِ مستقیم) کی تعلیم دیں۔ جب تک پیغمبر بھیج کر اس قوم کو مطلع نہیں کر دیتا تب تک جرائم کی پاداش میں انہیں سزا نہیں دیتا۔

⑤ = يَنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِالرُّوحِ مِنْ اٰمْرِهٖ عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ اَنْ اَنْذِرُوْا اِنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنَ (پ - ۲: ۱۷)

(ترجمہ)۔ وہ اللہ فرشتوں کو اپنے حکم سے وحی کے ساتھ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) بھیجتا ہے، کہ میرے بندوں کو بتادو کہ میرا اس کا نام کوئی اللہ (معبود صاب) اختیار و اقتدار جس کے گے (میرے تسلیم کیا جا) کوئی نہیں اس لئے میرا تقویٰ اختیار کرو۔

⑤ = تمام پیغمبروں کی تعلیم اور مقصد ایک تھا: قرآن مجید کی تعلیم کو پہچاننے، اپنانے اور باہمی اختلافات کو مٹانے کی دعوت دینا تھا!

① = اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِنَا

اِلَى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِنَا (پ: ۲۹ - ۳۰: ۱۵)۔

(ترجمہ)۔ بلاشبہ ہم نے تم لوگوں کی طرف ایک رسول بھیجا۔ یہ رسول تم پر نگران ہے (اور تمہارے حالات سے واقف ہے) اور یہ اسی طرح

کا رسول ہے۔ جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

② = كَذٰلِكَ يُوْحٰى اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اَللّٰهُ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پ: ۲۵ - ۲۶: ۳)۔

(ترجمہ)۔ اسی طرح تمہاری طرف (اللہ) وحی کرتا ہے (جس طرح) ان لوگوں کی طرف وحی کی جو تم سے پہلے تھے۔ زبردست غلبہ اور حکمت والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

③ = اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلَى نُوْحٍ وَالنَّبِيِّْنَ مِنْ

اٰخَرِيْنَ وَاَوْحَيْنَا اِلَى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيٰعْقُوْبَ

وَالْاَسْبَاطِ وَعِيسٰى وَالْيُوْسُفَ وَهٰرُونَ وَسُلَيْمٰنَ

وَاٰتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوْرًا (پ: ۴ - ۵: ۱۶۳)۔

(ترجمہ)۔ (یہ کوئی نیا دین نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہی سابقہ دین ہے) ہم نے تمہاری

طرف بھی اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور اس کے بعد

کے پیغمبروں کی طرف وحی بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیم، اسمعیل، اسحاق، یعقوب

اور اولاد یعقوب عیسیٰ۔ ایوب۔ یونس۔ ہارون اور سلیمان کو ایسا ہی ضابطہ حیات اور دستور العمل دیا تھا۔ اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔

④ = الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ لَعَرَفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ
الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (پ: ۶: ۲۰)۔

(ترجمہ) جنہیں ہم نے کتاب دی تھی۔ وہ اس کتاب (قرآن) کو پہچانتے ہیں۔
جس طرح اپنی اولاد کو جانتے ہیں۔ مگر جو اپنے آپ کو نقصان میں ڈالتے ہیں
وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

⑤ = إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَثْرَ الَّذِي
هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ وَإِنَّ لَهْدِي وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ
إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ (پ: ۱۰: ۱۰)

(ترجمہ)۔ یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ایسی اکثر چیزیں بیان کرتا ہے جن کے متعلق
ان کو اختلاف تھا۔ اور بے شک تمہارا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان
فیصلہ کرے گا اور وہی عزت والا اور علم والا (ہر چیز پر غلبہ اسی کا ہے
اور باخبر بھی وہی ہے)۔

⑥ = وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا
فِيهِ ۗ وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (پ: ۱۶: ۶۴)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے یہ قرآن اس لئے بھی اتارا ہے کہ جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے
ہیں انہیں واضح کر دو۔ اور یہ قرآن سراپا ہدایت و رحمت ہے ایمان
دار قوم کے لئے۔

⑦ = وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (پ: ۶: ۹۲)

(ترجمہ) = اور یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے، بری بابرکت کتاب ہے۔ اور تعلیم کو سچ کر دکھانے والی ہے جو اس سے پہلے دی گئی تھی۔ اور اس کتاب کے ذریعہ اہل مکہ اور اس کے گرد و پیش کے باشندوں کو ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرو۔ جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں۔ وہ لوگ اس کتاب کو مانتے ہیں اور اس کتاب پر ایمان لانے کے بعد اپنی صلوٰۃ (نماز) کی حفاظت کرتے ہیں۔

⑧ = وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا نَّاعَرِبْتُنَا بِمَا لَمْ يُحَسِبْ أَهْلُ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجُمُعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَمُرِّقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ (پ: ۲۲: ۷۰)۔

(ترجمہ) = اور اسی طرح ہم نے تم پر عربی زبان میں قرآن کو وحی کیا۔ تاکہ تم مکہ والوں اور اس کے گرد و نواح والوں کو ڈر لو (اور نصیحت کرو) قیامت کے دن سے جس کے آنے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں (اور اس دن ایک گروہ تو جنت میں ہوگا اور ایک گروہ (فرقہ) جہنم میں۔

⑨ = وَهَبْنَا لَكَ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (۱۱۷) وَذَكَرْنَا وَيْحِي وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ (۱۱۸) وَإِسْحَاقَ وَيُوسُفَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ (۱۱۹) وَمِنَ آبَاءِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۱۲۰) ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ

مِنْ عِبَادَةٍ وَكَوْا شُرَكَوُا الْحَبِطِ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۸)
 أُولَئِكَ الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكُتُبَ وَالْحِكْمَ وَالنَّبُوَّةَ فَإِنَّ
 يَكْفُرُ بِهَا هَوًى لَآءٍ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَفِرِينَ (۱۹)
 أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِهِ (۲۰) (۹۰/۸۴:۶)

(ترجمہ) ہم نے ابراہیم کو اسحق اور یعقوب جیسی اولاد دی۔ اور ہر ایک کو ہم نے زندگی کی سیدھی راہ دکھائی تھی۔ اور اس کی نسل سے ہم نے داؤد سلیمان۔ ایوب۔ یوسف۔ موسیٰ اور ہارون کو ہدایت بخشی تھی۔ اس طرح ہم نیک کام کرنے والوں کی جنت کو بار آور کیا کرتے ہیں۔ اسی کی اولاد سے زکریا۔ یحییٰ۔ عیسیٰ اور الیاس کا شمار ہے۔ یہ سب صالحین میں سے تھے۔ نیز اسمعیل۔ الیسع۔ یونس اور لوط بھی اسی جماعت میں شامل تھے۔ ان سب کو اقوام عالم پر فضیلت عطا کی اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی نسل اور ان کے بھائی بندوں میں سے بھی ہم بہتوں کو برگزیدہ کیا۔ اور انہیں منتخب کر لیا۔ اور سیدھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کی۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے۔ جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے۔ لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا سب کیا کرایا غارت ہو جاتا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم (یعنی لوگوں میں کتاب خداوندی کے مطابق فیصلے کرنے کے اختیارات) اور نبوت (خدا کی طرف سے وحی پانے کا امتیاز خصوصی) عطا کئے تھے۔ پھر اگر یہ لوگ اس ضابطہ خداوندی پر چلنے سے انکار کرتے ہیں جو اب قرآن میں دیا گیا ہے (تو ان کے انکار

سے کچھ بگڑنے والا نہیں۔ ہم نے اس کی پیروی اور حفاظت) ایسے لوگوں کے سپرد کی ہے۔ جو ان لوگوں کی طرح اس کی صداقت سے انکار نہیں کرتے (اے پیغمبرؐ) یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے راہِ حق دکھائی۔ لہذا تم بھی ان کے راہِ حق کی پیروی کرو۔

⑩ = شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ط كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ط اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ (پ - ۲۵ - ۱۳:۲۲)۔

(ترجمہ) = اس (اللہ) نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا تھا۔ اور اب تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجا ہے۔ اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کو دے چکے ہیں اس تاکید کے ساتھ کہ اس دین کو قائم کرو اور اس میں متفرق نہ ہو جانا۔ مشرکین کو یہ بات سخت ناگوار گزرتی ہے۔ جس کی طرف تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے۔

اور اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

⑪ = وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ ط قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى نُورًا وَهُدًى لِلنَّاسِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا طَبِيعًا تَبَدُّوا وَمَا تَخْفُونَ كَثِيرًا ط وَعَلِمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ قُلِ اللَّهُ ذَرَفَهُمْ فِي خَوْضِهِمْ لِيُعبَرْنَ (پ - ۶ - ۹۲:۶)

(ترجمہ) (یہ لوگ اللہ کے متعلق صحیح اندازہ ہی نہیں لگا سکے)۔ اللہ کی جیسی قدر جاننی چاہیے تھی، ان لوگوں نے نہیں جانی۔ جب وہ کہتے ہیں کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا (اور نہ کیا کرتا ہے) (اور نہ کوئی کتاب من جانب اللہ ہو سکتی ہے) تو ان سے کہدو کہ وہ کتاب کس نے اتاری جو موسیٰ کو دی گئی تھی (اور موسیٰ بھی انسان تھا)۔ وہ کتاب لوگوں کے لئے سراپا نور و ہدایت تھی۔ تم نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اب تم اس میں سے (اپنی مصلحت کے پیش نظر) کچھ حصے ظاہر کرتے ہو اور بہت سے حصے کو چھپا رکھتے ہو۔ حالانکہ تمہیں اس کتاب کے ذریعہ سے ان کتابوں کا علم دیا گیا تھا۔ جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا کو علم تھا۔ ان سے کہدو کہ اللہ نے وہ کتاب بھی اتاری تھی اور یہ کتاب بھی اللہ ہی نے اتاری ہے اگر وہ (اب بھی) نہ مانیں تو انہیں ان کی لغویات میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دو۔

(۱۲) = اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اَوْتُوْا الصِّبْيَانَ مِنَ الْكِتٰبِ يَدْعُوْنَ اِلَى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلٰٓئُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۲۳) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ نَّمْسَنَ النَّارَ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهٗمْ فِىْ دِيْنِهِمْ مَا كَانُوْا لَفِتُوْنَ

(پ - ۳ : ۲۳/۲۴)۔

(ترجمہ)۔ تم نے نہیں دیکھا کہ جن لوگوں کو کتاب یعنی صابطہ (خداوندی) کا کچھ حصہ دیا گیا تھا، ان کی حالت یہ ہے کہ جب انہیں کتاب الہی کی طرف بلایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ (کتاب) ان کے درمیان باہمی معاملات کا فیصلہ

کردے تو ان میں کا ایک گروہ (خصوصاً ان کے مذہبی پیشوا) اس کتاب سے روگردانی کرتے ہیں۔ ایسا طرز عمل اس لئے ہے کہ قانونِ مکافات پران کا صحیح ایمان نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جہنم کی آگ چھو نہیں سکتی۔ اگر ہمیں دوزخ میں جانا بھی پڑا تو محض چند دنوں کے لئے۔ یہ ان کا خود ساختہ عقیدہ ہے۔ اور اس عقیدے نے تو انہیں دین کے معاملے میں بڑے فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔



④ = اقوامِ عالم کے لئے ضابطہ حیات!

① = اِنَّ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ - ۲۳ - ۸۷:۳۸)۔

(ترجمہ)۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ (کتاب) تمام عالمین کے لئے نصیحت

یعنی ضابطہ حیات ہے۔

② = وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ (پ - ۲۹ - ۵۲:۶۸)

(ترجمہ)۔ یہ (قرآن) تمام دنیا کے لئے نصیحت (ضابطہ حیات) ہے۔

③ = تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

لِّلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (پ - ۱۸ - ۱:۲۵)

(ترجمہ)۔ وہ ذات جس نے اپنے بندے پر وہ کتاب نازل فرمائی جو حق و باطل

اور غلط و صحیح میں امتیاز کرنے والی ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ اقوامِ عالم

کو آگاہ کر دیا جائے کہ غلط راہ پر چلنے کا نتیجہ کیا ہے۔

④ = وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ - ۲۲ - ۲۸:۳۶)

(ترجمہ) (اے رسول) ہم نے تمہیں تمام نوعِ انسانی کی طرف خوشخبری سنانے

والا اور (آخرت کے عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی قوانین

خداوندی پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خوشگوار۔

نتائج کی خوشخبری دینے والا اور ان (قوانینِ خداوندی) کی خلاف ورزی

کے عواقب پرالم انگیزی۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے

(اور فضول اعتراض کرتے رہتے ہیں)۔

④ = اللہ نے قرآن فرض کیا ہے۔ حکم اور فیصلہ اللہ کا ہوگا اور انصاف کے ساتھ ہوگا۔

① = اِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ (پ - ۲۸ : ۸۵)
(ترجمہ)۔ بے شک اللہ نے تم پر قرآن فرض کیا ہے (یعنی اس پر عمل کرنا، اور اس کی تبلیغ کرنا فرض کر دیا)

② = فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعَيْدُهُ (پ - ۵۰ : ۴۵)
(ترجمہ)۔ جو میرے وعدہ (باز پرس) سے خوف رکھتا ہے، اسے قرآن پیش کرتا جا۔
(تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ غلط راہ پر چلنے کا نتیجہ تباہی ہے)۔

③ = وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (پ - ۵ : ۴۴)
اور جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ شخص کافر ہے۔

④ = وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (پ - ۵ : ۴۴)
(ترجمہ)۔ جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ ظالم ہیں۔

⑤ = وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ (پ - ۵ : ۴۴)

(ترجمہ)۔ اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ فاسق (بدکار) ہے۔

⑥ = وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ (پ - ۵ : ۴۸)۔

(ترجمہ)۔ اور ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اس (کے مضامین اور احکام) پر نگہبان بھی ہے۔ لہذا تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کیا کرو۔ اور جو حق تمہارے پاس آچکا ہے اس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔

﴿۷۹﴾ وَإِنِ احْكَمَ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ
وَأُحْذِرُكَ لَهُمْ أَنْ يَقْتُلُوكَ عَنِ بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاغْلُظْ إِنَّمَا يَرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ
ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ (۷۹) أَحْكَمَ
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ط وَمِنَ احْسَنِ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (پ - ۵: ۷۹)

(ترجمہ)۔ اور اے رسول ان لوگوں کے معاملات کے فیصلے اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق کیا کرو۔ اور اس میں لوگوں کے ذاتی مفاد اور خواہشات کی رعایت قطعاً نہ کرو۔ اور ان سے بچتے رہو کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے۔ آپ کو بہکان دین (وہ ان احکام سے منحرف کرنے کی کوشش کریں گے) پھر اگر یہ اس سے منہ موڑ کر غلط راستہ اختیار کر لیں تو جان لو کہ اللہ ان کے جرائم کی پاداش میں تباہیاں لانے والا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔ (اگر یہ لوگ اللہ کی کتاب سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کے قوانین اور احکام چلانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔

(پ - ۵ : ۷۹ - ۵۰)۔

⑧ = وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ هَٰذَا الْقُرْآنِ لِأَنَّكَ كُذِّبَ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ...

(پ ۶: ۱۹)

(ترجمہ)۔ اور یہ قرآن ہی میری طرف وحی کیا گیا ہے۔ تاکہ میں تمہیں اس (قرآن) کے ذریعہ اعمال کے نتائج سے ڈراؤں۔ اور اسے بھی جس کو یہ (قرآن) پہنچے۔

⑨ = وَكَذٰلِكَ نَصَرَفُ الْاٰیٰتِ وَيَقُوْلُوْا اَدْرَا سَتَ وَّلِيْبِيْنَہٗ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ (۱۰۵) اَتَّبِعْ مَا وَّحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ج لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (پ ۶ - ۴: ۱۰۵/۱۰۶)

(ترجمہ)۔ اور اس طرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو جائے) اور بول اٹھیں کہ تم نے (بیان حق میں) کوئی کمی نہیں کی اور سب کچھ (پڑھ کر سنا دیا)۔ نیز اس لئے کہ جو لوگ جاننے والے ہیں۔ ان کے لئے (دلائل حق) روشن کر دیں۔ (اے پیغمبر) تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ہے۔ تم اس کی پیروی کرو۔ کیونکہ کوئی معبود نہیں مگر اس کی ذات کے سوا۔ اور ان مشرکین کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔

⑩ = قُلْ اِنَّمَا اُنذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ج (پ ۲۱ - ۴۵)

(ترجمہ)۔ (اے رسول) کہہ دو کہ بے شک میں تمہیں وحی کے ذریعہ خوف دلاتا ہوں

⑪ = قُلْ اِنِّي نُهَيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لَمَّا جَاءَنِی الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّيْ نَا وَاْمُرْتُ اَنْ اَسْلِمَ لِرَبِّ

الْعٰلَمِيْنَ (پ ۲۴ - ۴۶)

(ترجمہ)۔ اے نبی ان لوگوں سے کہہ دو۔ کہ مجھے ان ہستیوں کی عبدیت و اطاعت

سے روک دیا گیا ہے جن کے اقتدار و اختیار کو تم تسلیم کرتے ہو۔
 میرے پاس تو میرے رب کی طرف سے واضح ضابطہ حیات اچکا
 ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے آگے تسلیم خم کروں۔
 ۱۲ = قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ (۶۴) وَلَقَدْ
 أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِن أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
 عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۶۵) بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ
 مِنَ الشَّاكِرِينَ (۶۶) وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ قُلْ وَالْأَرْضُ
 جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۲۲ - ۳۹ : ۶۵ تا ۶۷)۔

(ترجمہ)۔ (اے محمد) آپ کہیں: کیا تم مجھے بھی غیر اللہ کی عبدیت (غلامی) اختیار کرنے
 کو کہتے ہو؟ تم بہت ہی نادان ہو۔ اور تمہاری طرف اور تم سے پہلے جتنے
 پیغمبر گذرے ہیں ان پر بھی یہی وحی کی گئی تھی کہ اگر تو نے شرک کیا یعنی خدا
 کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرے گا تو تیرے تمام اعمال اکارت
 ہو جائیں گے۔ اور تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ اس
 لئے تو صرف اللہ ہی کو غلامی اختیار کر۔ اس طرح تیرے اعمال بھرپور نتائج
 کے حامل ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کے متعلق
 صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا اور نہ یہ سمجھا کہ اللہ کا مقام کیا ہے؟۔

یعنی لوگوں نے اللہ کی قدر پہچاننے کا حق ادا نہیں کیا اور قیامت کے
 دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے سیدھے ہاتھ
 میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ مشرکوں کے شرک سے پاک اور بلند ہے
 ۱۳ = كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ بِاللَّيْلِ فَلَا يَكُنُ فِي صُدُورِكُمْ حَرَجٌ مِّنْهُ ...

لَتُنذِرَنَّهُ بِهِ وَذِكْرًا لِلْمُؤْمِنِينَ (۲) اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ
إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ط
قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (پ - ۷: ۳/۲)

(ترجمہ)۔ یہ کتاب ہے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔ لہذا تم اس سے تنگ دل نہ
ہونا۔ یہ کتاب اس لئے اتاری گئی ہے کہ تم اس سے لوگوں کو خبردار کرو۔
اور یہ مؤمنین کے لئے عمل کرنے کی نصیحت ہے اور جو کچھ تمہارے رب
کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ لہذا اسی کا اتباع کرو۔ اور اسے چھوڑ کر
کسی دوست یا ولی کا اتباع نہ کرو۔ مگر تم بہت کم نصیحت قبول
کرتے ہو۔

①۴ = وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّدٍ (۱۷)

(پ - ۲۷: ۵۴ - ۱۷ - ۲۲ - ۳۲ - ۴۰)

(ترجمہ)۔ اور درحقیقت ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان
کر دیا ہے۔ سو ہے کوئی جو (اس پر) غور کر کے عمل پیرا ہو جائے۔

①۵ = مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى (۲) إِلَّا تَذَكُّرًا لِمَنْ يَخْشَى

تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى ط (پ - ۲۰: ۱ - ۲)

(ترجمہ)۔ ہم نے یہ قرآن تم پر اس لئے نہیں اتارا کہ تم سختیاں جھیلو یا کسی مصیبت
میں پڑ جاؤ۔ یہ تو ایک نصیحت ہے خدا ترسوں (یعنی اللہ سے ڈرنیوالوں) کے
لئے۔ یہ اس خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جس نے کائنات کی (تمام)

پستیوں اور بلند ترین پہنائیوں کو پیدا کیا ہے۔

①۶ = لَكِنَّ اللَّهَ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ

وَالْمَلَائِكَةُ يُشْهَدُونَ ط وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ط (پ - ۴: ۱۶۶)

(ترجمہ)۔ یہ لوگ ان تمام حقائق کے باوجود قرآن کی صداقت پر گواہی نہیں دیتے تو نہ دیں، مگر اللہ (جو کتاب علم و بصیرت کی بنیاد پر تمہاری طرف نازل کی گئی ہے۔ اس کی صداقت پر) خود گواہی دیتا ہے۔ اور یہ کلام اس علم پر مشتمل نازل کیا گیا ہے جو اس کی ذات سے خاص ہے۔ اور ملائکہ بھی اس کی صداقت پر گواہی دیتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اللہ کے بعد کسی اور کی گواہی کی ضرورت ہی نہیں۔ صرف اللہ کی گواہی ہی کافی ہے۔

①۷ = ذٰلِكَ هُدًى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ
 وَكَوْا شُرَكَوْا لِحَبِيْطٍ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَحْمَلُوْنَ (پ - ۶ : ۸۹)

(ترجمہ)۔ یہ اللہ کا ہدایت نامہ اور اس کی دی ہوئی رہنمائی ہے۔ اللہ اس سے ہدایت کرتا ہے، اپنے بندوں میں سے جو رہنمائی کے قابل ہوں۔ اگر یہ لوگ (جن کو ہدایت نامہ ملتا ہے) شرک کرتے (یعنی اس رہنمائی کو چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کرتے) تو ان کی محنت جو انہوں نے کی تھی سب کی سب اکارت جاتی۔

①۸ = وَاتَّبِعْ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طٰٓئِرًا اللّٰهِ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (۲) وَتَوَكَّلْ عَلٰى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا
 (پ - ۳۳ : ۲ - ۳)

(ترجمہ)۔ اے رسول جو کچھ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بذریعہ وحی بھیجا جاتا ہے۔ اسی کا اتباع کرو۔ اور بیشک اللہ ان کاموں سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔ اللہ پر بھروسہ کرو اور صرف اللہ ہی کارساز ہے۔

⑧۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید حق ہے!

① = اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِبِينَ خَصِيْمًا ۝۵۱ وَاسْتَغْفِرِ اللهُ اِنَّ اللهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۲ وَلَا تَجَادِلْ عَنِ الدِّينِ يَخْتَلَوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَانًا اِثِمًا رِيبًا ۝۵۳

(ترجمہ)۔ (۱۔۵) ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف نازل فرمائی ہے۔ تاکہ جو راہِ راست اللہ نے تمہیں دکھائی ہے۔ اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکو۔ اور دغا باز اور خائن لوگوں کی طرف سے وکیل بن کر کھڑے نہ ہو جانا۔ اور اللہ کی حفاظت اور مسدود کا طلبگار رہنا (کیونکہ) اللہ ہی حفاظت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں۔ تم ان کی حمایت نہ کرنا۔ اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں جو خیانت کار اور مصیبت پیشہ ہو۔

② = قُلِ اللهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ طَرِيْقًا - (۳۵: ۱)۔

(ترجمہ)۔ کہدو کہ اللہ ہی حق کی ہدایت فرماتا ہے۔

③ = قُلْ اِنَّا هُدِيَ اللهُ هُوَ الْهُدٰى طَرِيْقًا - (۱۲۰: ۲)

(ترجمہ)۔ انہیں بتلا دو کہ حقیقی رہنمائی وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ملتی ہے

④ = الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ طَرِيْقًا - (۱۲۴: ۲)

(ترجمہ)۔ حق وہی ہے جو تیرے رب سے ملا ہے۔ پس جھگڑا کرنے یا شک اور تردد کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا

⑤ = وَالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا
مُبَشِّرًا أَوْ نَذِيرًا (پ - ۱۵ - ۱۰۵)

(ترجمہ)۔ اور ہم نے سچائی اور حق کے ساتھ اس قرآن کو اتارا ہے۔ اور وہ
حق کے ساتھ ہی اترا ہے۔ اور اے نبی ہم نے تمہیں خوشخبری سنانے
والا اور بُرے کاموں کے بُرے نتائج سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

④ = أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَيْنَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنذِرَ
قَوْمًا مِمَّا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِمَّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يُهْتَدُونَ
(پ - ۲۱ - ۳۲)

(ترجمہ)۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ نہیں بلکہ
تیرے رب کی طرف سے یہ حق ہے۔ تاکہ تو ایک ایسی قوم کو متنبہ
کرے جس کے پاس تجھ سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا نہیں آیا۔ تاکہ
وہ ہدایت پا جائیں۔

⑥ = وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ...
(پ - ۲۲ - ۳۱)

(ترجمہ)۔ اور جو کتاب (قرآن) ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجی ہے۔ یہ
سراسر حق و صداقت پر مبنی ہے۔

⑧ = إنا أنزلنا عليك الكتاب بالحقِّ ج (پ - ۲۲ - ۳۹)
(ترجمہ)۔ ہم نے جو ضابطہ حیات کتاب کی صورت میں تیری طرف نازل
کیا ہے۔ اس کا ہر دعویٰ حق ہے۔ اور (اس سے) مقصود نوع انسانی
کی بھلائی ہے۔

⑨ = وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَيْنَا

وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَرَتْ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ
بِأَلْهِمْ (۴) ذَلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ
لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ (پ ۲۶ - ۴۷: ۲-۳)

(ترجمہ)۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہدایت نامہ خداوندی کے مطابق صلاحیت
بخش عمل کئے۔ اور جو کچھ محمد (۵) پر نازل ہوا اسے دل و جان سے مان لیا
اور یہ کہ وہ ان کے رب کی طرف سے سراسر حق ہے۔ اللہ نے ایسے لوگوں کی
برائیوں کو دور کر دیا اور اللہ ان کے حالات اور معاملات کو سنوا دے گا۔
یہ اس لئے کہ انکار کرنے والے باطل کی پیروی میں تخریبی کام کرتے ہیں
اور ایمان لانے والے اس حق کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے رب کی طرف
سے اُنھیں ملا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی صحیح حالتیں بیان
فرماتا ہے۔

⑩ = اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ (پ ۲۵ - ۴۲: ۱۶)
(ترجمہ)۔ اللہ ہی تو ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور توازن
قائم رکھنے کا علی نظام بھی۔

⑪ = سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَّبِعُوا
لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (پ ۲۵ - ۴۱: ۵۳)

(ترجمہ)۔ عنقریب ہم لوگوں کو اپنی نشانیاں آفاق (خارجی کائنات) میں بھی
دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ
ہماری دعویٰ واضح طور پر ان کے سامنے آجائے کہ یہ قرآن اور جو کچھ
اس میں کہا گیا ہے وہ بالکل حق ہے (نہ ظن ہے اور نہ قیاس)۔

(۱۲) = وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ
 مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا
 فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ (پ: ۵: ۸۳) -

(ترجمہ)۔ (عیسائی راہب) جب اس قرآن کو سنتے ہیں جو رسول پر اتارا گیا
 تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے
 کہ ان آیات میں انہیں حقیقت بے نقاب نظر آ جاتی ہے۔ اور وہ
 اسے پہچان لیتے ہیں۔ (یہ اس لئے کہ ان میں تکبر نہیں وہ گوشِ دل سے
 سنتے ہیں) اور پھر پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے
 ہم اس پر ایمان لائے۔ سو تو ہمارا شمار اس جماعت میں کر لے جو حق کی
 نگہبان ہے اور نوعِ انسانی کے اعمال کی نگران ہے۔

(۱۳) = هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
 عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا (پ: ۲۸: ۲۸)۔

(ترجمہ)۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو یہ ضابطہ ہدایت دے کر بھیجا
 ہے کہ جو حق پر مبنی ہے تاکہ یہ دنیا کے تمام خود ساختہ نظامِ زندگی
 پر غالب آ کر رہے اور اللہ کی شہادت کافی ہے (کہ ایسا ہو کر بیٹے)

(۱۴) = يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ
 وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (۸) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
 وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

(پ: ۶۱: ۸-۹)

(ترجمہ)۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس قدریلِ آسمانی (قرآن) کی روشنی کو اپنے منہ کی
 پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو ہر طرف

پھیل کر رہے گا۔ خواہ کفار کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گذرے (اللہ) وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ضابطہ ہدایت دے کر بھیجا جو کیسے حقیقت پر مبنی ہے تاکہ اسے تمام خود ساختہ نظاموں پر غالب کر دے خواہ ان لوگوں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔

(۱۵) = فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يُقْرَأُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (۹۴) وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ (۹۵) (پ - ۱۰ : ۹۴ - ۹۵)۔

(ترجمہ)۔ اے مخاطب اگر تمہیں اس (کتاب یا اس کی کسی بات) میں جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے، کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو جو لوگ اس سے پہلے کتاب اللہ کے حامل رہے ہیں ان سے پوچھ لو کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حقیقت ثابتہ ہے۔ لہذا شک اور تردد کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا یا ان لوگوں میں سے جو قوانین خداوندی کو جھٹلاتے ہیں۔ اگر تم بھی ویسے ہی ہو گئے تو انہی کی طرح تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔



⑨. جمہور یا اکثریت کی حالت

① = تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ (پ: ۱۳ - ۱۰)

(ترجمہ)۔ یہ اللہ کی کتاب کی آیات ہیں۔ اور تمہارے پالنے والے کی جانب سے تم پر جو کچھ نازل ہوا ہے (تمام کا تمام) حق ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

② = إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ (پ: ۱۱ - ۱۷)

(ترجمہ)۔ بلاشبہ وہ (بابرکت کتاب قرآن مجید) حق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر (پ: ۱۰ - ۹۲)

③ = وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَفَلُونَ (پ: ۱۰ - ۹۲)

(ترجمہ)۔ اور بہت سے لوگ ہماری آیات سے غفلت برتتے ہیں۔

④ = إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ (پ: ۱۰ - ۶۰)

(ترجمہ)۔ بلاشبہ اللہ لوگوں پر بہت ہی مہربان ہے۔ مگر اکثر لوگ ناشکر گزار ہیں۔

⑤ = بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (پ: ۲۳ - ۲۹)

(ترجمہ)۔ بلکہ ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔

⑥ = وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (پ: ۱۲ - ۵۰)

(ترجمہ)۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

⑦ = وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (پ: ۱۲ - ۱۰۶)

(ترجمہ) ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ دوسروں کو بھی (خدا کی صفات - اختیارات اور اقتدار میں) شریک ٹھہراتے ہیں۔ گویا مسلمان کہلانے باوجود مشرک کے مشرک ہی رہتے ہیں۔

⑧ = الْآيَاتُ وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّيْلُ تُرْجَعُونَ ه (پک - ۱۰: ۵۵)۔

(ترجمہ) - خبردار ہو جاؤ! اللہ کا وعدہ برحق ہے (جس بات کے متعلق خدا نے کہہ دیا کہ وہ ایسے ہوگی وہ ویسے ہی ہو کر رہے گی۔ لیکن جمہور اس سے بے خبر ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ موت و حیات کا قانون بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی طرف لوٹا کے جاؤ گے۔

الحق کے اصلی معنی ہیں مطابقت اور موافقت۔ یا کسی چیز کا اس طرح موجود، واقع اور ثابت ہو جانا کہ اس کے واقع ہونے یا ثابت ہونے سے انکار نہ کیا جاسکے۔ کسی چیز کا حقیقت بن کر سامنے آ جانا۔ علم و عقل۔ عدل و انصاف اور واقعات و مصالح کے عین مطابق ہونا۔ ظن حق کے مقابل کچھ کام نہیں دیتا اس لئے اتباع حق کا کرنا چاہیے۔ اللہ حق ہے (۱۰: ۳۰) اس کا رسول حق ہے (۳: ۸۶) قرآن مجید حق ہے (۶: ۳۴) اللہ کے وعدے یعنی قوانین حق ہیں (۱۰: ۵۵) اس کا دین حق ہے (۹: ۳۳) یہ کائنات بالحق پیدا کی گئی ہے (۵: ۳۹) ظہور نتائج حق ہے (۱: ۶۹) حق کی ضد باطل ہے۔

① = قرآن مجید روح ہے جس سے بدبخت اور مردہ قومیں
زندگی حاصل کرتی ہیں۔

① = وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ط (پہ: ۲۵-۲۶: ۵۲)
(ترجمہ)۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے روح (قرآن) وحی کیا
(تاکہ اس سے تو انائیاں حاصل کی جاسکیں۔

② = يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِّنْ
عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ (پہ: ۱۶: ۲)
(ترجمہ)۔ وہ فرشتوں کو اپنے حکم سے وحی کے ساتھ اپنے بندوں میں سے
جسٹ پچا ہوتا ہے (اپنے قانون کے مطابق) بھیجتا ہے۔ کہ میرے
بندوں کو بتادو کہ میرے سوا اس کائنات میں کوئی الٰہ (معبود صاف)
اقتدا و اختیار (جس کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے) نہیں۔ اس لئے
میرا تقویٰ اختیار کرو (میرے قوانین کے پابند ہو جاؤ)
③ = يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِّنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ
يَوْمَ التَّلَاقِ ط (پہ: ۲۰: ۱۵)۔

(ترجمہ)۔ اپنے بندوں میں سے جس کو اس منصب کے لائق سمجھتا ہے، اپنے
حکم سے روح (کتاب) نازل کر دیتا ہے تاکہ ملاقات کے دن کے
متعلق وہ (رسول) خبردار کر دے۔

④ = أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ط
(ترجمہ) پہ: ۲۸-۲۹: ۲۲) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا،
اور انہی طرف سے روح (الکتاب) عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔

① = قرآن مجید نور ہے اور برہان ہے۔

① = فَأٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِۦ وَالنُّوْرَ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا وَاَللّٰهُ
بِمَا تَحْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (پ ۲۸ - ۶۴: ۸)۔

(ترجمہ)۔ پس (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور
پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے
خبردار ہے۔

② = فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَدَّوْا وَنَصَرُوْهُ وَاَتَّبَعُوا النُّوْرَ
الَّذِیْۤ اُنزِلَ مَعَهٗۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۹ - ۱۵: ۱۵)

(ترجمہ)۔ پس جو لوگ اس کی نبوت پر ایمان لے آئیں اور (اس کے پیغام
کی حفاظت کریں) اس کی تعظیم کریں اور ان کی مدد کریں اور اس
کے ساتھ جو نور نازل کیا گیا ہے۔ اس روشنی کو اپنے لئے چراغ
راہ بنائیں (پھر) یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہیں۔

③ = یٰۤاٰیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُمْ بَدِیْۤهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا

اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (۱۵: ۱)، فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاَعْتَمَرُوْا
بِهٖ فَسَيَدْخُلُوْهُمْ فِی رَحْمَةٍ مِّنْهُ وِفْضٍ وَّكَهْلٍ مِّنْهُ
اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا (پ ۶ - ۱۵: ۱۵)۔

(ترجمہ)۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہاری نشوونما دینے والے کی طرف سے
برہان (دلیل و حجت) آگئی اور ہم نے تمہاری طرف ایسا نابلط
حیات جو روشن ہے۔ اور پرچیز کو روشن کرتا ہے۔ نازل کیا۔ لہذا جو

لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس سے محکم طور پر وابستہ رہے اور اس کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا تو ان کو وہ (اللہ) اپنی طرف سے رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھائے گا۔ ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے۔

(۴) = الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا (۱۰)
 الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظَّالِمَاتِ إِلَى النُّورِ
 وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ
 اللَّهُ لَهُ رِزْقًا (پ - ۶۵ : ۱۰ - ۱۱)

(ترجمہ)۔ اے اہل ایمان اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت نامہ (قرآن) نازل فرمایا ہے (اور رسول بھیجا جو تم کو اللہ کی واضح ہدایت دینے والی آیات سنانا ہے۔ تاکہ جو ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں۔ ان کو تاریکوں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے۔ اور جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور صلاحیت والے عمل کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں۔ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے انہیں کتنا بہتر رزق عطا فرمایا ہے۔

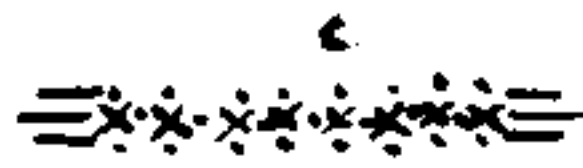
(۵) = كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ
 إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (۲۱)
 (ترجمہ)۔ یہ ضابطہ حیات ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل کیا ہے:

کہ آپ اس کے ذریعہ نوعِ انسانی کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئیں۔ یعنی خدا کے تجویز کردہ راستہ پر ڈال دیں) اپنے رب کے قانون کے مطابق غالب و صاحبِ اقتدار اور تمام تعریفوں کے مالک کے راستے کی طرف۔

(۶) = هُوَ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَعَرُوفٌ رَّحِيمٌ

(کے - ۵۷: ۹)۔

(ترجمہ)۔ وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل فرماتا ہے۔ تاکہ وہ تمہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف لے آئے اور اللہ تم پر مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے۔



حکمت

① = يُوْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ

(پ - ۲ : ۲۶۹) -

(ترجمہ) - اللہ تعالیٰ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی پر مبنی حکمت اپنے انبیاء کو عطا فرماتا ہے۔ پھر ان کی وساطت سے جس کسی کو یہ حکمت ربانی مل جائے تو حقیقت میں اسے بھی خیرِ کثیر عطا ہوئی۔ اس سے فائدہ وہ لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو جذبات سے الگ ہو کر عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔

② = ذَلِكَ مِمَّا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَنْتَ مِنَ الْوَالِينَ (پ: ۱۵: ۱۶)

(ترجمہ) - یہ حکمت و دانائی کی باتیں ہیں۔ جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہیں۔

③ = وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (پ: ۱۱۳)

(ترجمہ) - اللہ نے تم پر کتاب (احکام) اور حکمت (معاشرتی حکیمانہ باتیں) نازل فرمائیں اور تمہیں وہ باتیں سکھائیں جو تم نہیں جانتے تھے اور تم پر خدا کا بڑا فضل ہے۔

④ = لَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَاللَّهُ عَظِيمٌ (پ: ۱۱۳)

عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ لِتَحْتَمِدُوا

بِهِ وَالْقَوْلُ لِلَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
(ترجمہ)۔ اور اللہ کے احکام کو کھیل اور مذاق مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ

کی نعمت کو یاد کرو (جو اس نے تمہیں عنایت فرمائی ہے) اس نے کتاب و حکمت یعنی قوانین اور معاشرتی حکیمانہ باتیں نازل فرمائی ہیں۔ اور اللہ اس کتاب کے ذریعہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ ہر شے کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔ اس سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔

⑤ = كِتَابٌ اِحْكَمْتُ اِيَّتُهُ ثُمَّ فَصَّلْتُ مِنْ لَدُنِّ

حَكِيمٍ خَبِيرٍ (پ ۱ - ۱۱: ۱)

(ترجمہ)۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات مستحکم اور حکمت سے بھر پور ہیں۔ اور کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔ حکمت والے دانہ خبردار کی طرف سے ہے۔ جو کائنات کے تمام حالات جاننے والا اور انسانی ضروریات سے واقف ہے۔ اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہے۔

⑥ = تِلْكَ اٰیَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ (۲) هُدًى وَرَحْمَةً

لِلْمُحْسِنِينَ (پ ۲ - ۳۱: ۳)

(ترجمہ)۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

⑦ = ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالتَّوْحٰیدِ الْحَكِيْمِ (۳)

(ترجمہ)۔ (۱۷ پیغمبر) یہ ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت والے تذکرے جو ہم تمہیں

سنارہے ہیں۔

⑧ = تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (پ ۲۵ - ۲۶)

(پ ۲۵ - ۲۶) - (پ ۲۳ - ۲۹: ۱)

(ترجمہ)۔ یہ کتاب اللہ غالب، دانا و حکمت والے کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

⑨ = إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ

لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (پ ۲۷) مَا يَقَالُ
لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَسَدُورٌ
مُخْفٍ (پ ۲۷) - (پ ۲۷: ۲۱ - ۲۲)

(ترجمہ)۔ یقیناً جن لوگوں نے ذکر (قرآن) کا انکار کیا جب کہ ان کے پاس یہ (کتاب) پہنچ چکی ہے۔ حالانکہ بلا شک و شبہ وہ تو بڑی ہی باعزت کتاب ہے۔ باطن اس کے قریب نہیں آسکتا۔ نہ تو آگے سے اور نہ پیچھے سے خدائے حمید و حکیم کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ (اے نبی!) تم سے جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تم سے پہلے گذرے ہوئے رسولوں سے نہ کہی جا چکی ہو بے شک تمہارا رب بڑا مددگار کرنے والا ہے اور بڑا ہی الم انگیز سزا دینے والا بھی ہے۔

⑩ = وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ

كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ (پ ۲۸) - (پ ۲۸: ۲)

(ترجمہ) جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں نے تمہیں کتاب (قانون) اور حکمت (یعنی اس کی غرض و غایت) دی تھی۔



③ = قرآن مجید خیر ہے

① = وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرٌ وَالَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ (پ۔ ۱۶: ۳۰)

(ترجمہ) = اور متقیوں سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب کی تمہاری طرف کیا نازل فرمایا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ خیر (یعنی انسان کی بھلائی کا سامان) جو لوگ اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو یقیناً بہتر ہے۔ متقیوں کے لئے یہ ٹھکانا کس قدر خوش گوار (پر نعمت) ہوگا!!!

② = وَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ (پ۔ ۳: ۱۱۴)

(ترجمہ) = اور تمہارے اندر ایک ایسی جماعت موجود رہے جو تمام نوع انسانی کو قرآن کی طرف دعوت دے (جو کہ خیر ہی خیر ہے)۔

③ = مَا يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ

أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (پ۔ ۵: ۵۵)

(ترجمہ)۔ اہل کتاب میں سے جو کافر ہیں، پسند نہیں کرتے اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر بھلائی اتاری جائے اور اللہ اپنی رحمت کے لئے جو شخص کو چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

قرآن مجید ہدایت، رحمت و بشارت ہے

:(اس میں کل اشیاء کا بیان ہے) :

① = وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى

وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (۸۹) (پک - ۱۶ : ۸۹) -

(ترجمہ) - اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل فرمائی ہے جو کل شے
نہایت وضاحت سے اور کھول کر بیان کرتی ہے۔ اور یہ سراپا
ہدایت اور رحمت ہے۔ اور خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے
جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا۔

② = قُلْ إِنْ هَدَى اللَّهُ فَهُوَ الْهُدَىٰ وَأَمْرًا لِنُسُلِهِ لِرَبِّ

الْعَالَمِينَ (پک - ۶ : ۷۱) -

(ترجمہ) - کہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت (قرآن) ہی حقیقی ہدایت ہے۔ اور ہم
کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے رب کے فرما بردار بن جائیں۔

③ = قُلْ آيَةُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۚ هُدًى وَبُشْرَىٰ

لِلْمُؤْمِنِينَ (پک - ۲۷ : ۱-۲) -

(ترجمہ) - یہ آیات ہیں قرآن کی جو کہ نہایت واضح کتاب ہے۔ اور مومنین
کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

④ = إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ

الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا

كَبِيرًا (۹) (پک - ۱۷ : ۹) -

(ترجمہ)۔ بے شک یہ قرآن اس راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے، جو بہت مضبوط اور سیدھا راستہ ہے۔ اور جو کوئی صلاحیت بخش عمل کریں گے۔ اُن کے لئے خوشخبری ہے۔ اور بہت بڑا اجر بھی ہے۔

⑤ = يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (۵۷) قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (۵۸) (پ - ۱۰: ۵۷-۵۸)۔

(ترجمہ)۔ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے موعظہ (دل نشین اسلوب موثر دلائل کے ساتھ نصیحتِ ضابطہ حیات کی صورت میں) آگیا ہے۔ جو سینہ کی تمام بیماریوں (فکری و اخلاقی حالات وغیرہ) کے لئے نسخہ شفا ہے۔ اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے ہدایت و رہنمائی اور پیامِ رحمت ہے۔ یعنی ظلم و قسوت، تنفر اور بغض سے دنیا کو نجات دلاتا ہے۔ اور ہر و محبت، امن و سلامتی کی روح سے معمور کرتا ہے۔ ان سے کہہ دو کہ اس ضابطہ حیاتِ کامل جانا اللہ کا بہت بڑا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لہذا تم اس کے ملنے پر جشنِ مسرت (عید) مناؤ۔ یہ زندگی ہر متاع سے، جس کے حصول میں تم لگے رہتے ہو، اس سے زیادہ گراں بہا اور عزیز ہے۔

⑥ = هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (۳۸) وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (پ - ۳: ۱۳۸-۱۳۹)۔

(ترجمہ) = یہ (قرآن) لوگوں کے لئے واضح کر دیا گیا ہے۔ اور ہدایت و رہنمائی ہے ان لوگوں کے لئے جو غلط روش سے بچنا چاہتے ہیں پھر (اگر تم غلبہ و تسلط چاہتے ہو تو) نہ تو ہمت ہارو اور غمگین نہ ہو۔ جب تم مومن ہو تو غمگینی اور افسردگی کے کیا معنی۔ جب تک تم قوانینِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہو، ان پر عمل پیرا رہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

④ = هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ

(۲۵ - ۲۵: ۲۰)

(ترجمہ) = یہ قرآن ان لوگوں کے لئے دانائی کی باتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے جو (اس پر) یقین رکھتے ہیں

⑧ = قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي هَذَا بَصَائِرُ
مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۲۰: ۲۰)

(پ - ۹ - ۲۰: ۲۰)

(ترجمہ) = کہدو کہ میں تو اسی کے حکم کی پیروی کرتا ہوں۔ جو میرے رب کی طرف سے میرے پاس آتا ہے۔ یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے دانش و بصیرت ہے۔ اور مومنین کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

⑨ = الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ
لَهُ عِوَجًا ۖ قِيمًا لِّدِينِهِ ۖ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُنذِرُ
الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَحْمَلُونَ الصَّلَاتِ أَنْ لَهُمْ جِزَا
حَسَنًا ۖ مَا كُنْتُمْ فِيهِ أَبَدًا (پ - ۱۸: ۱۸)

(ترجمہ) = تمام حمد و ستائش اس ذاتِ خداوندی کی ہے جس نے بندے پر ضابطہ عبادت

(قوانین) نازل فرمایا ہے۔ جس میں کسی قسم کا پیچ و خم نہیں۔ جو نہایت سیدھی و واضح اور متوازن و پختہ بات ہے۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ ان لوگوں کو جو اس کی صداقت سے انکار کریں، (تو) ان کی غلط روش کے ہلاکت انگیز نتائج سے آگاہ کر دے اور جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ انہیں خوشگوار نتائج کی بشارت اور خوش خبری دیدے۔ جن سے وہ ہمیشہ متمتع ہوتے رہیں گے۔

⑩ = قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ (پ: ۲۳-۲۴: ۲۸)

(ترجمہ)۔ قرآن جو عربی یعنی واضح زبان میں ہے۔ اس میں کسی قسم کی بے راہ روی یا ٹیڑھا پن نہیں (یہ اس لئے) تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

:- (۱۰) (۲۳-۲۴: ۲۸) :-

خاص الفاظ کی تشریح و توضیح بلحاظ لغت ملاحظہ فرمائیں

- (۱)۔ فسر۔ واضح کرنا۔ ظاہر کرنا۔
 (۲)۔ الفسر۔ کسی چیز کی معنوی صفت کو ظاہر کرنا۔
 (۳)۔ تفسیر۔ تشریح و توضیح۔ بیان۔ شرح۔ وضاحت۔ کسی چیز کی معنوی صفت کو ظاہر کرنا۔

- (۴)۔ صرف۔ پھیرنا۔ طرح طرح سے بیان کرنا۔
 وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيهِمُ بَيْنَهُمْ (پ۔ ۱۹ - ۲۵: ۵۰)
 (ترجمہ) اور ہم نے اس (قرآن) کو ان کے درمیان طرح طرح کے پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ (پ۔ ۲۶ - ۲۷: ۲۷)
 آیات کو لوٹا لوٹا کر بیان کرنا۔

- (۵)۔ فَصَّلَ۔ الگ الگ کرنا۔ حق کو باطل سے الگ کرنا۔
 (۶)۔ فَصَّلَ۔ واضح کر کے بیان کرنا۔ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا۔
 (۷)۔ تَفْصِيلٌ۔ توضیح و تشریح۔ واضح کر دینا۔ کھول کھول کر بیان کرنا
 وَكُلُّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلاً (پ۔ ۱۳: ۱۷)

(ترجمہ)۔ اور ہم نے ہر چیز کی بخوبی تفصیل کر دی۔

تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ۔ ۱۶: ۸۹)

(ترجمہ)۔ اس میں ہر چیز کا بیان مفصل ہے۔

(۸) - العَرَبِيّ - واضح - فصیح - عربی زبان - کسی بات کو صاف اور واضح کر دینا -

قرآن کریم میں جہاں حکماً عربیاً (۱۳ : ۳۷) اور قرآناً عربیاً (۱۲ : ۱) لِسَانًا عَرَبِيًّا (۲۶ : ۱۲) تو اس کے معنی صرف عربی زبان کا قرآن نہیں - بلکہ اس کے معنی ہیں واضح کتاب - ایسی کتاب جو ہر بات کو صاف صاف بیان کرتی ہے -

(۹) - بَيِّنَةٌ - کھلا اور واضح ثبوت - واضح دلیل اور احکام -

(۱۰) - تَبْيِيْنٌ - تشریح - تفسیر -

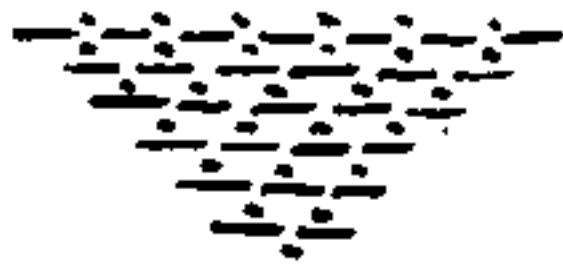
(۱۱) - مُبَيَّنٌ - واضح اور کھلا - صاف صاف -

(۱) - لُغَاتُ الْقُرْآنِ ابوالفضل بن فیاض

(۲) - مَفْرَدَاتُ الْقُرْآنِ - امام عواغب اصفہانی -

(۳) - مَصْبَاحُ اللُّغَاتِ -

(۴) - لُغَاتُ الْقُرْآنِ -



(۱۵) قرآن مجید اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ اس کی آیات مفصل اور واضح ہیں۔

① = وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ
تَفْسِيرًا (پ ۱۹ - ۲۵ : ۳۳)۔

(ترجمہ)۔ اور منکرین جب کبھی تمہارے سامنے کوئی نرالہ بات (یا
عجیب سوال) لے کر آتے ہیں۔ تو ہم اس کا جواب وضاحت کے
ساتھ دے دیتے ہیں۔

② = انظُرْ كَيْفَ نَصَرْنَا الْأَيْتِ لَعَلَّكُمْ يَفْقَهُونَ (پ ۶)
(ترجمہ)۔ تم دیکھ لو کہ ہم کس طرح اپنے احکام کو مختلف انداز سے بیان کرتے
ہیں تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں۔

③ = وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ
إِلَّا نُفُورًا (پ ۱۷ - ۱۸ : ۴۱)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے اس قرآن کریم میں (حقائق و قوانین کے مختلف پہلوؤں کو)
لوٹا لوٹا کر بیان کیا ہے تاکہ لوگ انہیں اچھی طرح سمجھ سکیں اور
تمام پہلوں نگاہ کے سامنے آجائیں۔ مگر اس سے منکرین کی نفرت
(خواہ مخواہ) زیادہ بڑھتی ہے۔

④ = وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كَفُورًا (پ ۱۷ - ۱۸ : ۸۹)

(ترجمہ)۔ اور درحقیقت ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی

مثل بار بار بیان کی ہے۔ مگر اکثر لوگوں نے حق سے انکار ہی کو اپنا شیوہ بنا لیا۔

⑤ = وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

(پ - ۱۸ : ۵۲)

(ترجمہ)۔ اور بلاشبہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں۔

⑥ = وَلَقَدْ صَرَّفْنَا بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ

لنَّاسٍ إِلَّا كُفُورًا (پ - ۲۵ : ۵۰)۔

(ترجمہ)۔ اور ہم نے اس (قرآن) کو ان کے درمیان طرح طرح کے پیرایوں میں بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ مگر بہت سے لوگوں کو سوائے انکار کے کچھ منظور نہیں ہوتا۔

⑦ = وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ

الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا (۱۱۲)

فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ

قَبْلِ أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (۱۱۳)

(ترجمہ)۔ اور اے محمد! اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی (واضح) بنا کر نازل

کیا ہے۔ اور اس میں طرح طرح سے متنبہ کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ لوگ

کج روی سے بچیں یا ان میں اس قرآن کی بدولت کچھ ہوش مندی کے

آثار پیدا ہوں۔ سو اللہ کی شان بہت بلند ہے جو بادشاہ حقیقی

ہے۔ اور دیکھو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو۔ جب تک تمہاری

طرف اس کی وحی تکمیل کو پہنچ جائے اور دعا کرتے رہا کرو کہ اے

پروردگار مجھے مزید علم عطا فرما۔“

⑧ = وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۚ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ
لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝ (پ - ۶ : ۱۲۶)

(ترجمہ)۔ اور یہ ہے آپ کی پرورش یعنی نشوونما دینے والے کا راستہ
جو کہ سیدھا راستہ ہے۔ اور واقعی ہم نے اس قوم کے لئے
اپنی آیات تفصیل سے بیان کر دی ہیں جو نصیحت قبول کرتی تھیں۔

⑨ = تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۲) كِتَابٌ فُصِّلَتْ
آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ (پ - ۲۲ : ۴۱ - ۳)
بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ
(پ - ۲۲ : ۴۱)

(ترجمہ)۔ یہ قرآن رحمن و رحیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی
کتاب ہے کہ جس کے احکام الگ الگ کھول کر بیان کئے گئے
ہیں۔ تاکہ اس میں ابہام نہ رہے۔ اس کی زبان واضح اور صاف
ہے تاکہ جو لوگ علم و بصیرت سے سمجھنا چاہیں تو ان کے
سامنے اس کے مطالب واضح طور پر آجائیں۔ جو اس پر عمل پیرا
ہوں گے، ان کے لئے خوشخبری اور جو خلاف عمل کرے گا۔
اس کے لئے تباہی و بربادی ہے۔ ان میں سے اکثر کی حالت
یہ ہے کہ وہ اسے سنتے تک نہیں اور یونہی منہ پھیر کر چل
دیتے ہیں۔

⑩ = وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عَلَيْهِمْ هُدًى
وَاحِمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ (پ - ۷۲ : ۷۲)

(ترجمہ) - اے رسول ان سے کہہ دو کہ ہم نے انہیں ایک ایسا ضابطہ حیات دیا ہے جو ہر بات علم و حقیقت کی بنیادوں پر کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جو اس کی صداقت پر یقین رکھیں، سامانِ ہدایت و رحمت اپنے اندر رکھتا ہے۔

⑪ = كَذٰلِكَ يَبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِّلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ (۱۸۴: ۲)

(ترجمہ) - اسی طرح اللہ اپنی آیات واضح طور پر بیان فرماتا ہے۔ لوگوں کے لئے تاکہ وہ متقی بن جائیں۔

⑫ = وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

وَلٰئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مَبْطُوْنٌ (۵۸) كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۵۹) (پ - ۲۰ : ۵۸/۵۹)

(ترجمہ) - اور ہم نے لوگوں کے لئے بلاشبہ اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں۔ اور اگر تو ان کے پاس کوئی نشان لے آئے تو جو کافر ہیں وہ کہیں گے کہ تم صرف دھوکا اور فریب دینے والے ہو۔ اسی طرح اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم و بصیرت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔

⑬ = وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (۲۳ - ۲۹ : ۲۴)

(ترجمہ) - اور ہم نے بلاشبہ اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں۔ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

⑭ = وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّ مَا يَكْفُرُ بِهَا

إِلَّا الْفٰسِقُوْنَ (۹۹) - (پ - ۲ : ۹۹) -

(ترجمہ) - اور بے شک ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل فرمائی ہیں،

جن سے سوائے فاسقوں کے اور کوئی انکار نہیں سکتا۔

(۱۵) = هٰذَا بَيٰنٌ لِّلنَّاسِ وَهٰدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۳۸)

(پ - ۳ : ۱۳۸) -

(ترجمہ) - یہ (قرآن) لوگوں کے لئے واضح کر دیا گیا ہے اور ہدایت و رہنمائی

ہے ان لوگوں کے لئے جو غلط روش سے بچنے کے آرزو مند ہیں،

(۱۶) = وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِّلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (۲۲۱)

(پ - ۲ : ۲۲۱) -

(ترجمہ) - اللہ اپنے احکام لوگوں کے لئے واضح اور کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ

وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۱۷) = كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

(پ - ۲۴ : ۵۸) -

(ترجمہ) - اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام و ضاحت کے ساتھ

بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ حکمت والا ہے اور تمہارے معاملات

کا علم رکھنے والا ہے۔ (اس لئے اس کے احکام سے اپنا علم و حکمت

پر مبنی ہیں۔

(۱۸) = تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۵۱ - ۱۱۰

(ترجمہ) - یہ ایک عظیم الشان کتاب یعنی قرآن کریم کی آیات ہیں جو اپنے

مطالب کو بڑے واضح انداز میں بیان کرتا ہے۔

(۱۹) = وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۱۵۱ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

تَعْقِلُون (۳) (پ ۲۵ - ۳۳ : ۲-۳)۔

(ترجمہ)۔ یہ کھلی ہوئی کتاب خود شاہد ہے کہ بے شک ہم نے اسے واضح بنایا۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔

(۲۰) = قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (پ ۲۵ - ۵۷ : ۱۷)

(ترجمہ)۔ بے شک ہم نے تمہارے لئے کھول کر آیات بیان کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

(۲۱) = وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِخَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ

(پ ۲۸ - ۵۰ : ۵۰)۔

(ترجمہ)۔ اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اپنے جذبات کو ضابطہ حیات کے طابع نہیں رکھتا۔ جو اللہ کی طرف سے بلا ہے۔ بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

(۲۲) = كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۗ فَمِمَّا شَاءَ ذِكْرًا ۗ (۱۲) فِي صُحُفٍ

مُكْرَمَةٍ ۗ (۱۳) مَدْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۗ (۱۴) بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۗ (۱۵)

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۗ (۱۶) (پ ۸۰ : ۱۱ تا ۱۶)۔

(ترجمہ)۔ یہ (قرآن مجید) ایک واضح صحیفہ اور کھلی نصیحت کی کتاب ہے

سو جو چاہے اسے سامنے رکھے (اور عمل پیرا ہو)۔ نہایت باعزت

اور اراق میں (لکھا ہوا ہے) اعلیٰ اور ارفع (دشک و شبہ) سے پاک

(قرآن) ہے۔ (جس میں بلندی فکر اور پاکیزہ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے)

اس کے لکھنے والے (اور آگے پھیلانے والے) نہایت بلند اخلاق

کے حامل صداقت و شرافت کے بلند ترین معیار پر پورے اترنے

والے۔ کریم النفس اور کشادہ ظرف لوگ ہیں۔

(۲۳) = تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۲۳﴾ تَا قِرَ الذَّكَّرِ
 وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۲۴﴾ (پ - ۲۴ - ۲۳/۲۰ - ۲۳)

(ترجمہ)۔۔ یہ کتاب اللہ غالب و علیم کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ گناہ کا
 کرنے والے۔ تو بہ قبول کرنے والے۔ (اور نافرمانیوں پر) سخت سزا
 دینے والے۔ بڑے فضل والے۔ اس کے سوا کوئی بھی صاحبِ اقتدار
 و اختیار نہیں۔ بر عمل کا نتیجہ اسی کے قانون کے مطابق مرتب ہوتا ہے



①۶ = صحیح اور سچی حدیث صرف اللہ کی حدیث ہے جو کہ شک و شبہ سے بالاتر ہے

① = وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا (پ - ۴ - ۸۷)

(ترجمہ) - اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے ؟

② = اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيًّا

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ لِشَمِّ

تَلِينٍ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ط (پ - ۲۳ - ۲۲:۳۹)

(ترجمہ) - اللہ نے بہترین حدیث نازل فرمائی۔ یہ ایسی کتاب ہے جس کی تمام

آیات ملتی جلتی دہرائی گئی ہیں۔ یعنی اپنی تفسیر آپ کر دیتی ہیں۔ ان

آیات کو سن کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے

رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر

اللہ کے ذکر اور اس کی کاریگری کی طرف ہمہ تن مشغول ہو جاتے

ہیں۔

(نوٹ) مُتَشَابِهًا - ملتی جلتی آیات یعنی ان میں کوئی تضاد اور اختلاف

نہیں ہے۔ پوری کتاب اول سے آخر تک ایک ہی مدعا ایک

ہی۔ عقیدہ اور ایک ہی نظام فکر و عمل پیش کرتی ہے۔ اس کا ہر جز

دوسرے جز کی اور ہر مضمون دوسرے مضمون کی تصدیق و تائید

اور توضیح و تشریح کرتا ہے۔ اور معنی و بیان دونوں کے لحاظ سے

اس میں کامل یکسانیت پائی جاتی ہے (تفہیم القرآن - مودودی صاحب فرمیں)

③ = مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

(پ ۱۳ - ۱۲ : ۱۱۱)

(ترجمہ)۔ یہ (قرآن) کوئی من گھڑت حدیث نہیں۔ یہ ان دعویٰوں کو سچ کر کے دکھادے گا جو اس سے پہلے انبیائے سابقہ کی وساطت سے کہے گئے تھے۔ اس میں وہ تمام اصول و قوانین دے دیئے گئے ہیں جن کی نوع انسانی کو صحیح زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت تھی۔ ان اصول و قوانین کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ وہ ضابطہ حیات ہے۔ جو ہر اس قوم کو جو اس کی صداقت پر یقین رکھے، زندگی کے سفر میں رہنمائی کا کام دے گا۔

④ = فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَكَ يُؤْمِنُونَ ۝ (پ ۲۹ - ۵۰ : ۵۰)
(ترجمہ)۔ پس وہ اس حدیث (قرآن) کے بعد کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے؟

⑤ = تِلْكَ آيَةُ اللَّهِ تَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ
حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَتِهِ يُؤْمِنُونَ ۝ (پ ۲۵ - ۴۵ : ۶)
وَيَلِّ لِكُلِّ آفَاقٍ آثِمِرَةً يَسْمَعُ آيَةَ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ
ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِيرًا لِّعَذَابِ
الْيَوْمِ ۝ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ (پ ۲۵ - ۴۵ : ۶ / ۹)۔

(ترجمہ)۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم تمہیں حق کے ساتھ بڑھ کر سناتے ہیں
لہذا اللہ اور اس کی آیت کے بعد کونسی حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے

تباہی ہے ہر اس جھوٹے بد اعمال شخص کے لئے جس کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور وہ ان کو سُننا ہے پھر استکبار اور غرور کے ساتھ انکار پر اصرار کرتا ہے۔ گویا اس نے سُننا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو درد ناک عذاب کی بشارت دے دو۔

ہماری آیات میں سے کوئی بات جب اس کے علم میں آتی ہے، تو وہ اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ تو پھر اس کے ساتھ بھی ذلت آمیز عذاب کا سلوک کیا جائے گا۔

⑥ = وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْمَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۗ (۱) وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلِيٰ مُسْتَكْبِرًا كَانَ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۗ (۱) (پ: ۳۱ - ۶: ۷۰)۔

(ترجمہ)۔ اور بعض لوگ قرآن حکیم کی حقیقت اور حقانیت سے غافل کر کے والی باتوں اور حدیثوں کے خریدار ہیں۔ اور بے علمی کی وجہ سے دوسروں کو بھی خدا کی راہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ اور اس صحیح اور سچے راستے کی طرف دعوت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آخر الامر ذلت آمیز عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اور جب ہماری آیات اس کو سُنائی جاتی ہیں۔ تو وہ نہایت متکبرانہ انداز سے اس طرح منہ پھیر لیتا ہے۔ گویا اس نے سُننا ہی نہیں۔ اور اس کے کانوں میں ڈاٹ لگ گئی ہے۔ ان کو مطلع کر دو کہ اس کا نتیجہ عذاب الیم ہے۔

⑦ = وَ يَوْمَ يَعْصِي الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا (۲۸) يَوْمَلْتَى لَيْتَى لَمْ أَخَذْ فُلَانًا
 خَلِيلًا (۲۹) لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَ
 كَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُوًّا (۳۰) وَقَالَ الرَّسُولُ
 يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا
 (پ ۱۹ - ۲۵ : ۳۰)

(ترجمہ)۔ اور اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو نہایت حسرت سے
 کاٹ لے گا اور کہے گا ہاے افسوس میں بھی پیغمبر کے ساتھ (قرآن)
 کی بتائی ہوئی راہ اختیار کی ہوتی! ہاے میری تباہی! کاش میں
 فلاں (فلاں) کو دوست نہ بناتا! بے شک (میں) بہکا دیا گیا
 الذکر (قرآن) سے۔ جب کہ وہ (کتاب اللہ) میرے پاس پہنچ
 چکی تھی اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔ اور
 اور پیغمبر کہیں گے کہ اے میرے پروردگار (بے شک) میری
 قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

① = ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ (پ ۲ - ۲ : ۲)۔

(ترجمہ)۔ یہ وہ کتاب (ضابطہ حیات) ہے جس میں کوئی بات ایسی نہیں

جو شک و شبہ والی ہو اور اس کی وجہ سے انسان کے دل میں

کسی قسم کا اضطراب اور کشمکش باقی رہے اور اس میں نہ بے یقینی

ہے اور نہ تذبذب اور نہ کوئی نفسیاتی الجھن۔

② = تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (پ ۲ - ۲ : ۲)۔

(ترجمہ)۔ یہ ضابطہ حیات و قوانین شک و شبہ سے بالاتر ہے اس

کو اللہ رب العالمین نے نازل فرمایا ہے۔ (پ ۲ - ۲ : ۲)۔

تَشْرِیحات

کتاب - تحریر کے ذریعہ حروف کو باہم ملا دینے کے ہیں۔
نیز ثابت کر دینے۔ اندازہ کرنے۔ فرض یا واجب
کر دینے کے بھی ہیں۔

الکُتُب - اس صحیفہ کو کہتے ہیں۔ جس میں کچھ لکھا ہوا ہو۔
کُتِبَ اللّٰهُ لَا غَلِبَ اَنَا وَرُسُلِي ط (پ ۲۸ - ۵۸ : ۲۱) اللہ کا حکم ناطق
ہے۔ اللہ نے واجب کر دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب
رہیں گے۔ "کتاب اللہ سے مراد قانونِ خداوندی جیسے وَكُتِبْنَا
عَلَيْهِمْ (پ ۵ - ۲۵) ہم نے ان کے لئے لکھ دیا تھا کہ جان کے
بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے عوض ناک وغیرہ
میں کُتِبْنَا بمعنی اَوْحَيْنَا وَفَرَّغْنَا ہے۔ یعنی ہم نے وحی بھیجی
یا فرض کر دیا۔ اور کُتِبَ عَلَيْكُمْ (پ ۲ - ۱۸۰)
کتاب کے معنی فیصلہ اور حجت کے بھی ہیں۔



عقل کی اہمیت اور علم کے حصول کی ضرورت۔ غور و فکر سے کام لینے کا حکم

① - أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (۲۴)
 إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
 الْهُدَىٰ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمَلَىٰ لَهُمْ (۲۵) (پ ۲۲/۲۳)
 (ترجمہ) = (حیرت ہے کہ) یہ لوگ قرآن میں غور و تدبیر کیوں نہیں کرتے؟ کیا
 ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں (کہ عقل و بصیرت کی کوئی بات ان
 کے اندر جاتی ہی نہیں) بے شک جو لوگ قرآن کی واضح رہنمائی کے
 سامنے آجانے کے بعد اس سے یوں پھر جائیں۔ ان کے لئے شیطان
 اس روش کو خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں۔ اور فریب انگیزیوں کی
 جھوٹی توقعات کی اُمیدیں دلاتے ہیں (اس لئے قرآن کا بتایا ہوا
 راستہ چھوڑ دیتے ہیں)۔

② - أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ ط وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ
 لَوْجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (پ ۴ - ۸۲)۔
 (ترجمہ) = کیا وہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ
 کے سوا کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔
 ③ - لِيَهْلِكَ مَن هَلَكَ عَن بَيْتِنَا وَ يُحْيِيَ مَن حَيَّ عَنَّا
 بَيْتِنَا ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ (پ ۸ - ۴۲)۔

(ترجمہ) = جو ہلاک ہو تو دلیل اور حجت کے ساتھ اور جو زندہ رہے تو واضح

واضح دلیل کے ساتھ بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

(۴) = قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ نَتَّبِعُهُ نَبِيًّا لِيَصِيرَةً أَنَا وَمَنْ أَتَّبَعْنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (پ ۱۳ - ۱۲: ۱۰۸)

(ترجمہ)۔ ان سے کہدو کہ میری راہ تو بالکل سیدھی اور صاف راہ ہے۔ وہ یہ

کہ میں تمہیں خدا کی طرف دلائل و براہین کی رو سے علیٰ وجہ البصیرت دعوت

دیتا ہوں۔ میں بھی اسی پر قائم ہوں اور جو متبع ہیں وہ بھی اور اللہ اس

سے بہت بلند ہے۔ (کہ اس کا کوئی شریک بنایا جائے) اور میں مشرکین

کا ساتھی نہیں ہوں۔

(۵) = فَمَا لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ (پ ۱۱)

پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کو سمجھنا ہی نہیں جانتے۔

(۶) = قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (پ ۲ - ۵۷: ۱۷۰)

بے شک و شبہ ہم نے اپنی آیات تم سے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

تا کہ تم عقل سے کام لو۔

(۷) = وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنَّةِ وَالنُّسِ لَهُمْ

قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا نَوْءًا لَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا

وَلَهُمْ أُذُنٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا وَأُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ

هُمْ أَضَلُّ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ (پ ۹ - ۷: ۱۷۹)۔

(ترجمہ)۔ ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں میں سے جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں۔

ان کے دل ہیں لیکن وہ، اس سے سوچنے و سمجھنے کا کام نہیں لیتے۔ ان کی

آنکھیں ہیں، مگر وہ، ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں۔ مگر حق

کی اس آواز پر، وہ کان نہیں دھرتے۔ ان کی مثال چوپایوں جیسی ہے

بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ غفلت میں پڑے ہوئے۔

⑧ = اَمْ تَحْسَبُ اَنْ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ اَوْ يَحْقِلُونَ ط

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۙ (پ - ۱۹ - ۲۵)

(ترجمہ)۔ (جو اپنے جذبات کے پیچھے چلتے ہیں) کیا تم گمان کرتے ہو کہ یہ لوگ

دل کے کانوں سے سنتے اور عقل و خرد سے کام لیتے ہیں (بالکل نہیں)

یہ لوگ تو حیوانی سطح پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ

گئے گزرے ہیں۔ (اس لئے کہ یہ اپنی خواہشات کے بندے ہیں)

⑨ = لَا تَتَّبِعَنَّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ (پ - ۱۰ - ۱۹)

(ترجمہ)۔ ان لوگوں کی راہ پر قدم نہ رکھنا جو علم سے بے بہرہ ہیں۔

⑩ = قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ۗ (پ - ۳۹ - ۹)

(ترجمہ)۔ کہدو ان لوگوں سے کہ کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں

رکھتے وہ برابر ہو سکتے ہیں۔ ان نصیحت کی باتوں سے عقل و خرد

والے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

⑪ = وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۗ

اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا

يَحْقِلُوْنَ ۗ (پ - ۸ - ۲۱ - ۲۲)

(ترجمہ)۔ دیکھنا تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم نے احکام

سن لئے ہیں۔ (لیکن درحقیقت وہ قلب سلیم اور دل کے کانوں سے

نہیں سن پاتے۔ اللہ کے نزدیک ایسے لوگ بدترین خلایق ہیں جو بہرے

اور گونگے بنے رہتے ہیں۔ مگر عقل اور غور و تدبیر سے کام نہیں لیتے۔

۱۲ = وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ (پ - ۱۰: ۱۰۰)۔

(ترجمہ)۔ کوئی شخص ایمان نہیں لا سکتا جب تک وہ اللہ کے قانون کے مطابق عقل و فکر سے کام لے کر صحیح نتیجہ پر نہ پہنچے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے (ان کی ذہنی نشوونما رُک جاتی ہے اور پھر وہ اکھن میں پڑ جاتے ہیں۔

۱۳ = وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَعِينُ إِلَيْكَ ۖ أَفَأَنْتَ تَسْمِعُ الضَّمَمَ وَلَا تَكَلُمُ ۚ

لَا يَعْقِلُونَ (۲۲)۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ ۖ أَفَأَنْتَ

تَهْدِي الْعَمَىٰ وَلَا تَهْدِي الْأَبْصَارَ ۚ (۲۳) (پ - ۱۰: ۲۲-۲۳)۔

(ترجمہ)۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو تیری باتیں سننے کے لئے آ بیٹھتے ہیں

(مگر وہ محض سن رہے ہوتے ہیں اور دھیان (توجہ) ان کا کہیں اور

ہوتا ہے) تو پھر ایسے بہروں کو تم کیا سنا سکتے ہو جو عقل و فکر سے

کام ہی نہ لیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جو دیکھتے تو تمہاری طرف ہیں گویا

وہ ہمہ تن متوجہ ہیں۔ لیکن ان کا دھیان کہیں اور ہوتا ہے تو پھر کیا

ایسے اندھوں کو راستہ دکھلا سکتے ہو جو عقل و بصیرت سے کام نہ لیں۔

۱۴ = كَذَلِكَ نَقُصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ (پ - ۳۰: ۲۸)

(ترجمہ)۔ ہم اس طرح اپنے قوانین و حقائق کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔ اور

جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

۱۵ = كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (پ - ۱۸: ۲۲)

اسی طرح اللہ اپنی آیات کو تمہارے لئے واضح فرما رہا ہے تاکہ تم عقل سے

کام لو۔

۱۶ = قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (پ - ۲۱ - ۲۹: ۶۳)

(ترجمہ)۔ ان سے کہہ دو کہ تمام تعریف و ستائش اللہ کے لئے ہے مگر ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے۔

۱۷ = وَالذَّارِ الْأَخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۗ

(پ - ۹ - ۷: ۱۶۹)

(ترجمہ)۔ اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو برائی سے بچنا چاہتے

ہیں۔ اور پرہیزگار ہیں۔ کیا تم اتنی سی بات سمجھنے کے لئے بھی عقل

نہیں رکھتے؟

۱۸ = وَإِنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (پ - ۱۶: ۲۴)

(ترجمہ)۔ اے رسول تیری طرف یہ ضابطہ قانون بھیجا ہے تاکہ تو لوگوں پر اچھی

طرح ظاہر کر دے کہ ان کے خدا نے ان کی طرف کیا نازل کیا ہے۔ اور

اس طرح لوگ اس پر غور و فکر کریں۔

۱۹ = إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ (پ - ۲۰: ۵۴ و ۱۲۸)

(ترجمہ)۔ بے شک ان میں عقل و بصیرت سے کام لینے والوں کے لئے بہت

سی نشانیاں ہیں (امام راغب)

۲۰ = وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا

الْعَالِمُونَ (پ - ۲۹: ۲۳)

(ترجمہ)۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کی ہدایت اور غور و فکر کے لئے میان

کرتے ہیں۔ سوائے عالموں کے جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں۔

اور کوئی نہیں سمجھ پاتا (کیونکہ عام لوگ) ان ہدایات پر غور

و خوض نہیں کرتے)۔

(۲۱) = اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَاخْرَجْنَا بِهٖ
 ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ط وَ مِنْ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَ حُمْرٌ
 مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَا بِيْبٌ سُوْدٌ (۲۴) وَ مِنَ النَّاسِ
 وَالدَّوَابِّ وَ اَلْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانٌ كَذٰلِكَ اِنَّمَا
 يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهٖ الْعُلَمَاءُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (۲۸)

(۲۲ - ۳۵ : ۲۴ - ۲۸)

(ترجمہ)۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے۔ اور پھر اس
 کے ذریعہ سے ہم طرح طرح کے پھل نکال لاتے ہیں۔ جن کے رنگ
 اور ذائقے مختلف ہوتے ہیں۔ پہاڑوں میں بھی سفید سرخ اور گہری
 سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں۔ جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔
 اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے رنگ بھی
 مختلف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی عظمت کے سامنے وہی
 لوگ جھکتے ہیں جو علم و بصیرت کی بناء پر تحقیق کرتے ہیں۔ یہی لوگ
 علماء کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور یہی لوگ جان سکتے ہیں کہ اللہ کس قدر
 غلبہ کا مالک ہے اور مغفرت بھی کرتا ہے۔

(۲۲) = لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۰)

(۱۰ - ۲۱ : ۱۰)

(ترجمہ)۔ لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل فرمائی ہے کہ جس
 میں تمہارا ہی ذکر ہے۔ (تمہارے ہی معاملات زندگی پر بحث ہے)
 پھر تم اس پر غور فکر کیوں نہیں کرتے۔

(۲۳) = كَذٰلِكَ يَبِيْنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَلَاٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (۲ - ۲۶۶)

(ترجمہ)۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے آیات واضح کر کے بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر کر سکو۔

۲۴ = اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا اَوْ اُذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا جَ فَاتَّهَمَّا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (پک - ۲۲: ۲۶)

(ترجمہ)۔ کیا یہ لوگ ان علاقوں میں چلے پھرے نہیں کہ (سابقہ اقوام کے عبرت انگیز انجام کو دیکھ کر) ان کے دلوں میں عقل و فکر سے کام لینے کی صلاحیت اور ان کے کانوں میں بات سُننے کی استطاعت پیدا ہو جاتی (دراصل جب کوئی شخص حقائق کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے) تو آنکھیں اندھی نہیں۔ مگر ان کے دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں (اس طرح ان میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی)

۲۵ = وَالَّذِينَ اِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يُخَيَّرُوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (۳) (پک - ۲۵: ۳)

(ترجمہ)۔ اور جب ان (عباد الرحمن) کے سامنے ان کے رب کی آیات

ذکر کی جاتی ہیں تو وہ ایسا نہیں کرتے کہ علم و بصیرت کے بخیر اندھے

اور پھرے بن کر ان پر گر پڑیں (بلکہ وہ غور و خوض سے کام لیتے ہیں)

۲۶ = اِعْلَمُوا اِنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (پک - ۵۷: ۱۷)

(ترجمہ)۔ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کی جھٹاتا۔

ہم نے اپنی آیات واضح طور پر بیان کر دیں تاکہ تم عقل و فکر سے کام لے کر

صحیح نتیجہ تک پہنچ سکو۔

(۲۷) = وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ
السَّعِيرِ (پ - ۲۹ - ۶۷ : ۱۰)۔

(ترجمہ) جہنم میں جانے کی وجہ جب دریافت کی جائے گی تو جواب ملے گا،
وہ (جواب میں) کہیں گے کہ ہم نے عقل و فکر سے کام نہیں لیا تھا۔
بلکہ تعصب اور اندھی تقلید پر جمے رہے اگر ہوش و گوش
سے کام لیا ہوتا تو آج ہم اس جہنم میں کیوں ہوتے۔

(۲۸) = كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ
أُولُو الْأَلْبَابِ (پ - ۲۳ - ۳۸ : ۲۹)۔

(ترجمہ)۔ (قرآن) ایک مبارک کتاب ہے۔ جس کو ہم نے تمہاری طرف
نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں۔ اور
صاحب عقل و ہوش و فہم و فراست رکھنے والے اس کتاب
کو سامنے رکھیں۔

(۲۹) = وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ دَكُلٌ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُمُ مَسْئُورًا (پ - ۱۷ : ۳۶)۔

(ترجمہ)۔ جس بات کا تمہیں علم نہ ہو، اس کے پیچھے مت لگ جایا کرو۔
یاد رکھو تمہاری سماعت، بصارت اور عقل و فکر ہر ایک کے
متعلق باز پرس ہوگی۔

(۳۰) = الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ
الَّذِينَ هَدَاهُمْ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْأَلْبَابِ (۱۸)
(پ - ۲۳ - ۳۹ : ۱۸)۔

تلاوت کے آداب اور

① - اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۸۱﴾ فِي كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۸۲﴾ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا
 الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۸۳﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۴﴾ اَقْبِهْذِ الْحَدِيْثِ
 اَنْتُمْ مُدْرِهِنُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنْتُمْ تَكْذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾
 (پ - ۵۶ : ۷۷ تا ۸۲) -

(ترجمہ) - بے شک یہ ایک بلند پایہ اور نفع بخش قرآن ہے۔ یہ ضابطہ حیات
 ایک محفوظ کتاب کے اندر رکھ دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے حقائق
 سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو طہارت و پاکیزگی کا خیال
 رکھتے ہوں۔ جن کے قلب و دماغ پاکیزہ ہوں۔ جس کے لئے ضروری
 ہے کہ ان کو خالی الذہن ہو کر اور جذبات سے الگ ہٹ کر قرآن
 کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ تمام نوع انسانی کے نشوونما دینے والے
 اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کیا تم اس کتاب میں خیانت
 کرتے ہو۔ اور اپنی چرب زبانی سے ایسی صحیح تعلیم میں کمی بیشی کرتے
 ہو اور اپنی تکذیب کو ذریعہ معاش بناتے ہو۔

② = فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
 (پ - ۱۶ : ۹۸) -

(ترجمہ) - لہذا جب تم قرآن پڑھنے لگو تو تم شیطان مردود کے (دوسو سوں)
 اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

③ = وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۲۹﴾ (پ - ۷۳ : ۷۴) -

اور تم قرآن کو خوب حسن ترتیب سے پڑھ کر اس طرح پڑھو کہ دل میں اترتا چلا جائے۔

④ = وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۲۰۶) (پ - ۹ - ۷ : ۲۰۶)

(ترجمہ)۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے ہوش گوش سے سنا اور چپکے رہو تاکہ (اس پر عمل کر کے تم) رحم کئے جانے کے قابل بن جاؤ



①۹ = قرآن مجید کی تلاوت

① = الَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكُتُبَ يَتْلُونَهَا حَقَّ تِلَاوَتِهِمْ
 وَأُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهَا، ط وَمَنْ يَكْفُرْ بِهَا، فَأُولَئِكَ هُمُ
 الْخٰسِرُونَ (پ - ۱۲۱: ۲) -

(ترجمہ) - جن لوگوں کو ہم نے الکتب (ضابطہ قوانین) دیا وہ اس کی اس طرح
 پیروی کرتے ہیں جس طرح پیروی کرنے کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں،
 جو اس پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے برعکس جو لوگ اس کی
 صداقتوں کا انکار کرتے ہیں۔ وہ سراسر خسارے میں ہیں۔

(نوٹ) = الَّذِينَ يَتْلُونَهَا حَقَّ تِلَاوَتِهِمْ - وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسے
 کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسے پڑھ کر
 سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ تلاوت کے معنی سمجھ کر پڑھنا
 پیچھے پیچھے چلنا اور اس پر عمل کرنا ہے (مفردات امام راغب اصفہانی)
 ② = أَلَمْ نَأْتِكُمْ بِالْبُحُرِ وَالصَّلٰوةِ هَٰ إِنَّ الصَّلٰوةَ
 تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
 مَا تَصْنَعُونَ (پ - ۲۹: ۲۵) -

(ترجمہ) - تم پر جس کتاب کی وحی کی گئی ہے۔ اس کا اتباع کرو۔ صلوٰہ کو قائم
 رکھو بیشک صلوٰہ کا قیام بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رکھے گا
 اور اللہ کا ذکر (یعنی اللہ کی عظمت اور اس کے احکام تمام وقت مد نظر
 رکھنا) سب سے بڑھ کر بات ہے اور (جس قسم کی) تم مصنوعی صلوٰہ

پڑھتے ہو اور اللہ کا ذکر کرتے ہو۔ اس سے ہم (اللہ) خوب واقف ہیں۔

③ = اَوْلَمْ يَكْفِيهِمْ اِنَّا نُنزِلُكَ اَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرًا لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۵۱: ۵۱)

(پ - ۲۹: ۵۱)۔

(ترجمہ)۔ کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے، جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے

لئے رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لاتے ہیں۔

④ = اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
 وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَجْمِهِمْ
 يَتَوَكَّلُوْنَ (پ - ۸: ۲)۔

(ترجمہ)۔ مومن وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف سے لرز جاتے ہیں۔ اور جب انہیں اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

⑤ = رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۗ فِيْهَا كُتِبَ
 قِيَمَةٌ ۗ (پ - ۹۸: ۲-۳)۔

(ترجمہ)۔ اللہ کی طرف سے رسول ہیں جو (نقا لٹھی و عیوب سے) پاک صحائف (یعنی قرآن مجید جس میں پہلے صحیفوں کی وہ تعلیم موجود ہے جس کا قائم رکھنا ضروری تھا) پڑھ کر سناتے ہیں۔ جن میں محکم قوانین ہیں۔ جو انسانی معاشرے کو قائم کرنے کے لئے ضروری اور ناگزیر ہیں (یعنی معاشرے کا قیام جب ناگزیر ہے تو محکم قوانین کی ضرورت بھی ناگزیر ہے)۔

④ = وَأَنْتُمْ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْنَا مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۗ لَا مُبَدِّلَ

لِكَلِمَاتِهِ ۗ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۗ (پ: ۱۵-۱۸: ۲۷)
 (ترجمہ)۔ اے نبی! تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے۔
 اسے (جووں کا توں) پڑھ کر سنا دو۔ کوئی اس کے فرمودات کو بدلنے
 والا نہیں (اگر تم کسی کی خاطر اس میں ردو بدل کرو گے تو) اس سے
 بچ کر کوئی (دوسری) جائے پناہ نہ پاؤ گے۔

⑤ = وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ
 رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يُحْتَصِمِ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۗ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا
 أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۗ (پ: ۳-۱۰۱: ۱۰۲)۔

(ترجمہ)۔ اور تم کس طرح انکار کر سکتے ہو۔ حالانکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سنائی
 جاتی ہیں۔ اور تم میں رسولِ خدا بھی (رہنمائی کے لئے) موجود ہے۔ (اور یاد رکھو)
 جو کوئی مضبوطی کے ساتھ اللہ کا ہو رہا تو بلاشبہ اس پر سیدھی راہ کھل
 گئی (تو اس کے لئے لغزش کا ڈر ہے، نہ کسی قسم کا اندیشہ)۔ مسلمانو!
 اللہ سے ڈرو، جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور جب دنیا چھوڑو (یعنی

موت آنے پر) تو اس حالت میں اسلام پر ثابت قدم ہو
قِلَافَتٌ = کتاب کا اتباع۔ اس کے معنی سمجھنے اور غور و فکر کرنے کے ہیں۔ اور التلاوة خدا تعالیٰ
 کی طرف سے نازل شدہ کتابوں کے اتباع کو کہتے ہیں اور قرآن پاک سے کچھ پڑھنے پر بھی بولا جاتا ہے
 کیونکہ اس کے پڑھنے سے اس پر عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے (مفردات امام رغب اصفہانی)
ذِكْرٌ = کسی چیز کو محفوظ کر لینا۔ کسی بات کو یاد کر لینا۔

الذکر = نصیحت کی کتاب۔ قرآن مجید۔ نصیحت بیّنہ (۵۰: ۲۱-۲۲: ۱۲-۱۱: ۶۵)



باب ۳

دین !

- ① دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔
- ② ایمان کی شرائط۔
- ③ ایمان لانے والی جماعت کا نام۔
- ④ دین میں زبردستی نہیں۔
- ⑤ دین کو چھوڑ دینے والے (مرتدین)۔



① = دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

① = إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ قَف (پ - ۳ : ۱۹)۔

(ترجمہ)۔ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (یعنی یہ وہ نظام حیات ہے جو تمام کائنات اور نوع انسانی کے لئے قانونِ خداوندی کے مطابق تجویز ہوا ہے۔

② = الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا (پ - ۵ : ۳)

(ترجمہ)۔ آج تمہارے دین کو تمہارے لئے میں نے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے اسلام کو (بطور نظام زندگی) پسند کیا ہے۔

③ = قُلْ إِنِّي هَدَيْتُ رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيمًا

مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (پ - ۱۲۴ : ۶)

(ترجمہ)۔ کہہ دو کہ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی طرف

ہدایت کر دی ہے کہ وہ مستحکم دینِ ملتِ ابراہیم جو ہر طرف سے

ہٹ کر ایک خدا کا ہو گیا۔ وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا

④ = وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ

فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخُسْرَيْنِ (پ - ۳ : ۸۵)

(ترجمہ)۔ اور دیکھو جو کوئی اسلام کے سوا (جو تمام رہنمایانِ حق کی تصدیق و پیروی

کی راہ ہے) کسی دوسرے دین کا خواہشمند ہوگا اور آخرت کے دن

اس کی جگہ ان لوگوں میں ہوگی جو تباہ و نامراد ہوئے (آزاد)
 دین کے معنی (۱: ۳) حاب (۱۲: ۷۶) آئین قانون - فیصلہ

(۱۹: ۳) اطاعت - فرماں برداری -

⑤ = وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

وَأَتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ

خَلِيلًا (پ - ۲: ۱۲۵) -

(ترجمہ) = اور پھر بتاؤ اس آدمی سے بہتر دین رکھنے والا کون ہو سکتا ہے،

جس نے اللہ کے آگے سِرِ اطاعت جھکا دیا اور وہ نیک عمل

کرنے والا بھی ہے۔ اور اس نے ابراہیم کے طریقہ کی پیروی

کی ہے۔ جو "تمام انسانی گروہ بندیوں سے الگ ہو کر" خدا

ہی کے لئے ہو رہا تھا اور (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے ابراہیم کو

اپنا نخلص دوست بنا لیا تھا۔ (آزاد)

"الفاظ کے معنی"

—: (۱۰: ۱۰۰) —

اسلام - اطاعت - فرماں برداری

سلام - سلامتی - امن - عافیت - تحیہ - حفاظت

السَّلام - سلامتی اور عافیت کا سرچشمہ

تسلیم - ماننا - فرماں برداری اطاعت کرنا -

اَسْلَمَ - اطاعت قبول کرنا - تابع ہونا -

بقلبِ سلیم - پورے دل کے ساتھ - خلوص کے ساتھ وہ دل جو کھوٹ

اور دغا سے پاک ہو -

② = ایمان کی شرائط

① - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ
الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ
وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَامًا
بَعِيدًا ۝ (پ - ۴ - ۱۳۶) -

(ترجمہ) - اے ایمان والو (جو مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں یا سطحی طور پر ایمان والے ہوں) ایمان لاؤ (اس نظام کے بنیادی اصولوں کی صداقت پر وہ یہ ہیں) اللہ پر ایمان اور اس کے رسول پر ایمان اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی (یعنی قرآن مجید) اور ان تمام کتابوں پر جو اس سے پہلے وہ نازل فرما چکا ہے۔ جو شخص اللہ اور اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں، اور حیاتِ اخروی (قیامت کے دن) پر ایمان نہیں رکھتا، اور ان سے انکار کرتا ہے تو وہ زندگی کے صحیح راستہ سے بہت دور جا پڑا۔

شرائطِ ایمان حسبِ ذیل ہیں :-

- (۱) - اللہ تعالیٰ (۲) اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا۔
- (۳) - اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان (۴) اور اس کے ملائکہ پر ایمان۔
- (۵) - یَوْمَ الْآخِرِ (قیامت کے دن) پر ایمان۔

ان پانچ چیزوں کو ماننے اور یقین کرنے کا نام ایمان لانا ہے۔

(۲) = مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ
وَالنَّبِيِّينَ ج (پ - ۲: ۱۷۷)

(ترجمہ) - نیکی کی راہ ان لوگوں کی راہ ہے، جو اللہ پر، آخرت کے دن پر۔

فرشتوں پر۔ آسمانی کتابوں پر اور خدا کے تمام نبیوں پر ایمان لائے ہیں

(۳) = مَنْ آمَنَ الرَّسُولَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ

كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَدْ لَفِضُوا بَيْنَ

أَحَدٍ مِّنْهُمْ سِوَىٰ ذَٰلِكَ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ج (پ - ۲: ۲۸۵) -

(ترجمہ) رسول اس ہدایت پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر

نازل ہوئی ہے۔ اور جو لوگ اس رسول کے مانتے والے ہیں، انہوں

نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور

اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں

اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے

(۴) = إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِغُونَ

وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ج (پ - ۵: ۶۹)

(ترجمہ) = جو لوگ (قرآن پر) ایمان لائے ہوں یا جو یہودی ہوئے۔ اور صابی

اور نصاری ہوں (کوئی بھی ہو)۔ لیکن اصل دین یہ ہے کہ جو کوئی بھی

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا

تو اس کے لئے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی طرح کی غمگینی (ترجمہ آزاد)

(۵) = إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّبِغِينَ

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ج (پ - ۵: ۶۹)

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (پ - ۲: ۶۲)

(ترجمہ) = جو لوگ ایمان لاکر مسلمان ہو چکے ہیں وہ ہوں یا وہ لوگ ہوں جو یہودی ہیں یا نصاریٰ اور صابی ہوں (کوئی ہو اور کسی گروہ بندی میں سے ہو) لیکن جو کوئی بھی خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوئے تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا۔ اس کے لئے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہوگا اور نہ کسی طرح کی غمگینی۔

⑥ = يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِمُهْتَمَاتٍ يَفْتَرِينَ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (پ - ۲۸: ۱۲: ۴)

(ترجمہ)۔ اے نبی جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں تجھ سے بیعت کریں اس بات پر کہ (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی (۲) اور نہ چوری کریں گی (۳) اور نہ زنا کریں گی (۴) اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی (۵) اور نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے) دیدہ دلیری سے ہتھان باندھ لائیں گی (۶) اور نہ کسی معروف بات میں تیری نافرمانی کریں گی، تو تو ان سے بیعت لے لے۔ اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگ اللہ بخشش کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

③ ایمان لانے والی جماعت کا نام

① = هُوَ سَمُّكُمْ اَطْسَلِيْمِيْنَ ۝ مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا (پ - ۲۳: ۷۸)

(ترجمہ) - اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے (اگرچہ قرآن مجید اترنے سے پہلے بھی یہی نام تھا۔ اور اس قرآن میں بھی تمہارا یہی نام ہے۔

② = وَاْمُرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ اَطْسَلِيْمِيْنَ ۝ (پ - ۶: ۱۶۳)

(ترجمہ) - اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں مسلم ہوں۔

③ = وَاْمُرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ اَطْسَلِيْمِيْنَ ۝ (پ - ۲۷: ۹۱)

وَاَنْ اَتْلُو الْقُرْاٰنَ ۝ (پ - ۲۷: ۹۱)

(ترجمہ) - مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم (فرما بزرگوار) بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں اور اس کی پیروی کروں۔

④ = رَبَّنَا وَاَجْعَلْنَا مُسْلِمِيْنَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً

مُسْلِمَةً لَّكَ ۝ (پ - ۲: ۱۲۸)

(ترجمہ) - اے ہمارے رب ہم دونوں (جناب ابراہیم و جناب اسمعیل) کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا اور ہماری نسل سے ایک قوم اٹھا۔ جو تیری مسلم (فرما بزرگوار) ہو۔

⑤ = وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ

قَالَ اِنِّي مِنَ اَطْسَلِيْمِيْنَ ۝ (پ - ۲۱: ۳۳)

(ترجمہ) - اس شخص کی بات سے زیادہ حسین اور جاذب بات اور کس کی ہو سکتی ہے جو لوگوں کو قانون خداوندی کی طرف دعوت دیتا ہے اور خدا کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اور (اس طرح اپنی عملی زندگی سے ثابت کر دیتا ہے کہ) وہ ان میں سے ہے جو مسلمین یعنی قوانین خداوندی سے اطاعت گزار ہیں۔

② = دین میں زبردستی نہیں

① = لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (آپ - ۲ - ۲۵۶)

(ترجمہ)۔ دین کے اختیار کرنے میں کسی قسم کی زبردستی نہیں۔ اس نظامِ خداوندی کو دل کی رضامندی سے قائم کرنا و اختیار کرنا چاہئے۔ ہم نے (بذریعہ وحی) صحیح اور غلط راستے واضح کر دیئے ہیں۔ اس لئے انسان جو راستہ چاہے اختیار کرے۔ سو جو غیر خداوندی نظام سے منہ موڑ کر اس نظامِ خداوندی (قرآن مجید) پر ایمان لے آئے اور اس کی صداقت کو اپنا نصب العین بنالے تو اس نے ایسے محکم و پائیدار سہارے کو تصام لیا جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ اللہ ہر بات کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

② = وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ قَف فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ (آپ - ۱۸ - ۲۹)۔

(ترجمہ)۔ تم ان لوگوں سے کہدو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے یہ ضابطہ حق و صداقت یعنی قرآن مجید آگیا۔ اب جس کا جی چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے اس کا انکار کرے۔

③ = هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَاسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (آپ - ۲۸ - ۲۹)۔

(ترجمہ)۔ اس نے تمہیں انسانی پیکر عطا فرمایا ہے جس کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ تمہیں اختیار و ارادہ کی استعداد عنایت فرمائی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں بعض نے کفر اختیار کیا اور بعض نے (قوانین خداوندی کو اختیار کیا یعنی مؤمن ہو گئے۔ یہ اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ چاہیں تو صحیح راستہ اختیار کریں یا چاہیں تو غلط راستہ اختیار کریں۔ ان اعمال کے نتائج اللہ کے قانون کے مطابق مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے جو بھی عمل کرتے ہو اللہ ان اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

④ = اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ (۸) وَّلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ (۹)

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ (۱۰) (پ۔ ۳۔ ۹۰: ۸/۱۰)۔

(ترجمہ)۔ کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں ایک زبان، دو ہونٹ نہیں دیئے تاکہ وہ دنیا جہاں کو آنکھوں سے دیکھ سکے اور بات چیت سے اپنے شکوک و شبہات رفع کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچے اور ساتھ ہی ساتھ ہم نے اسے دونوں راستے (صحیح اور غلط) واضح کر کے بتلا دیئے ہیں۔

⑤ = اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كٰفِرًا (۳)

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَلْسِلًا وَّاَعْلًا وَّ سَعِيْرًا (پ۔ ۲۹-۶۶: ۳)

(ترجمہ) = بلاشبہ ہم نے اسے (انسان کو) صحیح راستہ بتلا دیا ہے۔ اب اس

کے لئے آزادی ہے جو راستہ (وہ چاہے) اختیار کرے (خواہ وہ

صحیح راستہ اختیار کر کے) شکر کرنے والا بنے یا صحیح راستہ پر چلنے

سے انکار کر دے۔ غلط راہ پر چلنے والوں کے لئے ہم نے زنجیروں اور

طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

④ = قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ (پ - ۱۰: ۱۰۸)۔

(ترجمہ)۔ (اے پیغمبر) تمام نوع انسانی سے کہدو کہ تمہارے رب کی طرف سے وہ ضابطہ حیات آگیا ہے جو حقیقت پر مبنی ہے۔ اگر تم اس کی رہنمائی پسند کرو گے تو اس سے تمہاری ذات کو فائدہ پہنچے گا۔ اور اگر غلط راہ اختیار کرو گے تو اس کا نقصان بھی تمہیں کو ہوگا۔ (اب یہ تمہارے اپنے فیصلہ پر منحصر ہے) میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا (کہ میں تم کو جبراً سیدھی راہ پر چلاؤں)

⑤ = اِنْ تَحْرَصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُدٍ مِّنْ لِّصَّوِّئِينَ (پ - ۱۶: ۳۷)

(ترجمہ)۔ (اے رسول ہم جانتے ہیں کہ) تیری دلی آرزو ہے کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں اور صحیح راستہ اختیار کر لیں۔ لیکن جو غلط روش اختیار کر چکا ہو (اللہ انہیں زبردستی) سیدھی راہ کی ہدایت نہیں کرتا۔ اور ایسے لوگوں کا کوئی بھی یار و مددگار نہیں بن سکتا۔

⑥ = وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (پ - ۲۳: ۱۱۷)

(ترجمہ)۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اور نہ کوئی سند تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ (یعنی وہ محاسب سے بچ نہیں سکتا۔ ایسے کافر کبھی نجات نہیں پاسکتے۔

⑨ = وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَنَّ مِنَ فِي الْأَرْضِ كُلِّهِمْ جَمِيعًا ط
 أَفَأَنْتَ تُكْفِرُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (پ۔ ۱۰: ۹۹)
 (ترجمہ)۔ اگر تیرے رب کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن
 ہو جائیں) تو سب کے سب اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے
 (مگر کفر و ایمان کی راہ اختیار کرنا انسان کے اپنے فیصلہ پر
 چھوڑ دیا گیا ہے) پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ
 مومن ہو جائیں۔

(بقیہ از حاشیہ)

مآئین۔

ص۔

عراق میں حران کے باشندے جن کے متعلق بعض لوگوں
 کا خیال ہے کہ کافر تھے، قرآن پاک میں ان کو اہل کتاب
 کے زمرہ میں رکھا گیا ہے۔ یہ لوگ ایک خالق کے معتقد
 تھے۔ مگر ستاروں کی پرستش بھی کیا کرتے تھے۔ تین نمازیں
 پڑھتے اور ایک وقت کئی شادیوں کی ممانعت تھی۔ اور
 طلاق کا دستور بھی تھا۔ خنزیر اور کتا حرام سمجھتے تھے۔ روزے
 بھی رکھتے تھے۔ ان میں بییت دان اور طب میں ممتاز
 حیثیت کے مالک گزرے ہیں (اردو انسائیکلو پیڈیا
 صفحہ ۹۹۳) (اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۲۔ ۱۳)
 میں آپ کو ان کے مفصل حالات ملیں گے۔

⑤ = مرتدین (اسلام سے پھر جانے والے)

① = كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا
 أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
 الظَّالِمِينَ (۸۶) أُولَئِكَ جِزَاءُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَهْدِهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَاللَّهُ
 الْمَلِئُكَةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (۸۷) خُلِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ
 عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ (۸۸) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا
 مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۸۹)
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ أَزَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ
 تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ (۹۰) (پ - ۳ - ۸۶ تا ۹۰)

(ترجمہ) - خدا ایسی قوم کو کب ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لا کر کفر اختیار

کیا اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی تھی کہ رسول حق ہے اور ان کے

پاس واضح دلائل پہنچ چکے اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں فرماتا۔ ان لوگوں

کی جزا یہی ہے کہ ان پر اللہ بلائکہ اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ یہ لوگ

ہمیشہ اس مصیبت میں گرفتار رہیں گے۔ نہ ان سے عذاب میں تخفیف

ہوگی۔ نہ انہیں کچھ جہلت دی جائے گی۔ مگر جنہوں نے توبہ کر کے اپنی

اصلاح کر لی توبے شک اللہ غفور الرحیم ہے۔ البتہ جو لوگ ایمان

لا کر پھر کافر ہو گئے اور کفر میں بڑھتے ہی رہے تو ان کی توبہ ہرگز قبول

ہونے والی نہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو صحیح راہ سے بھٹاک گئے سید

راستہ کی سیدھ منزل پر پہنچاتی ہے مگر ٹریٹھے راستہ میں آدمی گم ہو کر منزل سے رہ بھاتا ہے

(۲) = إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ
 زَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا

(پ - ۴: ۱۳۷)

(ترجمہ)۔ (جن لوگوں کا حال یہ ہے) کہ وہ ایمان لائے پھر کفر میں پڑ گئے۔ پھر ایمان
 لائے اور پھر کفر میں برابر بڑھتے گئے۔ اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔
 اور ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ (کامیابی کی) انہیں کوئی راہ دکھائے۔

(۳) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ
 يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (پ - ۵: ۵۴)۔

(ترجمہ)۔ مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ
 اس کے پھر جانے سے دین حق کو کچھ نقصان پہنچے گا تو) قریب ہے کہ اللہ
 ایک ایسا گروہ پیدا کر دے جنہیں خدا دوست رکھتا ہے اور وہ بھی خدا
 کو دوست رکھتے ہیں۔

(۴) = مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مِنْ أَكْرَهٍ وَقَلْبُهُ
 مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ
 غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (پ - ۱۶: ۱۰۶)۔

(ترجمہ)۔ جو کوئی ایمان لانے کے بعد اللہ سے منکر ہوا اور اس کا دل اس انکار پر
 رضامند ہو گیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے۔ اور ان کے لئے
 بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر ہاں جو کفر پر مجبور کیا جائے اور اس کا دل اند
 سے ایمان پر مطمئن ہو (تو ایسے لوگوں سے مواخذہ نہیں)۔ یہ اس وجہ سے
 کہ انہوں نے آخرت چھوڑ کر دنیا کی زندگی سے محبت کی (اللہ کا قانون
 ہے کہ وہ) منکروں پر (فلاح و سعادت) کی راہ نہیں کھولتا (ابوالکلا آزاد)

⑤ = اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدَوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
 الْهُدٰى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمَلٰى لَهُمْ (۲۵) ذٰلِكَ
 بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيعُكَ فِى
 الْاَمْرِ وَاَللّٰهُ يَعْلَمُ اَسْرَارَهُمْ (۲۶) فَلَيْفَ اِذَا لَوَّفَقْتَهُمُ
 الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ (۲۷) ذٰلِكَ
 بِاَنَّهُمْ اتَّبَعُوْا مَا اسَخَطَ اللّٰهُ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهُ فَلَاحِطٌ
 اَعْمَالَهُمْ (۲۸) (پ - ۲۶ - ۲۷: ۲۵ تا ۲۸) -

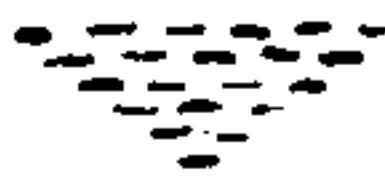
(ترجمہ) - حقیقت یہ ہے کہ جو قرآنی رہنمائی کے واضح طور پر سامنے آجانے
 کے بعد اس سے پھر گئے (تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے لئے شیطان
 نے مفاد پرستیوں کو خوشنما کر کے دکھایا ہے۔ اور بھوتی توقعات
 کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔ اور پھر یہ ان لوگوں سے
 مل جاتے ہیں جو احکام خداوندی کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان سے کہتے
 ہیں کہ بعض امور میں ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ ان کی خفیہ باتوں
 کو خوب جانتا ہے۔ ان کا اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان
 کی روحمیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پھٹوں پر مارتے ہوئے
 لے جائیں گے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ یہ لوگ ان طریقوں کی پیروی کرتے
 تھے جو اللہ کو ناپسند اور ناراض کرنے والا ہوتا تھا۔ بنا بریں ان کے
 اعمال اس نے اکارت کر دیئے۔



باب

صفحہ

- (۱) پیغمبروں کی صفات ۲۰۴
- (۲) خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات اور ان کے فرائض - ۲۱۱
- (۳) بشریت انبیاء علیہم السلام - ۲۲۳
- (۴) بشریت - ۲۲۵
- (۵) غیب کا علم - ۲۲۳
- (۶) معجزات - ۲۵۲
- (۷) شفاعت - ۲۶۵
- (۸) اعمال اور ان کے نتائج - ۲۸۱
- (۹) خیر خواہ، ولی، مرشد، نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ۲۹۸
- (۱۰) قیام صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ - ۳۳۱
- (۱۱) ایمان لانے والوں کے لئے ہدایات - ۳۴۹
- (۱۲) تم بہترین امت ہو۔ مگر کیسے؟ - ۳۶۰
- (۱۳) فرشتوں کا نزول - ۳۶۲
- (۱۴) قرآنی معاشرہ کا انداز - ۳۶۴
- (۱۵) فی سبیل اللہ خرچ کرنا - ۴۰۳



(معاوضہ) طلب نہیں کرتا۔ یہ (قرآن مجید) تو تمام نوع انسانی کے لئے ضابطہ حیات ہے۔

⑤ = قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (پ ۲۵)

(ترجمہ) = (میں) جو تمہیں تباہیوں سے بچا کر بھلائیوں کی طرف لانے کی کوشش کرتا

ہوں تو اس میں میرا ذاتی فائدہ کچھ نہیں)۔ اس کے بدلے میں تم سے کوئی

اجر نہیں مانگتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کم از کم آپس میں ایک دوسرے

کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات اور صلہ رحمی کے تقاضوں کو تو

نظر انداز نہ کرو (اس وقت تمہاری حالت یہ ہے کہ تم افرادی مفاد

کی خاطر رشتہ داری کے تعلقات تک کی بھی پروا نہیں کرتے۔

ایسا تو نہ کرو۔ (یہ بھی معنی ہیں۔ لیکن تم اپنی مخالفت میں اس حد تک

تو نہ بڑھ جاؤ کہ عام رشتوں ناطوں کے تعلقات کی بنا پر جو باہمی

مودت ہوتی ہے۔ اسے بھی نظر انداز کر کے اس قدر ظلم و زیادتی

پرا تراؤ۔ (تحریفات سید جعفر شاہ صاحب۔ مفہوم القرآن)

④ = قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا هُنَّ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ

إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (۵) وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَ

سَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۗ وَكَفَىٰ بِدُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرَانِ (۵۸)

(ترجمہ) (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ میں تم سے اس (تبلیغ) کا کوئی اجر نہیں مانگتا

سوائے اس کے تم میں سے جو کوئی چاہے اپنے اللہ کا راستہ اختیار

کرے (جس میں اسی کی بھلائی ہے۔ اور آپ اس زندہ خدا پر بھیجے

رکھیں جسے نہ کبھی موت ہے۔ نہ زوال اور اسی کی حمد کے ساتھ اس

کی تسبیح کرنے سے اللہ کی اطاعت اور اس کے قوانین کی پابندی

ہم اُن (پیغمبروں) کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ ہی کے مطیع اور فرماں بردار ہیں۔

⑨ = وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ
أُولَئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ أَجْرَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَحِيمًا (۱۵۲) (پ - ۲ - ۱۵۲)۔

(ترجمہ)۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں کو مانیں اور ان کے درمیان تفریق نہ کریں۔ اُن کو ہم ضرور اُن کے اجر عطا کریں گے اور اللہ بہت درگزر کرنے والا رحم کرنے والا ہے (۲ - ۱۳۶ - ۲ - ۲۸۵)۔

(ج) اللہ اور اللہ کے رسول غالب ہوں گے

⑩ = كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (۲۱)
(پ - ۲۸ - ۲۱: ۵۸)۔

(ترجمہ)۔ اللہ نے لکھ دیا ہے (یعنی یہ اس کا قانون ہے) کہ میں اور میرے رسول یقیناً غالب ہوں گے۔ (حق و باطل کی کشمکش میں حق غالب آئے گا۔ اور اس کے رسول منظر و منصور ہوں گے۔ یہ اس خدا کا فیصلہ ہے) جو ہر قسم کی قوتوں اور غلبہ کا مالک ہے۔

⑪ = ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا
نُنَجِّي الْمُؤْمِنِينَ (۱۰۳) (پ - ۱۰ - ۱۰۳)۔

(ترجمہ)۔ پھر (جب عذاب کی گھڑی قریب آجاتی ہے تو ہمارا قانون ہے کہ) اپنے رسولوں کو اور مومنوں کو اس سے بچا لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے اپنے اوپر ضروری ٹھہرایا ہے کہ مومنوں کو بچا لیا کریں۔

(۴) پیغمبروں کو ان کی قومی زبان میں اللہ کی طرف سے پیغام بلا کر اتھا

(۱۵) = وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُتَبَيَّنَ لَهُمْ

(سپ - ۱۴: ۱۴) -

(ترجمہ) = اور ہم نے کوئی پیغمبر دنیا میں نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام حق پہنچانے والا تھا۔ تاکہ لوگوں پر مطلب واضح کر دے (ابوالکلام) اللہ تعالیٰ نے جو نبی جس قوم میں بھیجا اس پر اسی قوم کی زبان میں اپنا کلام نازل کیا۔ تاکہ وہ قوم اسے اچھی طرح سمجھے (اور اسے عذر کرنے کا موقع نہ مل سکے) (فٹ نوٹ تفہیم مودودی صاحب مرحوم)۔

(ن)۔ اللہ کے قانون کے مطابق رسول کی اطاعت :

(۱۶) = وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (سپ - ۴: ۶۴)

(ترجمہ) = اور ہم نے جس کسی کو بھی منصب رسالت دے کر دنیا میں کھڑا کیا تو اسی لئے کیا کہ ہمارے حکم سے یعنی اللہ کے قانون کے مطابق رسولوں کی اطاعت کی جائے۔

(ح)۔ قتلِ انبیاء علیہم السلام :

(۱۷) = إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بغير

حَقِّ لَازٍ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ لَ

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۰) أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَت

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ (سپ - ۲: ۲۰)

(ترجمہ) = بے شک جو لوگ اس ضابطہ حیات کے منکر ہیں اور ناحق و ناروا

انبیاء (علیہم السلام) کی مخالفت کرتے ہیں، بلا ان کو قتل کرتے ہیں اور ان

کو بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں، تو ان لوگوں کو سخت تباہی کی خبر دے دو۔ ان کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور کہیں بھی نہ تو ان کی اعانت ہوگی اور نہ ہی کوئی مددگار ہوگا۔

قتل کا مفہوم:

قتل کے معنی: کسی کو (جان سے) مار ڈالنا۔ جان نکال دینا۔ ذلیل کرنا۔ تحقیر و تذلیل کرنا۔ تباہی و بربادی کرنا۔ اثر و رسوخ کو مٹا دینا۔ مخالفت کرنا۔

رسول: رسول کی جمع رسل آتی ہے۔ رسول اس شخص کو کہتے ہیں:

جسے پیغام دے کر بھیجا گیا ہو۔ بہتر پیغمبر تو وہی ہوتا ہے جو خبر یا پیغام کو اچھی طرح جانتا بھی ہو۔ (پک - ۶: ۴۸) وَمَا نُرْسِلُ إِلَّا رُسُلًا مِّنْ دُونِ مَلَائِكَةٍ أَوْ نَسَاْنٍ دُونِ مَرَادٍ هِيَ۔

⑱ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (۵۱) (پک - ۲۳: ۵۱)۔

(ترجمہ) = اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ جو کچھ عمل کرتے ہو، انہیں (میں) خوب جانتا ہوں۔ اس میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے تمام برگزیدہ اصحاب رضی اللہ عنہم کی تبلیغ کرتے تھے۔ کبھی رسول کا لفظ صرف پیغام پر بولا جاتا ہے (مفردات امام راغب)

② = خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات اور ان کے فرائض

① = یٰسَٓرًا ۙ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (۴)
 عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۙ تَنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ (۵) لِتُنذِرَ
 قَوْمًا مَّا اُنذِرَ اٰبَاؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ ۲۲ - ۳۶: ۶۷)
 (ترجمہ) = قرآن حکیم اس بات پر شاہد ہے کہ تم خدا کے رسولوں میں سے ہو۔ سیدھے
 راستے پر ہو۔ (اور یہ قرآن حکیم) اس خدا کا نازل کردہ ہے جو بڑی قوتوں
 کا مالک ہے (اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اس لئے نازل کیا
 گیا ہے تاکہ تم ایسی قوم کو خبردار کرو جس کے باپ دادا (غلط روش کے
 نتائج سے) خبردار نہ کئے گئے تھے۔ (اور) وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔
 ② = وَاٰرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَّكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا (۹)
 (پ ۵ - ۴: ۹۰)۔

(ترجمہ) = اور ہم نے اے نبی، آپ کو تمام نوع انسانی کی طرف رسول بنا کر
 بھیجا ہے۔ اس حقیقت پر اللہ خود شاہد ہے۔

③ = فِیْمَا رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۗ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ
 الْقَلْبِ لَافْتَضُوْا مِنْ حَوْلِكَ ۗ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَخْفِرْ
 لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ
 اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ۝ (پ ۳ - ۱۵۹: ۱۵۹)۔

(ترجمہ) = یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم سخت مزاج اور سنگدل نہیں، بلکہ اپنے
 اندر نرمی اور ملائمت رکھتے ہو اور اگر تند خو و سخت مزاج ہوتے تو

تمہاری جماعت کے افراد تم سے الگ ہو کر منتشر ہو جاتے۔ اس لئے تم ان کی کوتاہیوں اور غلطیوں سے درگزر کرو اور ان کے لئے مغفرت چاہو اور انہیں معاف کر دو اور انہیں شریکِ مشورہ بھی کرو۔ جب رائے قائم کرو تو تمہارا عزم پختہ ہونا چاہیے۔ پھر اللہ پر بھروسہ رکھو اور گر گزرو۔ اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں۔ جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

④ = وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَسْنُونٍ (۳۱) وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (ترجمہ) = اور بے شک تیری سعی و کاوش کا صلہ ایسا ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

تمہارا اخلاقِ عظیم الشان ہے اور تم حسنِ اخلاق کا بلند ترین نمونہ ہو۔ (پ: ۲۹ - ۶۸/۳۳)

⑤ = خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (۱۴۹)

(ترجمہ) = نرمی اور درگزر سے کام لو۔ نیکی اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے

اعراض کرو۔ (پ: ۹ - ۶۹۹ -)

⑥ = لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۱۱۰)

(ترجمہ) = یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آ گیا ہے۔ تمہارا رنج

و کلفت میں پڑنا اس پر شاق گذرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی

خواہش مند ہے وہ مؤمنین کے لئے شفیق۔ مہربان اور رحم کرنے والا ہے

⑦ = سَنَقِرُ لَكَ فَلَاتُنسَىٰ (۱۱۰) (پ: ۳ - ۶: ۸۷ -)

(ترجمہ) = (اے رسول) ہم تم کو پڑھائیں گے۔ تم بھولو گے نہیں۔

⑧ = لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُحْجِلَ بِهِ (۱۱۱) إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ

وَقُرْآنَهُ (۱۱۲) فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (۱۱۳) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا

بَيَانَهُ (۱۱۴) (پ: ۲۹ - ۵: ۱۶ تا ۱۹) -

(ترجمہ)۔ (اے نبی) اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو اسے جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت اس وحی کے پڑھنے کا اتباع کرو۔ اس کو واضح کر کے بتانا ہمارے ذمہ ہے۔

(۱)۔ اپنی زبان کو جلدی حرکت نہ دو۔

(۲)۔ جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ میں ہے۔

(۳)۔ آیات کی وضاحت کر دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

⑨ = اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝ (پ۔ ۱۵: ۹)

(ترجمہ)۔ بلاشبہ ہم نے ہی ذکر (قرآن) اتارا ہے۔ اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

⑩ = وَاَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ (پ۔ ۵۲: ۴۸)۔

(ترجمہ)۔ اپنے رب کے حکم کا انتظار کریئے اور تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب اٹھو تو اپنے رب کی تسبیح اور حمد میں سرگرم عمل ہو جاؤ۔

⑪ = يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (پ۔ ۸: ۶۴)۔

(ترجمہ)۔ اے نبی اللہ کافی ہے آپ کے لئے اور ان مؤمنین کے لئے جو آپ کی اتباع کرتے ہیں۔

⑫ = يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ

تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَخَصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۝ (پ۔ ۵: ۶۷)

(ترجمہ)۔ اے رسول تمہارے رب کی طرف سے جو احکام دیئے گئے ہیں آپ

ان کو لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا ہی نہیں (یعنی رسالت کا فریضہ ادا نہیں کیا۔ اور لوگوں کے شر سے اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

(۱۳) = وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّ بِيَمِينِكَ إِذْ أَلْمَزْتَابِ الْمُبْطِلُونَ (۲۸) بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يُجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ (۲۹)

(پ - ۲۹: ۲۹)۔

(ترجمہ)۔ اے نبی تم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھ سکتے تھے (اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت جھوٹ گھڑنے والے لوگ شک میں پڑ سکتے تھے۔ دراصل وہ (قرآن عظیم کی) واضح آیات ہیں جو ایسے لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم و بصیرت عطا کیا گیا ہے۔ اور ظالموں کے سوا ہماری آیات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۴) = وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ (۸۲) وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۸۴) (پ - ۲۸: ۸۶/۸۷)۔

(ترجمہ) = اور تمہیں تو امید ہی نہیں تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی۔ یہ تو صرف تمہارے رب کی رحمت اور مہربانی ہے۔ (لہذا اس کی تبلیغ میں کوتاہی کر کے) کافروں کے مددگار نہ بننا۔ اور کہیں (کفار) تمہیں اللہ کی آیات سے جب (وہ) تم پر نازل ہوں روک نہ دیں۔ اور تم اپنے رب کی طرف سے لوگوں کو بلا تے رہو اور ہر اس بات سے

جس سے مشرکین کو تقویت پہنچے، احتراز کرو۔ تاکہ (تم) مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ۔

⑮ = هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (آپ - ۲۸ - ۴۲: ۳/۴)۔

(ترجمہ)۔ وہی ہے جس نے امتیوں (جنہیں اس سے پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی) کے اندر ایک رسول خود انہیں میں سے بھیجا جو انہیں قوانینِ خداوندی پیش کرتا ہے۔ تاکہ ان کی زندگی سنور جائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ لوگ پھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے (اس رسول کی رسالت) ان دوسری قوموں کے لئے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے (اور بعد میں آنے والی قوموں کے لئے بھی ہے۔ وہی اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

⑯ = الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَا مَرْهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۗ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آپ ۹: ۱۵)

(ترجمہ)۔ وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمی ہے، جس کی علامات و نشانیاں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔ وہ ان

باتوں کا حکم دیتا ہے، جن کو وحی الہی صحیح تسلیم کرتی ہے۔ اور ان امور سے روکتا ہے، جو اس وحی کی رو سے ناپسندیدہ ہیں۔ اور وہ (اسی وحی کی رو سے) زندگی کی تمام پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے۔ اور خباثت یعنی ناپاک (چیزوں) کو حرام ٹھہراتا ہے۔ مذہبی پیشواؤں اور مستبد حکام کے خود ساختہ اور ظالمانہ آئین کے بوجھ اور قیود کو دور کرتا ہے۔ تقلید اور اوہام کی زنجیروں کو توڑتا ہے۔ لہذا جو لوگ اس کی نبوت پر ایمان لے آئیں اور اس کے پیغام اور اس کی ذات کی حفاظت کریں اور ان کی مدد کریں تو قیوم کے ساتھ اور اس کے ساتھ جو نور نازل کیا گیا۔ اس روشنی کو اپنے لئے چراغ راہ بنائیں یعنی اس کا اتباع کریں، یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہیں۔

① = قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الَّذِي الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (پ۔ ۷۔ ۱۵۸)

(ترجمہ) = اے رسول تم تمام نوع انسانی سے پکار کر کہہ دو کہ میں پوری کی پوری انسانیت کی طرف خدا کا پیغمبر بن کر آیا ہوں۔ جس کی حکومت تمام کائنات پر ہے اور ہر جگہ اسی کا قانون کار فرما ہے۔ اس کے سوا کائنات میں کوئی صاحب اقتدار و اختیار نہیں۔ وہی اپنے قانون کے مطابق زندگی بخشتا ہے۔ وہی موت بھی دیتا ہے۔ لہذا تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمّی پر ایمان لاؤ۔ وہ خود

بھی اللہ پر سب سے پہلے ایمان لایا۔ اور اس کے نازل کردہ قوانین پر ایمان لایا (تم ان قوانین کو عملی شکل دینے کے لئے) اس کے پیچھے چلو تا کہ تم بھی کامیابی کا راستہ پا کر منزل تک پہنچ سکو۔

(۱۸) = لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (پ - ۹: ۱۲۸)

(ترجمہ)۔ یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آگیا ہے۔ تمہارا رنج و کلفت میں پڑنا اس پر شاق گذرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی خواہشمند ہے۔ وہ مؤمنین کے لئے شفیق، مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۹) = وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ

بِهِ عَلَيْنًا وَكَيْلًا (۸۶) إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ إِنَّ فَضْلًا كَانَ

عَلَيْكَ كَبِيرًا (۸۷) (پ - ۱۷: ۸۶/۸۷)۔

(ترجمہ)۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس وحی کو لے جاتے۔ جس کو ہم نے تمہاری طرف

نازل فرمایا ہے۔ پھر تم اپنے واسطے اس کو لاکے لئے ہمارے مقابل کوئی

ذمہ دار حمایتی نہ پاتے۔ یعنی (اگر) ہم چاہتے تو قرآن کو نہ اتارتے پھر

کوئی دوسرا اس کو لا ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر یہ تمہارے رب کی طرف

سے رحمت ہے۔ بے شک اللہ کا فضل تم پر بہت ہے۔

(۲۰) = فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرْنَا وَأُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ

(پ - ۲۶: ۳۵)۔

(ترجمہ)۔ اے رسول اپنی قوم کی بے رنجی اور مخالفت، مزاحمت اور ایذا سازوں

کا مقابلہ صبر اور انتھک جدوجہد کے ساتھ کرو۔ اسی طرح، جس طرح

ہمارے دوسرے رسول جو بڑی ہمت اور عزمیت کے مالک تھے اور تم، ان

مخالفین کے انجام کے متعلق جلدی مت کرو۔

(۲۱) = تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (۵)، لَتُنذِرَ قَوْمًا مَّا اُنذِرَ اَبَاؤُهُمْ هُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ - ۳۶ : ۵/۶)۔

(ترجمہ)۔ یہ قرآن خدائے غالب و مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تاکہ اس قوم کو ڈرا (غلط کاموں کے نتائج سے) جن کے باپ دادا کو ابھی تک متنبہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۲۲) = وَاَنْذِرْ بِهٖ الَّذِيْنَ يَخٰفُوْنَ ... الخ (پ - ۶ : ۵۱)

(ترجمہ)۔ (اے رسول) ان لوگوں کو وحی الہی سنا کر الکارِ حق کے نتائج سے متنبہ کرو۔ (ترجمہ آزاد)۔

(۲۳) = هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذِرَ وَاٰبِهٖ وَيَعْلَمُوْا اَنَّ مَا هُوَ اللّٰهُ وَاَحَدٌ وَّلِيْدٌ كَمَا وَّلُوْا الْاَلْبَابِ ۝ (پ - ۱۴ : ۵۲)۔

(ترجمہ)۔ یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لئے اور یہ بھیجا گیا ہے۔ اس لئے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ اللہ ایک ہی ہے (اس کا کوئی شریک نہیں) اور جو عقلمند ہیں وہ ہوش میں آجائیں اور نصیحت قبول کر لیں۔

(۲۴) = وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (۲۱۴) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۲۱۵) فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْۤ اَبْرِيْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (۲۱۶) وَتَوَكَّلْ عَلٰى الْعَزِيزِ الرَّحِيْمِ (۲۱۷) (پ - ۲۶ : ۲۱۴ تا ۲۱۷)۔

(ترجمہ)۔ (۱) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا بیٹے۔

(۲) اور اپنے بازوؤں کے لئے جھکا دیں جو مؤمنین میں سے آپ کی پیروی

کرتا ہے۔

(۳)۔ سو اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو پھر ان سے کہدو کہ میں تمہارے

اعمال سے بری اور بے زار ہوں۔

(۴)۔ اور اللہ عزیز و رحیم پر پورا پورا بھروسہ رکھو۔

(۲۵) = فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا وَكُفُورًا (۲۴)

(پ - ۲۹ - ۷۶ : ۲۴)۔

(ترجمہ) = تم اپنے رب کے حکم کا صبر کے ساتھ انتظار کرو اور ان میں سے

کسی گنہگار یا ناشکرے کی اطاعت نہ کرو۔

(۲۶) = وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَأَصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بِحُكْمِهِ وَهُوَ

خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (۱۰۹)۔ (پ - ۱۰ : ۱۰۹)۔

(ترجمہ) = اور اس کی پیروی کر جو تیری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور صبر کریاں

تک کہ اللہ فیصلہ کرے۔ اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۲۷) = قُلْ إِنَّمَا أُمُورٌ أَنَا عِبْدٌ اللَّهِ وَلَا أَسْرِكُ بِهِ إِلَيْهِ

أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَأْبٍ (۳۶) وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَا حُكْمًا عَرَبِيًّا

وَلَئِن تَبِعْتَ أَهْوَاءَهُمْ لَبُغْدٌ مَّا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ

مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ (۳۷)۔ (پ - ۱۳ : ۳۷)۔

(ترجمہ) = ان سے کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں صرف اللہ کی عبدیت (یعنی

اطاعت اور محکومیت) اختیار کروں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک

نہ کروں۔ لہذا میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ اللہ کے احکام کی

پابندی اختیار کرو) اور تجھے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور

(اے مخاطب) اسی لئے ہم نے اس ضابطہ قوانین کو نہایت واضح طور

پر نازل کیا ہے۔ اگر تو اس علم و حقیقت کے پالینے کے بعد ان (گم کردہ راہ) لوگوں کی خواہشات کا اتباع کرے گا تو پھر سمجھ لے کہ اللہ کی گرفت سے بچانے والا نہ تیرا کوئی دوست ہوگا نہ کوئی کارساز ہوگا۔

(۲۸) = فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۗ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ (پ: ۲۵-۲۴)

(ترجمہ) = اور جو وحی تم پر اتاری گئی ہے لہذا اسے مضبوطی سے تھامو۔ یقیناً

تم ہی راہِ راست پر ہو۔ اور بے شک یہ تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے یاد دہانی اور نصیحت ہے اور تم سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔

(۲۹) = ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ ۖ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۚ وَجَادِ لَهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (پ: ۱۴ - ۱۲۵)

(ترجمہ) = (اے نبی) اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ لوگوں کو دعوت دو۔ اگر ان سے کسی بات پر بحث ہو جائے تو نہایت حسین انداز (اور شیرین کلام سے دلائل) کے ساتھ سمجھا دو۔ تیرا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور کون صراطِ مستقیم پر ہے۔

(۳۰) = اُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ (پ: ۶-۸۹)

(ترجمہ) = یہ انبیاء وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی۔ سو تو ان کی ہدایت کی پیروی کر۔

(۳۱) = إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (۳۰) ۖ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ رَّطِبٍ قَلِيلًا ۖ مَا تُوْمِنُونَ (۱۱) ۖ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا ۖ مَا تَدَّكُرُونَ (پ: ۲۹-۲۸)

(ترجمہ) = بے شک یہ کلام اللہ ایک بزرگ اور شریف فرستادہ کے ذریعہ بھیجا گیا ہے (ان باتوں کو کہنے والا ہمارا معزز پیغمبر ہے۔ جس کی زبان سے یہ پیغام تم تک پہنچ رہا ہے)۔ یہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں اور نہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں۔ (یہ اللہ کا کلام ہے) لیکن بہت تھوڑے لوگ حقیقت پسند اور عقلی بصیرت سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

(۳۲) = وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ (۶۹) لِيُنذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ

(پ - ۳۶ - ۶۹ / ۷۰)۔

(ترجمہ) = ہم نے اس نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ شاعری اس کو زیب دیتی ہے۔ یہ تو ایک نصیحت ہے۔ اور واضح کتاب تاکہ وہ ہر اس شخص کو خبردار کر دے جو زندہ (سوچنے و سمجھنے والا) ہے۔ اور انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے۔

(۳۳) = وَيَقُولُونَ إِنَّمَا نُنَادِ كُودًا الْهَتِنًا لِشَاعِرٍ قَجْنُونٍ (۳۶) بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَقَ الْمُرْسَلِينَ (۲۳ - ۳۶ / ۳۷)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ کہتے ہیں کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر کے کہنے پر چھوڑ دیں؟ حالانکہ ہمارا رسول نہ شاعر ہے نہ دیوانہ۔ وہ (تو) خدا کی طرف سے ایک محکم ضابطہ حیات لے کر آیا ہے۔ جو ہر اس مرقق و سداقت پر مبنی ہے۔ اور اس نے سابقہ رسولوں کی تعلیم کی بھی تصدیق کی ہے۔

(۳۴) = هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنْزَلُ الشَّيَاطِينُ (۲۱) تَأْتُونَ عَلَىٰ صُلْبٍ

أَفَالِكِ أَشِيءَ (۲۲) يَلْقَوْنَ السَّمْعَ وَالثُّغْمَةَ لَذَلِيلُونَ (۲۳)

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَمِيمُونَ (۲۴) وَاللَّهُ أَنْبَأُ مِنَ الْإِنفَعَاتُونَ (۲۶) ۲۶ - ۲۲۱ تا ۲۲۶

(ترجمہ) = لوگو! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اُترا کرتے ہیں۔

(۱)۔ ہر جھوٹے جحل ساز بدکار پر اُترا کرتے ہیں۔

(۲)۔ وہ ادھر ادھر کان لگائے رہتے ہیں۔ کچھ قیاس اور کچھ فریب سے

کام لیتے ہیں۔ اور اکثر جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔

(۳)۔ شاعروں کے پیچھے چلنے والے فریب خوردہ لوگ ہوتے ہیں۔

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ (پیا سے اونٹ کی طرح) ہر وادی میں

بھٹکتے اور مارے مارے پھرتے ہیں (بناوٹی اور جھوٹے جذبات

کے پرستار)۔

(۴)۔ اور یہ کہ جو وہ کہتے ہیں ان کی زندگی اس کے مطابق نہیں ہوتی یعنی

قول و عمل میں تضاد ہوتا ہے۔

اُمّیّۃ ماکہ کا رہنے والا۔ مکی۔ ۲۔ اُمّت کا آدمی۔ قوم کا آدمی۔ عرب۔ (۱۵۷:۴)

۲۔ وہ لوگ جو اہل کتاب نہیں۔ غیر اہل کتاب (بیضاوی)۔

(۱۹:۳) (۱۷۵:۳) لغات القرآن المعروف غریب القرآن لغات القرآن

مؤلفہ مرزا ابوالفضل شیرازی۔

اُمّیّ کا لفظ اس قوم کی طرف منسوب ہے جو لکھنا پڑھنا نہ جانتی ہو۔

اُمّیّوں سے مراد جو اہل کتاب نہ تھے۔ (مفردات القرآن۔ راغب)

اُمّیّ۔ اُمّی سے مراد عامی ہے جسے کوئی تمیز نہ ہو۔ اُمّی وہ لوگ ہیں جن کے

پاس خدا کی طرف سے نازل شدہ کتاب کوئی نہ ہو۔ جسے وہ پڑھیں یا لکھیں

خواہ غیر منزل کتابیں کیوں نہ لکھتے پڑھتے ہوں۔ اس معنی میں سارے عرب

اُمّی تھے۔ کیونکہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نازل شدہ کتاب نہ تھی۔

(تفسیر سورہ اخلاص امام ابن تیمیہ۔ (ترجمہ اردو صفحہ ۲۶۵)۔

بَشَرِيَّةِ اَنْبِيَاءٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۳

① = مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَ وَالنَّبِيَّوَةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللهِ وَلَكِنْ كُونُوا عِبَادًا لِمَنْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَتَعْلَمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ (۹)، وَلَا يَاْمُرْكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّنَ اَدْبَابًا يَاْمُرْكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

(پ - ۳ : ۴۹ / ۸۰) -

(ترجمہ) = کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب حکم اور نبوت سے سرفراز فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کی بجائے تم میرے غلام بن جاؤ۔ وہ تو یہی کہے گا کہ تم سچے ربانی بن جاؤ جیسے کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضہ ہے۔ جس کو تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔ وہ تم سے ہرگز یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں کو یا نبیوں کو اپنا رب بنا لو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی نبی تمہیں کفر کا حکم دے گا جب کہ تم مسلم ہو چکے ہو؟

② = قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ اِلَيَّ الْاٰمَّا الْهٰكِمِ الَّذِي وَاٰحٰدًا فَاَسْتَقِيْمُوا الْاَبْيَادِ وَاسْتَخْفِرُوْهُ ذُوْنِ الْاَلْبَابِ (۲۴) - (پ - ۲۴ : ۴۱)

(ترجمہ) = ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے ہی جیسا اطمینان لیا کرتا ہوں انسان ہوں (طبعی تقاضے میرے اور تمہارے مشترک ہیں) تم میں اور مجھ میں فرق یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ کہ تمہارا حال اور حال اللہ

و مختار صرف خدائے واحد ہے۔ اس کے سوا کوئی ہستی نہیں جس کی عبدیت یا محکومیت اختیار کی جائے۔ تم تمام راستوں کو چھوڑ کر صرف خدا کی طرف لے جانے والی راہ اختیار کرو۔ وہی راہ سیدھی اور متوازن ہے جو لوگ خدائی اختیار و اقتدار میں دوسروں کو شریک سمجھتے ہیں۔ تو وہ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

(۳) = قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ
إِلَهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ
عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (پ: ۱۶-۱۸: ۱۱۰)

(ترجمہ) = ان سے بیان کر دو کہ میں تو (طبعی طور پر) تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ میری طرف یہ وحی ہوتی ہے کہ تم پر حاکم و مختار صرف اللہ کی ذات ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ سو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے، تو اسے چاہئے کہ وہ نظام عالم کو سنوارے اور صلاحیت بخش عمل کرے۔ اطاعت اور محکومیت صرف اپنے نشوونما دینے والے (رب) کے قوانین کی اختیار کرے اور اس میں کسی اور (غیر اللہ) کو شریک نہ کرے۔

(۴) = وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَجُلًا لُّوْحِيٍّ إِلَيْهِمْ فَسْأَلُوا أَهْلَ
الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (پ: ۲۱: ۷۰)۔

(ترجمہ) = (اے رسول ان سے کہہ دو کہ) ہم نے اس سے پہلے بھی جو پیغمبر بھیجے تھے وہ آدمی ہی تھے۔ اگر تمہیں اس کا علم نہ ہو تو ان لوگوں سے دریافت کر لو جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔

(۵) = وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا لُّوْحِيٍّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ (پ: ۱۲: ۱۰۹)

(ترجمہ) = اے پیغمبر تجھ سے پہلے ہم نے بستیوں کے رہنے والے انسانوں کو ہی جن پر ہم وحی کرتے تھے، رسول بنا کر بھیجا تھا۔

(۴) شریکیت

④ = وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۴۳) بِالْبَيْتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نَزَّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (پک - ۱۶ : ۴۳/۴۴)۔

(ترجمہ) = تجھ سے پہلے جنے رسول ہم نے بھیجے وہ سب کے سب آدمی تھے ان پر ہم اپنی وحی بھیجتے تھے۔ لہذا خود تمہیں معلوم نہیں تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔ سابقہ رسولوں کو روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ بھیجا تھا اور اسی طرح تجھ پر "الذکر" یعنی قرآن نازل کیا تاکہ جو تعلیم لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہے، وہ ان پر واضح کر دے۔ نیز اس لئے کہ وہ غور فکر کریں اور ہدایت پالیں۔ (ابوالکلام)۔

⑤ = وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پک - ۲۱ : ۷)۔

(ترجمہ) = اے رسول ان سے کہہ دو کہ ہم نے اس سے پہلے بھی جو پیغمبر بھیجے تھے وہ سب آدمی ہی تھے۔ اگر تمہیں اس کا علم نہ ہو تو ان لوگوں سے یہ بات دریافت کر لو، جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے جنہیں بھی نبی بھیجے وہ سب کے سب نوع انسانی سے تھے)۔

⑧ = وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا آيَا كَلُونِ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا

خَلِيدِينَ ۵ (پ - ۸:۲۱)۔

(ترجمہ) = اور نہ تو ان رسولوں کے جسم ایسے بنائے گئے تھے کہ انہیں کھانے پینے کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے (وہ عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور پھر اپنے وقت پر وفات پا جاتے تھے۔ لہذا یہ تصویر ہی باطل ہے کہ رسولوں کو عام انسانوں سے الگ کوئی "مَافُوقُ الْفِطْرَتِ" ہستی ہونا چاہئے)۔

⑨ = وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَ

ذُرِّيَّةً ط (پ - ۳۸:۱۳)۔

(ترجمہ) = اور درحقیقت ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے تھے (وہ بھی انسان ہی تھے) اور انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔

⑩ = وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا أَنَّهُمْ لِيَأْكُلُوا

الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ط (پ - ۲۰:۲۵)۔

(ترجمہ) = اور ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے تھے وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں (سودا سلف کے لئے) چلتے پھرتے تھے۔

⑪ = وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي

الْأَسْوَاقِ ط لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مَلَائِكَةٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا ۚ

أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكْوِينٌ لَّنَجْنَةٍ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ

الظَّالِمُونَ إِنَّ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۙ (پ - ۸/۴:۲۵)

(ترجمہ) = اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے (رسول کو تو مافوق البشر ہونا چاہئے تھا) پھر کہتے ہیں کہ

اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نازل ہونا چاہئے تھا جو لوگوں سے کہتا کہ اگر اس کی بات نہ مانو گے تو تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور کچھ نہیں تو اس کے لئے کوئی خزانہ اتار دیا جاتا یا اس کے پاس کوئی (وسیع و عریض) باغ ہوتا جس سے یہ (اطمینان) کی روزی حاصل کرتا۔ اور یہ ظالم (اس کہنے کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ لوگوں کو درغلالتے رہتے ہیں) تم ایسے شخص کے پیچھے چلتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(۱۲) = قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصْذُقُونَا
عَمَّا كَانَ يُعْبَدُ آبَاؤَنَا فَا تَوْنَا بِسُلْطَنِ مُبِينٍ (۱۱) قَالَتْ لَهُمْ
رَسُولُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَنِ إِلَّا بِإِذْنِ
اللَّهِ وَعَلَىٰ اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (۱۲: ۱۰/۱۱)۔

(ترجمہ) = کفار نے کہا تم اس کے سوا (اور) کیا ہو کہ ہماری طرح کے ہی ایک آدمی ہو۔ تم چاہتے ہو کہ جن کی اطاعت و عبودیت ہمارے اسلاف یعنی باپ دادا نے اختیار کر رکھی تھی، ان سے ہمیں روک دو۔ اچھا (اگر ایسا ہی ہے تو) کوئی واضح دلیل پیش کرو (ان کے رسولوں کے جواب دیا) ہاں ہم اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں۔ لیکن اللہ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔ منتخب فرمالتا ہے۔ اور یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں کہ تمہیں کوئی سند لادکھائیں۔ سند تو اللہ کے حکم سے ہی آسکتی ہے۔ اور جو لوگ بھی قانونِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ انہیں اس کی ذات پر پورا بھروسہ ہے۔

(۱۳) = وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمْ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا

أَلَعَلَّ اللَّهَ بُشِّرَ آدَمَ سُوًّا (۹۴) قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ يَحْكُمُ لَكُمْ

يَوْمَ تَأْتُونَ مَطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا سُوًّا (۹۵)

(ترجمہ) = اور (حقیقت یہ ہے کہ) جب کبھی اللہ کی طرف سے ہدایت (رہنمائی)

لوگوں کے پاس آئی تو اس بات نے ایمان لانے سے انہیں روکا کہ وہ کہنے

لگے کہ کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ تو اے پیغمبر ان سے کہہ دیجئے

کہ اگر زمین میں انسانوں کی جگہ فرشتے آباد ہوتے اور اطمینان سے چلتے

پھرتے تو ہم ضرور آسمان سے فرشتے ہی پیغمبر بنا کر بھیج دیتے (پ ۱۶/۹۵)

(۱۴) = مَا أَطْسِجُ ابْنَ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ

الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَأَنَّا بِالْبَيْتِ الطَّعَامِ أَنْظَرُ

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ نَنْظُرُ أَنِّي يُؤْفِكُونَهُ (پ ۱۷)

(ترجمہ) = مسیح ابن مریم خدا کا پیغمبر تھا۔ اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گذرے ہیں۔

اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی وہ دونوں (انسان تھے) اور

کھانا کھایا کرتے تھے۔ (ماں سے پیدا ہونے والا بیٹا کھانے پینے میں ماں

کا محتاج ہوتا ہے) دیکھو ہم ان کے لئے کس طرح بات واضح کر دیتے

ہیں۔ پھر غور کرو (حوالہ ضرور یہ جس کے ساتھ لگی ہوں وہ خدا کیسے...

ہو سکتا ہے؟) یہ کس طرح اپنے باطل اور غلط عقائد کی طرف پھیرے

جا رہے ہیں۔

(۱۵) = لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ

فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ

ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱۷) (پ - ۵: ۱۷)۔

(ترجمہ) بے شک جو لوگ یہ (عقیدہ رکھتے ہوئے) کہتے ہیں کہ اللہ خود مسیح ابن مریم ہے تو وہ کفر کرتے ہیں۔ اے رسول ان سے کہدو کہ اللہ: مسیح کو اور اس کی ماں کو اور (صرف یہی ہی نہیں بلکہ) روئے زمین پر جتنے انسان بستے ہیں سب کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اس کی بادشاہی میں دخل دینے کی جرات کر سکے۔ (یاد رکھو) کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب پر خدا اور صرف خدا تعالیٰ کا اقتدار و اختیار ہے۔ ہر شے کی تخلیق اسی کے قانون مشیت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور ہر شے پر اسی کا کنٹرول ہے۔ (اس لئے کوئی انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی خدا انسانی پیکر اختیار کر کے دنیا میں آیا کرتا ہے۔

(۱۷) = قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۷) قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرِ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ (۱۷) (پ - ۵: ۷۶/۷۷)

(ترجمہ) = (اے پیغمبر) ان سے کہدو کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کو اپنا الٰہ (یعنی صاحب اقتدار و اختیار) تسلیم کرتے ہو جنہیں نہ تمہارے نفع کا اختیار ہے اور نہ نقصان کا۔ (خواہ وہ جناب عیسیٰ ہوں یا جناب مریم یا کوئی اور انہیں تو تمہاری خبر تک نہیں) اور صرف اللہ ہی ہے جو سب لچھ جانتا ہے (اور یہ بھی کہدو کہ) اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق اور ناجائز غلو (اور زیادتی) مت کرو (اور ہر ایک کو اس کے اپنے مقام

پر رکھو جو اس کا مقام ہے) اور ان لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو خود ہی پہلے گمراہ ہو چکے ہیں)۔ اور اپنے ساتھ اوروں کو بھی گمراہ کر خلیے ہیں۔ یہ لوگ سیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔

①۷ = قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فَيُنَاوِلِدًا وَّلَبِثْتَ فَيُنَا مِنْ عُمَرِكَ سِنِيْنَ (۱۸) وَّفَعَلْتَ فَعَلَتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنْ الْكٰفِرِيْنَ ۙ قَالَ فَعَلْتُهُمْ اِذَا وَاَنَا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (۲۰) فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْكُمْ... الخ (پ - ۱۹ - ۲۶ : ۱۸ تا ۲۱)۔

(ترجمہ) = (فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا) کیا ہم نے بچپن میں تمہاری پرورش کی ہے ہاں نہیں کی اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہم میں بسر نہیں کئے۔ لیکن تم نے جو کچھ کیا سو کیا۔ (یعنی ہماری قوم کے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا)۔ تم کیسے ناشکر گزار ہو۔ (جناب) موسیٰؑ نے جواب دیا کہ ایسی حرکت مجھ سے نادانستہ طور پر ہو گئی تھی۔ پھر میں تمہاری نا انصافی کے خوف سے بھاگ گیا تھا۔

①۸ = فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ قُلٌّ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ (۱۵) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهُ ۗ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۱۶) (پ - ۲۸ - ۲۸ : ۱۵ / ۱۶)۔

(ترجمہ) = پھر (حضرت) موسیٰؑ نے اس (قبیلی دشمن کو ایک گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر کہا کہ یہ شیطان کا کام ہے) (یعنی غصہ سے مغلوب ہو کر ایسا کام ہو گیا) یقیناً شیطان کھلا ہوا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ اس پر نادم ہو کر کہنے لگے خدا یا مجھ سے بڑا قصور ہو گیا۔ میں نے اپنے

آپ پر زیادتی کی مجھے معاف فرما۔ پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۹) = خُذِ الْحَقُّوْ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۱۹۹) وَ
اِمَّا يَنْزِعَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْعًا فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۰۰) (پ - ۹ - ۷ : ۲۰۰)۔

(ترجمہ) = تم ان سے درگزر کرو اور اللہ کے احکام دیتے جاؤ اور جہلاء سے کنارہ کش رہو اور اگر ایسا ہو کہ شیطان کی طرف سے وسوسہ کی کوئی خلت محسوس ہو تو اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ یاد رکھو۔ اللہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

(نوٹ) التزغ کے معنی کسی کام کو بگاڑنے کے لئے اس میں دخل انداز ہونے کے ہیں۔ (راغب)۔

(۲۰) = وَاِذَا رَعٰیتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا فَاعْرِضْ عَنْهُمْ
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهَا وَاِمَّا يَنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِىْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۲۰۱) (پ - ۷)
(ترجمہ) = اور جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ ہماری آیات کے خلاف بے ہودہ باتیں کرتے ہیں۔ تو آپ ان سے کنارہ کش ہو جائیں جب تک کہ وہ اپنی ہرزہ سرائی کو چھوڑ کر دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اور اگر شیطان آپ کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم اور زیادتی کرنے والوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

(۲۱) = اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاَوٰى (۲۱) وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى (۲۲)
وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى (۲۳) (پ - ۹۳ : ۶ تا ۸)۔

(ترجمہ) = کیا اس (اللہ) نے تمہیں (بے یار و مددگار) نہیں پایا؟ اور پھر آپ کے لئے حفاظت اور پناہ کا سامان فراہم کر دیا اور تمہیں سیدھی راہ سے ناواقف پایا تو پھر ہدایت بخشی (صحیح راستہ کی طرف آپ کی رہنمائی، بذریعہ وحی) اور خدا نے تمہیں ضرورت مند اور نادار پایا تو اتنا کچھ دے دیا جس سے آپ کسی کی مدد کے محتاج نہ رہے۔

(۲۲) = لَحْنٌ لَّفَصٌ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ (۳)۔
(پ ۱۲ - ۳)۔

(ترجمہ) = (اے رسول) ہم اس قرآن کو تم پر وحی کے ذریعہ نازل کر کے تم سے انبیائے سابقہ اور اقوام گذشتہ کے واقعات بہترین طریق پر بیان کرتے ہیں۔ وہ ایسے واقعات ہیں جن سے تم نہ صرف قرآن سے پہلے بے خبر تھے (ابھی میں جناب یوسفؑ کی سرگذشت ہے) غافل کے معنی بے خبر (۱۵: ۲۸)۔

(۲۳) = وَثِيَابِكَ فَطَهَّرْنَا وَرَنُوكَ فَجَبَّدْنَا وَأَلْزَمْنَا فِيكَ الْوَدَّ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ وَنُفِخَ فِي السُّنَنِ النَّخْلَ لَعَلَّكَ تَلْمِذُومٌ (۵) (پ ۲۹ - ۲۷: ۵)۔
(ترجمہ) = اور تم اپنے کپڑے صاف رکھو اور ہر قسم کی ناپاکی (میل کچیل) سے دور رہو۔

(۲۴) = قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱) (پ ۲۸ - ۵۸: ۱)۔

(ترجمہ) = بے شک اللہ نے اس عورت کی فریاد سن لی ہے جو تجھ سے (اے رسول) اپنے خاوند کے متعلق جھگڑ رہی تھی اور اپنی فریاد اللہ سے کر رہی تھی۔

اور اللہ تم دونوں کے سوال و جواب سن رہا تھا۔ وہی سب کچھ سننے اور نگاہ رکھنے والا ہے۔

(۲۵) = يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ
أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱) (پ - ۲۸ - ۱: ۶۶)۔

(ترجمہ) = اے نبی! جس چیز کو اللہ نے تیرے لئے حلال قرار دیا ہے۔ تم اسے
محض اپنی بیویوں کی رضامندی کے لئے اپنے اوپر کیوں حرام قرار
دیتے ہو۔ (بخشش طلب کرو) اللہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۲۶) = وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ
عَلَيْنَا غَيْرَ حَقٍّ وَإِذْ آتَاكَ خَلِيلًا (۲) «وَلَوْ لَا أَنْ...
تَبَّتْكَ لَقَدْ كِدَّتْ تَرَكُنَ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا (۳)» إِذْ كَا
ذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ جَاءَكَ
عَلَيْنَا نَصِيرًا (۵) (پ - ۱۷ : ۲ تا ۷۵)۔

(ترجمہ) = اور (جن کو خدا نے واحد کی اطاعت سخت ناگوار گذرتی ہے) انہوں
نے اس بات کا ہتھیہ کر لیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح تمہیں وحی کے راستہ
سے ہٹا کر نئے میں ڈال دیں۔ تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے
کوئی بات گھڑ لو (تاکہ مفاہمت ہو جائے)۔ اگر تم ایسا کرتے تو وہ
اپنا دوست بنا لیتے اور اگر ہم نے تمہیں ثابت قدم نہ رکھا ہوتا
تو تم تھوڑا سا ضرور ان کی طرف جھک جاتے۔ تب اللہ تمہیں
دُگنا عذاب زندگی میں اور دُگنا مرنے پر چکھاتے۔ پھر تم ہمارے
خلاف کوئی یار و مددگار نہ پاتے۔

(۲۷) = وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ (۴) لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ (۵)

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ (۲۶) فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ
حَاجِزِينَ (۲۷) وَإِنَّهُ لَتَذِكْرٌ لِّلْمُتَّقِينَ (۲۸) (پ ۲۹-۶۹)

(ترجمہ) = اور اگر وہ ہم پر بعض باتیں افتراء کر کے ہماری طرف منسوب کر لیتا
تو ہم اسے دائیں ہاتھ (یعنی محکم گرفت سے) پکڑ لیتے) اور اس کی رگ
گردن کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔
یہ قرآن ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو غلط روش کے بڑے نتائج
سے بچنا چاہتے ہیں۔

(۲۸) = وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايٍ عِزِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا (۲۳) اَلَا اَنْ
يَسْأَلَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ اَنْ
يَهْدِيَنِي رَبِّيْٓ لَا قَرْبَ مِنْ هٰذَا اَرَ شَدَّ اِهٖ (۱۸-۲۳:۲۲)

(ترجمہ) = اور کسی چیز کے متعلق (یوں) نہ کہہ کہ میں اسے کل کروں گا۔ مگر جب
بھی کہو یہ کہو "انشاء اللہ" (اگر اللہ نے چاہا) تو کروں گا۔ جب تم یہ کہنا
بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرو۔ اور اے رسول! تم ان سے کہو
کہ مجھے اپنے رب سے اُمید ہے کہ وہ مجھے اس سے قلیل ترمیمت میں
کامیابی کی راہ دکھائے گا۔

(نوٹ) یہ تنبیہ اس لئے کی گئی ہے کہ تمہیں کیا خبر کہ تم وہ کام کر سکو گے یا نہیں
علم غیب تو تمہیں ہے نہیں اس لئے دعویٰ کرنا کہ کل فلاں کام ضرور کروں
گا۔ غلط ہے)

(۲۹) = وَمَجْعَلُنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۚ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (۱۰۰)

(پ - ۶: ۱۰۰)۔

(ترجمہ) = اے پیغمبر! ہم نے تجھے ان پر نہ حوالدار مقرر کیا نہ پاسبان اور نہ تم

ان کے داروغہ ہو (اس لئے کہ انسان کو اختیار و ارادہ دیا گیا ہے کہ وہ جو راستہ چاہے اختیار کرے) اور یہ مشرک جن کو خدا کے سوا پکارتے ہیں اور جن کو اپنا معبود بنا رکھا ہے، انہیں برا بھلا نہ کہنا ورنہ یہ لوگ بھی بے سمجھی اور نادانی (حماقت) سے اللہ کو برا کہنے لگیں گے۔

③ = اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (۵۶) (نپ - ۲۸ : ۵۶)۔

(ترجمہ) = (اے محمدؐ) جسے تم دوست رکھتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ ایمان قبول کر لے تو یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔ اللہ کی طرف سے ہدایت اسے ملتی ہے جو ہدایت کا متلاشی ہو اور عقل و فکر سے کمالیتا ہو اور اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے کی تمنا رکھتے ہیں۔

③۱ = اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ^{ذمہ} (۱۲) (نپ - ۹۲ : ۱۲)

(ترجمہ) = یقیناً ہدایت دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ یعنی صحیح رہنمائی وحی کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے۔

③۲ = وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا سُوْلٌۙ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهٖ الرُّسُلُ

اَفَايُنُّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ اَلْقَلْبَةُ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ

عَلٰى اَعْقَابِهٖ فَلَنْ يُّضَرَ اللّٰهُ شَيْطًا وَّ سَيَجْزِي اللّٰهُ الشُّكْرِيْنَ

(نپ - ۳ : ۱۶۴) (ترجمہ) = اور محمدؐ صرف خدا کا پیغام پہنچانے والا ہے۔ اس سے پیشتر ہدایت

سے پہنچے آئے اور اپنا فریضہ ادا کر کے انتقال کر گئے۔ پھر اگر یہ (محمدؐ)

بھی مرجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اٹھے پاؤں (یعنی قدیم روش

کی طرف) پلٹ جاؤ گے۔ (یاد رکھو) جو کوئی اٹلے پاؤں پھر جائے گا۔
وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ (خود اپنا ہی نقصان کرے گا) اور (جو
اپنے ایمان پر قائم رہے گا اور اس کی شکرگزاری کرے گا) تو ایسے شکر
گزاروں کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔

(۳۲) = اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ (پ: ۲۳ - ۳۹ : ۳۰)۔

(ترجمہ) = بلاشبہ تجھے بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے (پھر ظہورِ تاج کے وقت
قیامت کے دن) تمام معاملات سامنے آجائیں گے۔ اور تمام جگروں
کا فیصلہ ہو جائے گا۔ (۳۱ : ۳۹)۔

(۳۳) = كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
وَ الْاِكْرَامِ (پ: ۲۴ - ۵۵ : ۲۴/۲۶)۔

(ترجمہ) = جو کچھ بھی زمین پر ہے، فنا ہو جانے والا ہے۔ اور صرف باقی رہنے
والی تیرے پروردگار کی ذات ہے جو نہایت بزرگی اور عظمت والا ہے
(۳۵) = كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ (پ: ۲۸ - ۸۸)۔

(ترجمہ) = اس کی ذات پاک کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

(۳۶) = كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةٌ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُؤَفَّقُونَ اَجْرَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ
فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعٌ الْعُرُوْدِ (۱۸۵)
(پ: ۳ - ۱۸۵)۔

(ترجمہ) = ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور جب تم موت کا مزہ چکھ
چکو گے تو قیامت کے دن اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پاؤ گے۔ پھر جو
اگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا۔ (وہ) اپنے مقصد کو پا گیا۔

ورنہ یہ "پہلی" زندگی تو محض دھوکہ کا سامان ہے۔

(۳۷) = لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَكَآ
تَحْزَنُ عَلَيْهِمْ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (پ ۱۲ / ۱۵)
(ترجمہ) = تم اس زندگی کے اس سارے سامان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو
جو ان میں سے مختلف طبقات کے لوگوں کو دے رکھا ہے۔ اور نہ ان
کی حالت پر غم کھاؤ۔ تم (انہیں چھوڑ کر) ایمان لانے والوں کو اپنے
بازوؤں میں سمیٹ لو۔ نرمی اختیار کرو۔

(۳۸) = وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ
زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ
وَالْبَاقِيَ (۱۳۱) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (پ)
لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ (۱۲)
(پ - ۲۰ : ۱۳۱ / ۱۳۲) -

(ترجمہ) = اور یہ جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیوی زندگی کی اپنے قانون
کے مطابق آسائشیں دے رکھی ہیں اور ان سے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں
تو تم اس طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں
ڈالنے کے لئے دی ہے۔ اور تیرے رب کا دیا ہوا یہ رزق بدرجہ
بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ اپنے اہل و عیال کو (اور متعلقین) کو
صلوٰۃ کا حکم دو اور تم خود بھی اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے رزق
طلب نہیں کرتے بلکہ ہم تو تم کو رزق دیتے ہیں۔ (یاد رکھو) تقویٰ
اور پرہیزگاری کا انجام ہمیشہ خوش گوار ہوتا ہے۔

(۳۹) = وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ط مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ
وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ
مِنَ الظَّالِمِينَ (۵۲) (پ - ۶ : ۵۱/۵۲) -

(ترجمہ) = (۱) پیغمبرؐ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طالب رہتے ہیں، ان کو اپنے پاس سے مت نکالو نہ تم کو ان کی جوابدہی کرنی پڑے گی نہ ان کو تمہاری جوابدہی کرنی ہوگی۔ اگر تم ان کو نکال دو گے تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

④ = قُلْ اَغَيْرِ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ
يُطْعِمُهُ وَلَا يَطْعَمُهُ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ
وَلَا تَكُوْنُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۴) قُلْ اِنِّيْ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ
رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۱۵) (پ - ۶ : ۱۴/۱۵) -

(ترجمہ) = ان سے کہدو! کیا میں ایسے خدا کو چھوڑ کر کوئی اور رفیق و کار ساز تلاش کروں جس نے عظیم سلسلہ کائنات کی تخلیق کی۔ وہ اللہ ہی تو ہے جو سب کو سامان زیست عطا فرماتا ہے۔ لیکن خود خورد و نوش کا محتاج نہیں (وہ کسی کی محنت سے خود کچھ نہیں لینا چاہتا) میں کہتا ہوں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دوں اور اس کی حاکمیت میں کسی کو شریک نہ کروں۔ ان سے یہ بھی کہو کہ میں کسی طرح سرکشی اختیار کر سکتا ہوں) جبکہ مجھے ظہور نتائج کے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

== اِسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِيْنَ
مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (۸۰) (پ - ۹: ۸۰)۔

(ترجمہ) = اے نبی (۴) تم خواہ ایسے لوگوں کے لئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو۔ اگر تم ستر (۵) مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو (ان کے فسق کی وجہ سے) ہدایت نہیں دیتا۔

(۶۲) = فَأَعْلَمُ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَخْفِرُ لِمَا نُبِّئَكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ (پ - ۲۶: ۱۹)۔

(ترجمہ) = تم اس حقیقت پر یقین رکھو کہ کائنات میں خدا کے سوا کسی کا غلبہ و اقتدار نہیں اور معافی چاہو (استغفار کرو) اپنی غلطیوں و کوتاہیوں کے لئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی۔ اللہ تمہاری نقل و حرکت اور سرگرمیوں کو (خوب) جانتا ہے۔ اور تمہارے ٹھکانوں سے بھی واقف ہے۔

:-:ہینینینینہ:-:

بشر:

بشر سے مراد: انسان کی طبعی ساخت اور جسمانی بناوٹ کے ہیں۔
 بَشْرَةٌ = کے معنی انسان کی جلد کے ہیں۔ کیونکہ انسان کی جلد پر (ہر جگہ)
 بال نہیں ہوتے۔ اس طرح اس کے معنی خود انسان کے ہو گئے۔
 آدم کے معنی انسان کی جلد کی باطنی سطح (راغب)

مولوی محمد علی صاحب رسول نگری لفظ بشر کی لغوی تحقیق کے ضمن
 میں لکھتے ہیں کہ بشر مادہ ب - ش - ر سے ہے۔ اس مادہ کے بنیادی معنی
 ہیں: "جلد" جلد ہی کا ایک حصہ ہے: "چہرہ"۔ چنانچہ چہرے اور جلیے
 کو "بشری" کہا جاتا ہے۔ نیز اس مادہ کا مصدری معنی ہے: جلد سے جلد
 کا ملنا۔ چنانچہ میاں بیوی کی مقاربت، جس میں دونوں کی جلدیں ایک دوسرے
 سے مس کرتی اور ملتتی ہیں اسے "مباشرت" کہا جاتا ہے۔ لفظ "بشارت" بھی
 اسی مادہ سے مشتق ہے۔ بشارت اس اچھی یا بُری خبر کو کہتے ہیں جس کے سُننے
 ہی بشرے یعنی چہرے پر مٹھا اچھے یا بُرے آثار نمایاں ہو جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں
 کہ خوشخبری سے فوراً چہرہ چمک اُٹھتا ہے۔ اور بُری خبر سُننے سے چہرہ کارنگ
 فق ہو جاتا ہے (اڑ جاتا ہے)۔ المختصر حضرت انسان جب اپنی ابتدائی خلقت
 کے بعد موجودہ خوبصورت جلیے کی منزل میں پہنچ کر جسمانی لحاظ سے مکمل ہو گیا۔
 تو اس وقت یہ صرف بشر تھا۔ نہ یہ ابھی انسان تھا نہ یہ آدم۔ لفظ انسان انس
 سے ہے۔ جب باہمی انس پیدا ہوا تو یہ انسان بنا۔ اور جب مل جُل کر رہنا شروع
 کیا تو آدم کہلایا۔ کیونکہ لفظ آدم جس کا مادہ ا - د - م سے ہے، جس کے بنیادی
 معنی ہیں: "مل جُل کر رہنا"۔ حضرت انسان اس لحاظ سے کہ وہ بھوک پیاس و
 بول و براز اور لباس و مکان اور علاج وغیرہ کا محتاج ہے۔ اس لئے ان ضروریات

زندگی کی احتیاج کے لحاظ سے محض بشر ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمارے جیسے بشر ہیں۔ ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں۔ قوم نوح نے آپ کے متعلق کہا:-

مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لَا يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ
وَلَيْشَرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ (۳۳) (پ - ۲۳: ۳۳)۔

(ترجمہ) = (قوم نوح کے سرداروں نے کہا کہ لوگو!) یہ نوح صرف تمہارے جیسا بشر ہے وہی کچھ کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی کچھ پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔

دیکھا آپ نے اس آیت مجیدہ میں کس طرح انسان کی بشری حدود کی وضاحت

کردی گئی ہے۔ کھانا پینا اور بول و براز اور دوسری تمام جسمانی ضروریات

لباس مکان اور علاج وغیرہ سب حضرت انسان کے بشری تقاضے ہیں اور

ان تقاضوں میں انبیاء اور عوام بالکل برابر کے شریک ہیں۔ یعنی کوئی نبی بھی ان

بشری تقاضوں اور ضرورتوں سے بری نہیں تھا۔ (بلاغ القرآن لاہور نومبر دسمبر ۱۹۷۸ء)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (۴) (پ - ۵۲: ۴)

و سخن نمی گوید از خواہش نفس نیست قرآن مگر وحی بسوئے او فرستادہ

(ترجمہ حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ تاج کینی میڈ)

یعنی نبی اپنے اعمال و افعال کے لحاظ سے صاحب اختیار ہوتا ہے۔ دوسرے

عام انسانوں کی طرح اسے قانونِ فطرت کے مطابق جس طرح کے وہ عمل کرنا چاہے

عمل کرنے پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ پیغمبر کو دیکھنے یا سُننے کے بعد

اپنی مرضی سے بولنے کا پورا پورا اختیار حاصل تھا۔ البتہ جب اللہ کی طرف

سے وحی ہو رہی ہوتی تھی تو اس وقت ان کی سمع، بصر اور فواد پر پرے بٹھا

دیئے جاتے تھے۔ صرف اور صرف پیغمبر اس وقت صاحب اختیار نہیں ہوتے تھے

تاکہ پیغمبرؐ کے جذبات کا دخل نہ ہو سکے۔ جب وحی تمام ہو جاتی تو پیرے بھی اٹھائے جاتے۔

جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو کلمات بھی منہ سے نکالتے تھے تو وہ وحی الہی ہو کرتے تھے۔

در اصل اس قسم کے لوگ باطن میں اس بات پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حلول کر گیا تھا۔

یہ عقیدہ اسلام کے منافی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے نمونہ عمل اس وقت قرار دیئے جاسکتے ہیں، جب آپ انا بشر مثلکم کی خصوصیات کے حامل ہوں۔ ورنہ ہم ان کے اسوہ حسنہ کی پیروی کے اہل نہیں بن سکتے۔

—:—————:—

غیب کا علم

① = إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۸) (پ ۲۶ - ۱۸: ۴۹)۔

(ترجمہ) = بے شک آسمانوں اور زمین (بلندیوں اور پستیوں) کے غیب کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے۔

② = وَاللَّهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّيْلِ يُرْجِعُ الْأُمُورَ كُلَّهَا فاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (۱۲۳) (پ ۱۲ - ۱۲۳: ۱۱)۔

(ترجمہ) = اور آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں (صرف) اللہ ہی کو معلوم ہیں۔

تمام کاموں کا مرجح صرف اللہ ہی ہے۔ اسی کی عبادت یعنی غلامی اختیار کرو اور اسی پر توکل اور بھروسہ کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے تمہارا رب بے خبر نہیں۔

③ = وَاللَّهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (پ ۱۴ - ۱۴: ۴۷)۔

(ترجمہ) = اور اللہ ہی کو ہے آسمانوں اور زمین کا علم غیب اور قیامت کا معاملہ آنکھ کے جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی قریب تر ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

④ = لَدَّ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْبَصَرِ وَالسَّمْعِ (پ ۱۵ - ۱۵: ۲۶)۔

(ترجمہ) = آسمانوں کا اور زمین کا علم (یعنی پوشیدہ حوالہ) اسی کو معلوم ہیں۔ کیا

خوب ہے صاحب بصیرت اور کیا ہی خوب سننے والا ہے۔

⑤ = قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ
وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (۶۵) (پ - ۲۷ - ۶۵)۔

(ترجمہ) = کہدو (اے محمدؐ) کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اللہ کے سوا
غیب دان نہیں ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

⑥ = إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
(پ - ۳۱ - ۳۴)۔

(ترجمہ) = قیامت یعنی ظہور نتائج کا وقت آنے کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور

وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں کیا کیا
تبدیلیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کل کیا
کرے گا۔ اور نہ ہی یہ بتا سکتا ہے کہ اس کی موت کس جگہ واقع ہوگی،
خدا سب کچھ کا علم رکھتا ہے اور ہر بات سے باخبر ہے۔

⑦ = يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا بَغْثَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ
عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّا كَثْرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ (۱۸۷) (پ - ۷ - ۱۸۷)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ قیامت
کب واقع ہوگی۔ ان کو جواب دو کہ اس کا علم میرے رب کو ہی ہے۔

وہی اپنے وقت پر ظاہر کرے گا۔ وہ زمین و آسمان کے نظام میں مستور ہے۔ جب آئے گی تو تم پر اچانک آجائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریا کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو تو ان سے کہدو! کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

⑧ = اِنَّ اللّٰهَ عَلِمُ الْغَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
بِذٰلِكَ الصِّدُوْدِ (۳۸) (پ - ۳۵ : ۳۸)۔

(ترجمہ) = اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب جانتے والا ہے۔ وہ تو سینوں کی باتوں کو بھی جانتے والا ہے۔

⑨ = فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا اِلَيَّ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ (۲۰) (پ - ۱۰ : ۲۰)۔

(ترجمہ) = اے پیغمبر! انہیں کہدو کہ غیب کی باتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔ (کل کیا ہوگا اللہ ہی کو علم ہے) لہذا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

⑩ = وَعِنْدَآ مَفَاٰجِعِ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبُرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ رَّوْقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَآ وَاَحْبَبَۃٌ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَظِيٍّ وَّلَا يَابِسِ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (۵۹) (پ - ۴ : ۵۹)۔

(ترجمہ) = اور اسی (اللہ) کے پاس غیب کی کُنجیاں ہیں۔ جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خشکی اور تری میں جو کچھ ہے اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں چھڑتا جس کا اسے علم نہ ہو۔ اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ پوشیدہ ہی کیوں نہ ہو اسے بھی جانتا ہے (ہر ہر ذرہ پر اس کی نگاہ ہے)

⑪ = قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ط
 وَكَوْنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سَتَكُنْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا
 مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَكَثِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝
 (پ - ۹ - ۱۸۸) -

(ترجمہ) = (اے محمدؐ) ان سے کہدو کہ میں اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع یا نقصان
 کی قدرت نہیں رکھتا۔ مگر صرف اللہ کے منشاء (قانون) کے مطابق
 ہوگا۔ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لئے نفع بخش چیزیں جمع کر لیتا
 اور مجھے کوئی تکلیف چھو تک نہ سکتی۔ (میری حیثیت تو صرف
 یہ ہے کہ) میں اس قوم کو جو اللہ کے قوانین پر یقین رکھتی ہے، صحیح
 روش کے خوش گوار بتاؤں اور غلط روش کے تباہ کن عواقب سے
 آگاہ کروں۔

⑫ = قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ
 الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ جَإِنُ اتَّبِعِ الْآمَانَ
 يُوحَىٰ إِلَىٰ قُلُوبِ هَٰؤُلَاءِ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ط
 أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ۝ (پ - ۶ : ۵۰) -

(ترجمہ) = اے رسول! تم کہدو! کہ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے
 ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔
 میں کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اس کے جو میری طرف وحی کی جاتی ہو
 (اسی اللہ کے حکم پر چلتا ہوں)۔ انہیں کہدو! ذرا سوچو تو سہی کیا اندھا
 اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تم غور کیوں نہیں کرتے؟

⑬ = وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ

وَلَا أَقُولُ بِإِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ
 لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ط اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ
 وَإِنِّي إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ (۳۱) (پ - ۱۱ : ۳۱) -

(ترجمہ) = میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں
 غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں کہتا
 ہوں کہ جنہیں تمہاری نظریں حقیر دیکھتی ہیں، اللہ انہیں بھلائی نہیں دے گا۔
 اللہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے (اگر ایسا کروں) تو بے شک میں
 ظالموں میں سے ہوں گا۔

(۱۴) = وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي
 مِنْ تَرْسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ (پ - ۳ : ۱۷۹) -

(ترجمہ) = اور اللہ ایسا نہیں کرتا کہ کسی کو غیب پر مطلع کر دے۔ لیکن اللہ اپنے
 رسولوں میں سے چن لیتا ہے جسے پسند فرماتا ہے۔

(۱۵) = قُلْ إِنْ أَدْرَيْتُمْ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي
 أَمَدًا (۲۵) ۱۲، عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۱۲
 إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يُسَلِّكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
 وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا (۲۹) ۱۲، لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ
 رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا (۲۸) ۱۲
 (پ - ۲ : ۲۵ تا ۲۸) -

(ترجمہ) = (۱۲) پہنچان سے، کہہ دو! کہ میں نہیں جانتا جس (عذاب) کا وعدہ تم
 سے کیا جا رہا ہے، وہ جلد آنے والا ہے۔ یا اس کے لئے طویل مدت مقرر
 ہے۔ وہ (تو اللہ) ہی عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

سوائے اس رسول کے جسے اس نے (غیب کا علم دینے کے لئے)،
 چن لیا ہو۔ پھر اس کے آگے اور پیچھے دو محافظ لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ
 جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اور وہ
 ان کے پورے ماحول کا احاطہ کئے ہوئے اور ایک ایک چیز کو اس
 نے گن رکھا ہے۔ (کسی کا کوئی عمل اس کے قانون مکافات کے دائرے
 سے باہر نہیں رہ سکتا)۔

①۶ = ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيْهِ اِلَيْكَ ۗ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
 اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ (پ ۳ - ۱۲: ۱۰۲)

(ترجمہ) = یہ ہیں غیب کی خبریں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کر رہے ہیں۔
 تم ان کے پاس جب کہ وہ (برادرانِ یوسف) اپنے کام پر متحد
 ہو رہے تھے۔ اور مکاری و سازش میں لگے ہوئے تھے۔

①۷ = تِلْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيْهَا اِلَيْكَ ۗ مَا كُنْتَ
 تَعْلَمُهَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۗ (پ ۳ - ۱۱: ۴۹)

(ترجمہ) = (اے محمد!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی
 کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم
 جانتی تھی۔

①۸ = قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۗ لِكُلِّ
 اُمَّةٍ اَجَلٌ مُّطَرَّ (پ ۱ - ۱۰: ۴۹)۔

(ترجمہ) = (اے محمد) ان سے کہہ دو! کہ میں خود اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع یا
 نقصان کی قدرت نہیں رکھتا۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے (وہ) قانونِ مشیت
 کے مطابق ہوتا ہے۔ ہر قوم کا ایک وقتِ اجل مقرر ہے۔

(۱۹) = وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ ط وَمِن

أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَفَّ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ قَفًّا لَا تَعْلَمُهُمْ ط

نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ... الخ (پ - ۹ : ۱۰۱)

(ترجمہ) = تمہارے گرد و پیش جو دہاتی عرب رہتے ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی ہیں۔ اور اسی طرح خود مدینہ کے باشندوں میں بھی ہیں جو نفاق میں مشاق ہو گئے ہیں۔ (اے پیغمبر تم انہیں نہیں جانتے۔ لیکن ہم انہیں جانتے ہیں۔

(۲۰) = مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَّا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي

وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ذُج

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ط وَأَنْتَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (پ - ۵ : ۱۱۷)

(ترجمہ) = میں نے ان سے کچھ نہیں کہا مگر وہی جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا۔

یہ کہ تم صرف اللہ کی غلامی اختیار کرو جو تمہارا بھی رب ہے اور میرا

بھی رب ہے (اور پھر) جب تک میں ان میں رہا ان پر نگران رہا

اور جب تو نے مجھے وفات دے دی (تو میری نگرانی ختم ہو گئی)

اس کے بعد تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہی کائنات کی ہر شے کا

نگران و نگہبان ہے۔

غیب

کے معنی۔ عدم موجودگی۔ نگاہوں سے اوجھل ہونا۔ ہر وہ چیز جو انسان کے

علم اور حواس سے پوشیدہ ہو۔ شہادہ کی ضد ہے۔ غیب کے لئے ضروری

ہے کہ وہ کہیں نہ کہیں موجود ہو۔ کسی چیز کو غائب یا غیب لوگوں کے لحاظ سے

کہا جاتا ہے۔ باری تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ (۳۴: ۳)۔
بِالْغَيْبِ: پیمہ پیچھے۔ آنکھوں سے اوجھل۔

مختصرات غیب:

- ۱- میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خرچ کرنے کی اپیل کیا کرتے تھے۔ خواہ جنگ کی حالت ہو یا ملکی انتظام ہو۔
- (فرمایا) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ... الخ (پ۔ ۵۷: ۱۰۷)
- ۲- میں غیب نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعہ (مجھے) کسی بات کی خبر دے دیتا ہے۔ (البتہ) وہ غیب ہے۔ مگر میری اپنی غیب دانی نہیں ہے۔
- ۳- میں یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یا میں نیکی اور بدی پر اختیار رکھتا ہوں۔
- (فرمایا) - مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ط... الخ (پ۔ ۴: ۷۹)۔
- ۴- میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح اپنی وسعت کے مطابق قرآن پاک کا پیرو کار ہوں۔ اور اجتہاد و شوریٰ سے بھی کام لیتا ہوں۔
- ۵- غور و فکر سے ہی ضروریات سے مدد ملتی ہے۔
- ۶- کوئی شخص اپنی ذات میں غیب دان نہیں ہو سکتا۔
- ۷- میں تو اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں ہوں۔
- ۸- غیب دانی پر قدرت رکھنے اور کسی غیب پر مطلع ہو جانے میں بڑا فرق ہے۔ کسی بات کی اطلاع اللہ کسی وقت بھی جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا:۔
 وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ (پ۔ ۴: ۱۱۳) اور اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔ بالکل اسی طرح دوسرے
 لوگوں کے لئے ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ
 نہیں جانتا تھا۔ (۵: ۹۶)

۱۰۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کے حصول کو بڑھانے کی دعا کرنے
 کا حکم دیا۔ اگر آپ غیب داں ہوتے تو غیب داں کو تو پہلے سب
 کچھ معلوم ہونا چاہیے۔ اس میں علم کے اضافہ کرنے کا سوال ہی پیدا
 نہیں ہوتا۔

۱۱۔ پیغمبر غیب داں ہوتے تو حضرت ابراہیمؑ مہالوں سے ان کی فہم کے
 متعلق کیوں پوچھتے؟ ماخطبکم الہا المرسلون۔

۱۲۔ حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹے جناب یوسفؑ کو ان کے بھائیوں
 کے ساتھ کیوں بھیجتے؟

۱۳۔ حضرت موسیٰؑ کو معلوم نہ تھا کہ مکہ ماگر سے قبطنی مر جائے گا۔

المختصر

پیغمبروں کو جو علم غیب عطا کیا جاتا ہے وہ فریضہ رسالت

کی انجام دہی کے لئے

ہوتا ہے!

⑥ = معجزات

① = وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِنْ رَبِّهِ ط أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ

بَيِّنَةٌ مِمَّا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى (۱۳۳) وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ

بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِهِ لَقَالُوا لَرَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا

رَسُولًا فَنُتَّبِعِ آيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نُنزَلَ وَنُخْزَى (۱۳۴)

(پہلے - ۱۳۴: ۳۰) (ترجمہ) = اور لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے پاس سے اپنے نبی ہونے کی نشانی (معجزہ)

کیوں نہیں لے آتے؟ کیا ان کے پاس دلیل (یعنی قرآن مجید) جس کا ذکر

پہلی کتابوں میں نہیں پہنچا! اگر ہم انہیں (اس قرآن کے نازل کرنے سے)

پہلے ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ کہتے کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے

تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تا کہ ہم تیری آیات یعنی

احکام کا اتباع کرتے۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے یعنی تیرے احکام پر عمل

نہ کرتے تو پھر ہمیں بے شک ذلیل و خوار کر دیا جاتا۔

② = فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ

صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كُنُزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ

مَلَائِكَةٌ مِمَّا نَتَزِيلُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (۱۲)

(پہلے - ۱۲: ۱۱) -

(ترجمہ) = کیا ان کی دلجوئی کے لئے وحی (کے ان مقامات) کو چھوڑ دو گے؟ (جن

میں اس قسم کی تندریرات آتی ہیں) ان کی باتوں سے دل تنگ نہ ہو۔ جب

یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ خدا کا رسول ہے تو اس پر خزانے کیوں نہیں اتارے

جاتے یا اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آیا (اے رسول یہ سب کچھ برداشت کرنا ہوگا)

تم صرف ان کو خبردار کرنے والے ہو۔ اور اللہ ہر شے پر نگران ہے۔

اور وہی کار ساز ہے اور صرف اسی پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

③ = وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ
لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ط قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ
أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ (پ - ۱۰۹ : ۶)۔

(ترجمہ) = اور وہ بڑے زور کی قسمیں کھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس نشان آئے تو ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔ انہیں کہدو کہ نشان (معجزے) تو اللہ کے پاس ہیں۔ اور تمہیں کیا خبر ہے جب وہ نشان آئے گا تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

④ = وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ط قُلْ إِنَّمَا
الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (۵۰) أَوَلَمْ
يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ط إِنَّ فِي
ذَلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (پ - ۲۱ - ۲۹) (۵۱/۵۰)

(ترجمہ) = یہ لوگ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر یہ خدا کا رسول ہے تو اسے آیات (معجزے) کیوں نہیں دیئے گئے۔ ان سے کہدو کہ اللہ کے یہاں معجزوں کی کمی نہیں۔ مگر میں تو واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔ ان سے کہدو! کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ جو لوگ اس کی صداقتوں پر ایمان لائیں گے ان کے لئے اس میں سامان رحمت ہے۔ اور نصیحت کہ زندگی کی شاہراہ پر کس طرح چلا جائے۔

⑤ = وَكُونُوا لَنَا آيَةً وَالْمَلَائِكَةُ وَكَلِمَهُمُ الْمَوْتَى
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيَوْمٍ مِّنْهُ إِلَّا أَن
يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ (پ - ۶: ۱۱۱)

(ترجمہ) = اور اگر ہم ان پر فرشتے اتار دیتے اور (قبروں سے) مردے اٹھ کر ان
سے باتیں کرنے لگتے اور جتنی چیزیں بھی (دنیا میں) ہیں، سب ان کے
سامنے لاکھڑی کرتے جب بھی یہ (ایمان لانے والے نہیں۔ اِلَّا یہ کہ
اللہ ہی کی مشیت ہو۔ لیکن ان میں اکثر ایسے ہیں جو (یہ حقیقت) نہیں
جانتے (کہ ایمان لانا ان کے لئے کیوں ضروری ہے؟)۔

⑥ = وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ
قُلْ إِنَّ اللَّهَ يَضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَىٰ مَنَابِتِ
الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا
بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (پ - ۱۳: ۲۷ - ۲۸)

(ترجمہ) = اور یہ لوگ جو ضابطہ خداوندی پر ایمان نہیں رکھتے، کہتے ہیں اس پر
اس کے رب کی طرف سے کوئی اعجازی آیت یا نشانی کیوں نہیں اترتی۔
ان سے کہدو! کہ غلط اور صحیح راستے پر چلنا انسان کے اختیار اور
ارادہ پر منحصر ہے۔ جو گمراہی چاہتا ہے، تو وہ گمراہ ہوتا ہے اور جو
اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو اسے صحیح راستہ دکھایا جاتا ہے۔
یہ اس لئے تاکہ ہر شخص علیٰ وجہ البصیرت پورے اطمینان سے تسلیم
کرنے۔ جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان
حاصل کرتے ہیں۔ اور سن رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو (پورا)
اطمینان (سکونِ قلب) ملتا ہے۔

⑥ = وَقَوْلِ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نَزَّلَ عَلَيْنَا آيَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (پ - ۱۳: ۷)
 (ترجمہ) = اور منکرین کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اتارا جاتا۔ (اے رسول) تم صرف انہیں غلط روش سے ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے رہنما ہو۔

⑧ = وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَابٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۚ وَقَالُوا لَوْلَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ مَلَائِكَةً وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكَ تَقْضِي الْأُمُورَ لَمَا لَا يَنْظُرُونَ ۚ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكَ لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ۙ (پ - ۷: ۷ تا ۹)۔

(ترجمہ) = (اے پیغمبر) اگر ہم تم پر ایک کتاب کاغذ پر لکھی لکھالی اتار دیتے اور یہ لوگ اسے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے (کہ سچ کی کتاب ہے) پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ہے وہ یہی کہتے کہ یہ تو طریح جادو ہے۔ اور انھوں نے یہ بھی کہا (کہ اگر یہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو) کیوں اس پر فرشتہ نہیں اترتا (تاکہ ہم اپنے آنکھوں سے دیکھ لیں)۔ اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا۔ پھر ان کے لئے مہلت ہی کب رہتی (کہ مانیں یا نہ مانیں) اور اگر ہم کسی فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے تو اسے بھی انسان ہی کی شکل دیتے۔ جیسے کچھ شبہات یہ اب ظاہر کر رہے ہیں۔ اس صورت میں بھی پھر انہیں شبہات میں مبتلا رہتے۔ (یعنی یہ کہتے کہ یہ تو دیکھنے میں ہماری طرح کا آدمی ہے۔ (ترجمہ آزاد)۔

⑨ = وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ
 لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۚ مَا نُنزِلُ
 الْمَلَكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذْ مُنْظَرِينَ ۚ إِنْ أَنْخَنَّا
 الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۚ (پ - ۱۵: ۹ تا ۹)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ کہتے ہیں کہ ”اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہو رہا ہے،
 تو یقیناً دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو تو ہمارے سامنے فرشتوں کو
 کیوں نہیں لے آتا۔ ہم فرشتوں کو یوں نہیں اتارا کرتے۔ وہ تو جب
 اترتے ہیں تو حق کے ساتھ اترتے ہیں۔ پھر لوگوں کو مہلت نہیں
 دی جاتی۔ اس قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے۔ اس لئے (کہ یہ تمام
 نوع انسانی کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضابطہ ہدایت ہے اور
 یہ مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس میں (کوئی) رد و بدل بھی کوئی نہیں کر سکے
 گا۔ کیونکہ ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

⑩ = وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ
 يَنْبُوعًا ۚ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجَّرَ
 لَهَا دَخْلَاهَا فُجَيْرًا ۚ أَوْ تَسْقِطَ السَّمَاءُ كَمَا زَعَمَتِ
 عَلَيْنَا كَسَفًا ۚ أَوْ تَأْتِي بِنَا إِلَهُ وَالْمَلَكَةَ قَبِيلًا ۚ أَوْ يَكُونَ
 لَكَ بَيْتٌ مِّنْ ذُرِّعٍ أَوْ تَرْتَقِي فِي السَّمَاءِ ۚ وَلَنْ نُؤْمِنَ
 لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنزِلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرُؤُ ۚ وَهَاطِقٌ سَلْجَانٌ
 رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۚ (پ - ۱۷: ۹۰ تا ۹۳)

(ترجمہ) = اور انہوں نے کہا ہم تیری بات نہیں مانیں گے جب تک کہ تو
 ہمارے لئے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے یا تیرے لئے

کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو۔ اور اس میں نہریں رواں کر دے۔
یا تو آسمان کو ٹکرے ٹکرے کر کے ہمارے اوپر گرا دے۔ جیسا کہ تیرا دعویٰ
ہے یا پھر خدا اور فرشتوں کو رور و دروہ ہمارے سامنے لے آ۔ یا تیرے
لئے سوئے کا ایک گھر بن جائے۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور تیرے
تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہیں کریں گے۔ جب تک کہ تو ہمارے اوپر
ایک ایسی لکھی لکھائی کتاب ہم پر نہ اتار لائے جسے ہم پڑھ کر دیکھ
لیں (کہ واقعی اسے خدا نے لکھا ہے)۔ اے پیغمبران سے کہدو کہ میرا
رب اس سے بہت بلند (پاک) ہے (کہ وہ تمہارے ایمان لانے
کے لئے اس قسم کی باتیں کر دکھائے) میں تو تمہارے جیسا ایک انسان
ہوں اور خدا کا رسول ہوں۔

① = هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ
أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا مَا كَانَتْ تُكْفِرُ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ
فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انتظروا وأنا منتظرون (پ۔ ۶: ۱۵۹)
(ترجمہ) = کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان پر فرشتے نازل ہوں یا خود خدا ان کے
پاس چل کر آئے یا اس کی طرف سے کچھ نشانات (یعنی معجزے) آئیں۔
(جن کو آنکھوں سے دیکھیں) (ان سے کہدو کہ) جس دن تمہارا رب کے
نشانات (معجزے) ظاہر ہوں گے اس دن ایمان لانا کسی ایسے شخص کو
فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔ یا جس نے اپنے ایمان
کے ساتھ عمل خیر نہیں کیا تھا۔ تم بھی انتظار کرو نتائج کا میں بھی انتظار
کروں گا۔

﴿۱۲﴾ = وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَنْزِيلًا

آيَةً كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ط
تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ط قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝^{۱۱۸}
إِنَّا أَنْزَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ
أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ۝^{۱۱۹} (پ - ۲ : ۱۱۸/۱۱۹) -

(ترجمہ) = اور جو لوگ (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب) وہ کہتے ہیں (اگر یہ تعلیم خدا کی طرف سے ہے تو) کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ خدا ہم سے براہ راست بات کرے یا اپنی کوئی (عجیب و غریب)، نشانی ہی بھیج دے۔ دیکھو تو (اگر اہی کی) جیسی بات یہ کہہ رہے ہیں۔ کھٹیک کھٹیک ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی، جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اس بارے میں اگلوں اور پچھلوں میں کوئی فرق نہیں۔ ان کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ ہماری کتنی ہی نشانیاں ان کے سامنے نمایاں طور پر موجود ہیں۔ لیکن یہ معجزے ان کو نظر آسکتے ہیں جو علم اور بصیرت سے کام لے کر اعترافِ حقیقت کے لئے آمادہ ہوں۔

﴿۱۳﴾ = وَكَانَتْ مِنْ آيَاتِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَ

هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ (۱۰۵) وَقَالُوا مِنْ أَكْثَرِهِمْ بِاللَّهِ إِلَّا
وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝ (۱۳ - ۱۲ : ۱۰۵/۱۰۶) -

(ترجمہ) = زمین اور آسمانوں میں کتنے ہی معجزات (اور آثار) ہیں جن پر سے یہ لوگ گذرتے رہتے ہیں۔ مگر کچھ حاصل نہیں کرتے (اس لئے کہ وہ) غور و فکر نہیں کرتے۔ ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں۔ مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ (اس کی صفات اختیارات و اقتدار میں) دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

۱۴ = قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزَنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يَكْنُزُونَكَ
 وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَايَاتِ اللَّهِ يَحْجِدُونَ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولًا
 مِنْ قَبْلِكَ فَصَبِرْ وَعَلَىٰ مَا كُنْ بِوَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا
 وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبِيِّ الْأُمْرُسَلِينَ ۚ
 وَإِنْ كَانَ كِبْرًا عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ
 نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَاتِنَا وَلَوْ
 شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝

(پک - ۶: ۲۳ تا ۳۵)

(ترجمہ) = ہم خوب جانتے ہیں کہ ان باتوں سے تم کو رنج پہنچتا ہے۔ سو یہ
 لوگ صرف تم ہی کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیات کا
 (بھی) انکار کرتے ہیں۔ تم سے پہلے بہت سے پیغمبروں کی بھی تکذیب
 کی جا چکی ہے۔ تو اٹھوں نے منکرین کے جھٹلانے اور ایذا دہی کو برداشت
 کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس سے ان (پیغمبروں) کو فتح و نصرت
 آ پہنچی۔ کیونکہ اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی شخص نہیں۔ پیغمبروں کے
 اس قسم کے حالات تمہیں معلوم ہو چکے ہیں۔ پھر بھی تم پر ان کا اعراض
 و رد گردانی شاق گذرتی ہے۔ تو پھر اگر تم سے ہو سکے تو زمین میں
 ایک سرنگ ڈھونڈ نکالو۔ یا آسمان تک کوئی سیرھی تلاش
 کرو۔ اس طرح انھیں کوئی بڑا معجزہ لادکھاؤ۔ اگر خدا چاہتا تو ان سب
 کو دینِ حق پر جمع کر دیتا۔ (اور سب ایک ہی راہ پر ہو جاتے۔ مگر
 اس کی یہ مشیت نہیں کہ لوگوں کو زبردستی ہدایت پر لایا جائے۔
 لہذا تم ان میں سے نہ ہو جاؤ جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

⑮ = وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ طَقُلَ إِنْ أَنَّىٰ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(پ - ۴: ۳۷) -

(ترجمہ) = اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ سچا ہے تو اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ تم انہیں کہدو! کہ بیشک اللہ کو پوری قدرت ہے کہ وہ کوئی معجزہ نازل کرے۔ لیکن ان میں اکثر اس بات کا علم نہیں رکھتے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ معجزہ ہی ہے۔

⑭ = إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ

أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (۱۱۲) قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَنَطْمِئِنَّ قُلُوبُنَا

وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتُنَا وَتَكُونُ عَلَيْنَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ (۱۱۳)

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ

تَكُونُ لَنَا عَيْدًا إِلَّا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ج وَارزقنا و

أنت خير الرزقين ۝ (۱۱۴) قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مِّنْكُمْ فَأِنِّي أَعْذِبُ بِهِ عَذَابًا لَا أُعْذِبُ بِهِ أَحَدًا مِّنَ

الْعَالَمِينَ ۝ (۱۱۵) (پ - ۵: ۱۱۲/۱۱۵) -

(ترجمہ) = اور جب حواریوں نے کہا۔ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تمہارا پروردگار یہ

کر سکتا ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے ایک بھرا ہوا خوانِ نعمت نازل کرے؟

(حضرت عیسیٰ) نے جواب دیا کہ اللہ سے ڈرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

وہ کہنے لگے۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہم اس (خوانِ نعمت) میں سے

کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ آپ کے ہم سے

سچ کہا ہے۔ اور ہم اس (خوانِ نعمت کے اترنے) پر گواہ رہیں
(حواریوں کی اس درخواست پر حضرت عیسیٰ ابن مریم نے دعا
کی: "اے اللہ ہماری نشوونما کرنے والے ہم پر آسمان سے خوانِ
نعمت نازل فرما کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے وہ عید
(کا دن) ہو اور (یہ خوان) تیری طرف سے (تیری قدرتِ کاملہ
کی) نشانی (معجزہ) ہو اور تو ہمیں روزی عطا فرما۔ اور تو ہی سب
سے بہتر روزی عطا فرمانے والا ہے۔

اللہ نے فرمایا کہ میں بے شک تم پر وہ خوان اتاروں گا (لیکن
انہیں متنبہ کر دو کہ) پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد ناشکری
کرے گا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا جو دنیا میں کسی اور کو
نہ دیا ہوگا۔

①۰ = وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا
يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ
هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (۲۴) وَإِذْ أَنْتَلَىٰ عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ
مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا اتُّوَابَا بَابِنَا إِن كُنْتُمْ
صَادِقِينَ (۲۵) قُلِ اللَّهُ يُخَيِّبُكُمْ ثُمَّ يُمَتِّعُكُمْ ثُمَّ
يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (۲۶) (پ ۲۵ - ۲۵ : ۲۴ تا ۲۶)۔

(ترجمہ) = اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ زندگی صرف اسی دنیا تک کی زندگی ہے
اسی دنیا میں مرنے والے مر جاتے ہیں اور نئے لوگ نئی زندگی لے
کر پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ صرف زمانہ کا چکر ہے (اس طبعی زندگی

کے علاوہ انسان کی اور کوئی زندگی نہیں) ان لوگوں کو اصل حقیقت کا کچھ بھی علم نہیں۔ یہ لوگ صرف ظنی اور قیاسی باتیں کرتے ہیں (انسانی جسم کی موت کے ساتھ انسان فنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی ذات باقی رہتی ہے)۔ ان لوگوں کے سامنے ہماری واضح اور کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی محقول دلیل نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں۔ ہمارے باپ دادا کو جو مر چکے ہیں، زندہ کر لاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

ان سے کہدو! کہ اللہ ہی زندگی بخشتا ہے اور وہی تمہیں مارتا ہے (اور یہ زندگی اور موت قانونِ خداوندی کے مطابق ملتی ہے۔ اسی قانون کے مطابق مرنے کے بعد انسان اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا) پھر وہ قیامت کے روز سب کو جمع کرے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ مگر اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

⑱ = قُلِ انظُرُوا مَا ذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا تُخٰنِ الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُوْنَ (پا۔ ۱۰: ۱۰۱)۔

(ترجمہ) = (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کہدو! کہ جو کچھ آسمان میں (تمہارے اوپر) ہے اور جو کچھ زمین میں (تمہارے چاروں طرف) ہے اس سب پر نظر ڈالو (اور دیکھو وہ زبانِ حال سے کس حقیقت کی شہادت دے رہے ہیں؟) لیکن لوگ یقین نہیں رکھتے۔ ان کے لئے نہ تو (قدرت کی) نشانیاں ہی کچھ سود مند ہیں۔ نہ ہوشیار کرنے والوں کی تنبیہیں (ابوالکلام آزاد مرحوم)۔

(۱۹) = وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ
فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳۳)
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (۳۳: ۸-۹)۔

(ترجمہ) = اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ (قرآن) حق ہے اور تیری ہی طرف سے ہے
تو تو ہم پر آسمان سے پتھر برساد یا کوئی اور عذاب ہم پر بھیج جو تکلیف دہ ہو۔ لیکن اللہ
ایسا نہیں کہ ان پر تباہی بھیجے جبکہ تم ان میں (تبلیغ کے لئے) موجود ہو۔ اور نہ اللہ
کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار (بخشش کے لئے دعا) کر رہے ہوں
اور وہ اللہ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

معجزات کے بارے میں مولانا ابوالکلام آزاد (مرحوم) کا بیان ہے کہ :-
سچائی کی پہچان رکھنے والوں کے لئے سب سے بڑی نشانی یا معجزہ پیغمبر
کی تعلیم اور اس کی زندگی ہے۔ اور یہ بات سنتِ الہی کے خلاف
ہے کہ لوگوں کے جاہلانہ خیال کے مطابق فرمائشی معجزے دکھلائے جائیں
ترجمان القرآن صفحہ ۲۵۱ (۲: ۱۱۸) کے ضمن میں جو لوگ نشانیاں مانگتے ہیں
ان کے جواب میں فرمایا کہ خدا یقیناً نشانیاں دکھانے کی قدرت رکھتا ہے۔
اور اس کی کتنی نشانیاں بھری پڑی ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ ہیں جو انہیں
سمجھتے ہیں۔ اگر تم نشانیاں یعنی معجزے ڈھونڈنا چاہتے ہو تو بتاؤ تمام کائنات
کی خلقت میں جو کچھ موجود ہے وہ کیا ہے؟

تمام فضا، جن حیرت انگیز اور انوکھے واقعات سے بھری پڑی ہے۔
ان کے لئے تمہاری بولی میں کونسا نام ہے۔ یہ سب کچھ اس کی ہستی اور صفات
کی نشانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟ زمین کے تمام جانوروں کو دیکھو جو تمہارے

قدموں میں ہیں۔ پرندوں کی طرف دیکھو جو تمہارے چاروں طرف اڑ رہے ہیں۔ کس طرح ہم نے تمہاری طرح اُن کی بھی اُمتیں بنا دی ہیں۔ ہر اُمت اپنی پیدائش، اپنی معیشت اور اپنی ضروریاتِ زندگی کے لئے ایک قانونِ حیات رکھتی ہے۔ پس جو لوگ علم و بصیرت رکھنے والے ہیں، انہیں صحیفہٴ فطرت کی نشانیوں کے بعد اور کسی نشانی کی احتیاج نہیں ہو سکتی۔ لیکن جن لوگوں نے خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت کو تاراج کر دیا اور گونگے و بہرے ہو کر (گمراہی کی) تاریکیوں میں گم ہو گئے تو اُن کے لئے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں۔ کیوں کہ جو آدمی گونگا اور بہرا ہو اور تاریکیوں میں کھویا گیا ہو، اُسے کیونکر راہ مل سکتی ہے۔ تم اسے راہ دکھانے کے لئے پکارو تو وہ سُنے گا نہیں، اس وجہ سے کہ وہ بہرا (بنا ہوا) ہے۔ خود پکار نہیں سکتا کیونکہ وہ گونگا (بنا ہوا) ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی جبراً اٹھا کر اسے روشنی میں لے آئے۔ لیکن ہدایت ایسی چیز نہیں جو جبراً کسی کے حلق میں ٹھونس دی جائے۔ ترجمان القرآن ص ۲۲۶ بحوالہ ۶: ۳۷-۳۸

۵ برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار

ہر ورقے دفتریتِ معرفتِ کردگار

ہرے بھرے درختوں کے پتے ہوش مند آدمی کی نظروں میں خدائے

تعالیٰ کی معرفت و پہچان کا دفتر ہے

④ = شفاعت (سفارش)

① = وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَلُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا (پ - ۴ : ۱۰۰) -

(ترجمہ) = اور جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی طرف سے مت جھگڑو۔ اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں جو خیانت کار اور دغا باز ہو۔

② = كُنْ تَنفَعَكُمُ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُ يُفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (پ - ۲۸ : ۳۰) -

(ترجمہ) = تمہارے رشتہ دار اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ہرگز کوئی نفع بخش کام نہ آسکے گی۔ اور نہ کسی قسم کا فائدہ پہنچا سکے گی، جو قیامت کے دن تمہارے کام آسکے۔ اور اسی ظہور نتائج کے دن تم میں اور ان میں نمایاں بعد ہوگا۔ تمہارے کام صرف تمہارے اعمال آئیں گے۔ جن کو اللہ اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

③ = لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ جُ وَإِنْ تَعَدَّى

كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذُ مِنْهَا أُولَئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا جُ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ جُ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ جُ لِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (پ - ۶ : ۷۰) -

(ترجمہ) = اللہ کے سوا ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔ اور نہ سفارشی۔ اگر کوئی کسی قسم کا بدلہ دینا چاہے گا (تاوان یا رشوت) تو ہرگز قبول نہ ہوگا۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو اپنی بد کاریوں کی وجہ سے جو انہوں نے کمائیں عذاب

میں مبتلا ہو گئیں۔ اُن کے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور تکلیف دہ عذاب ہو گا۔ اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

④ = وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُجْسِرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (پ: ۶: ۵۱)

(ترجمہ) = اور (اے رسول) تم ان لوگوں کو اس (قرآن) کے ذریعہ خبردار کر دو جن کو اس بات کا خوف ہے کہ وہ اللہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے اور اللہ کے سوا نہ تو ان کا کوئی حمایتی ہو گا اور نہ سفارش کرنے والا۔ (یہ اس لئے کہا جا رہا ہے) تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں (اور غلط کاموں سے رُک جائیں۔

⑤ = قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِمَّنْ قَبْلُ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيهِ وَلَا يَخْتَلِفُ ۝ ۱۳ - (پ: ۱۳: ۳۱)۔

(ترجمہ) = میرے ان بندوں سے جو میرے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں، کہدو کہ وہ صلوٰۃ (نماز) کو قائم رکھیں اور ہم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اسے علانیہ یا پوشیدہ خرچ کرتے رہیں۔ قبل اس کے وہ دن آئے جس میں نہ دوستی کام آئے گی اور نہ کچھ دے دلا کر نجات خریدی جاسکے گی۔

⑥ = وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (پ: ۲: ۲۸)۔

(ترجمہ) = اس دن جو مصیبت پیش آئے گی اس سے (بچنے کا سامان کرو) یاد رکھو اس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا۔ نہ کسی کی سفارش قبول ہوگی

اور نہ کسی سے اس کے جرم کا معاوضہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ کوئی کسی مجرم کی کسی قسم کی مدد کر کے گا۔

⑥ = وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْرِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (۲۳)
(پ - ۲: ۱۲۳) -

(ترجمہ) = اور ڈرو اس دن سے جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی مدد نہ کر سکے گا۔ نہ کسی اور طرح (کسی کے) کام آسکے گا (یا اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا نام لے کر اپنے آپ کو بخشوا لے) نہ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا۔ (کہ اپنی بد اعمالیوں کا فدیہ دے کر جان چھڑا لے) نہ کسی کی سعی و سفارش چل سکے گی (کہ ان کا وسیلہ پکڑ کے کام نکال سکے) اور نہ کوئی کسی مجرم کی مدد کو پہنچ سکے گا۔

⑦ = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيهِ وَلَا خَلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۲۵۲) (پ - ۲: ۲۵۲) -

(ترجمہ) = اے جماعتِ مومنین ہم نے جو کچھ بھی مال و متاع تمہیں دنیا میں دے رکھا ہے اسے (راہِ حق) میں خرچ کرنے کے لئے کھلا رکھو قبل اس کے کہ (زندگی کی عارضی مہلت ختم ہو جائے اور روزِ جزا سامنے آجائے۔ اس دن نہ تو خرید و فروخت ہو سکے گی اور نہ کسی کی دوستی کام آئے گی) کہ کسی کے سہارے جرم بخشوا لو، نہ کسی کی سعی و سفارش سے کام لیا جاسکے گا (اس روز صرف بہتر عمل ہی نجات دلا سکیں گے۔ جو لوگ اس حقیقت کے منکر ہیں وہ خود اپنا ہی نقصان کرنے والے ہیں۔

⑨ = اَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ
 دُوْنِي اَوْلِيَاءَ ط اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ نَزْلًا (۱۰۲)
 (پ ۱۶ - ۱۸ : ۱۰۲) -

(ترجمہ) = جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ کیا انہیں یہ گمان ہے کہ وہ
 میرے بندوں کو میرے سوا اپنا کار ساز بنا لیں گے؟ (انہیں معلوم ہونا چاہئے)
 ہم نے ان منکرین کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

⑩ = مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَنَا اِلَّا بِاِذْنِنَا يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
 اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط (پ ۲ - ۲۵۵)
 (ترجمہ) = کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اس کے حضور کسی کا ساتھ دے

کے یا معاون بن سکے۔ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اللہ اسے بھی جانتا
 ہے اور جو اوچھل ہے، اسے بھی جانتا ہے۔

⑪ = مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ اَعْزَانِنَا ط (پ ۱۰ - ۳)
 (ترجمہ) = کوئی ساتھ کھڑا ہونے والا نہیں اس اللہ کے اذن (مشیت)

کے بغیر۔

⑫ = رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ لَا يَمْلِكُوْنَ
 مِنْهُ حِطَابًا (۳) يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِكَةُ صَفًّا ط لَا
 يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اٰذَنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ط (پ ۷۸ - ۷۹)

(ترجمہ) = اس مہربان اللہ کی طرف سے جو آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان
 ہر چیز کا مالک ہے۔ جس کے سامنے کسی کو بولنے کا یا راہنہیں (کسی کی بھی

مجال نہیں کہ از خود اللہ تعالیٰ کے حضور زبان کھول سکے یا عدالت کے
 کام میں مداخلت کر سکے)۔ جس روز رُوح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے

کھڑے ہوں گے اور کوئی نہیں بول سکے گا۔ سوائے اس کے جسے خدائے
رحمن اجازت دے اور جو قاعدے کے مطابق بات ٹھیک بھی کہے۔

⑬ = وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ الشَّفَاعَةِ إِلَّا

مَنْ شَرِهْدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَخْمَعُونَ (۱۶) (پ ۲۵ - ۲۳ : ۱۶)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ خدا کے سوا جن ہستیوں کو پکارتے ہیں۔ (یعنی صاحب اقتدار
مانتے ہوئے اپنی مدد کے طلبگار ہوتے ہیں) وہ کسی کی شفاعت کا اختیار
نہیں رکھتے (اور نہ کسی کی مدد کے لئے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں) بجز اس
کے کہ علم کی بنا پر حق کی شہادت دیں۔ مگر اس وقت جبکہ اسے اجازت
دی جائے۔

⑭ = لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ

عَهْدًا (۱۷) (پ ۱۶ - ۱۹ : ۱۷)۔

(ترجمہ) = اس وقت لوگ نہ سفارش لانے اور نہ سفارش کرنے کا اختیار
رکھتے ہوں گے۔ البتہ جس نے اللہ کے ساتھ عہد باندھ رکھا ہو

(وہ ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے)۔

⑮ = يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ

وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (۱۰۹) يَحْلُمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا (۱۱۰) (پ ۱۶ - ۲۰ : ۱۰۹/۱۱۰)۔

(ترجمہ) = اس روز (کسی کی) شفاعت کچھ کام نہ آئے گی سوائے اس کے

جس کو رحمن اجازت دے اور اس کی بات اللہ کے نزدیک

قابل قبول ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے اگلے پچھلے سب حال

جانتا ہے۔ اور دوسروں کو اس کا علم نہیں ہوتا۔

(۱۶) = اِمَّا تَخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ط قُلْ اَوْ لَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ (۲۳) قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا (پ ۲۲ - ۳۹ : ۲۳ - ۲۲)۔

(ترجمہ) = کیا اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنا رکھا ہے؟ ان سے کہہ دو! کیا اس صورت میں بھی سفارش کریں گے کہ وہ کسی چیز کے بھی مالک نہیں! نہ ان میں عقل ہے، نہ سمجھ۔ انہیں مطلع کر دو کہ شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۱۷) = وَيَجِدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هُوَ لَآءِ شُفَعَاءِ وَنَاعِدُ اللَّهَ ط قُلْ اتَّبِعُونِ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ط سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ (۱۸) (پ ۱۰ - ۱۸)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ اللہ کے سوا ان کو اپنا معبود بناتے ہیں جو نہ انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور ان کا کہنا ہے کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ ان سے کہہ دو! کہ کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتلاتے ہو جن کا وجود نہ تو آسمانوں میں ہے، نہ زمین میں (اللہ کے ہاں ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس لئے سفارش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) ایسے شرک سے اللہ پاک اور بہت بلند و برتر ہے۔

(۱۸) = يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ (۸) وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (۹) وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا (۱۱) ط يَبْصُرُونَهُمْ ط يَوْمَ الْمُجْرِمِ لَوْ لَفِتْدِي مِنْ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ بِبَيْنِهِ (۱۱) ط وَمَا حَبِطَتْ وَأَخِيهِ (۱۲) وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤَيِّدُ (۱۳) وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

بَجِيْعًا لَّمْ يَنْجِيْهِ (۱۸) كَلَامًا لَهَا لَطْفِي (۱۹) نَزَاعَةً لِّلشُّوْى (۲۰) تَدْعُوْا مَن د
 اذْبَرُوْا تَوَلَّيْ (۲۱) وَجَمَعَ فَاوَدَعِي (۱۸) (پ - ۲۹ - ۷۰ : ۸ تا ۱۸) -

(ترجمہ) = جس دن آسمان لگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ دھنکی
 ہوئی رنگ برنگی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ اور کوئی عزیز ترین دوست
 ایک دوسرے کو نہیں پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے
 ہوں گے (کہ وہ کس مصیبت میں مبتلا ہیں) مجرم چاہے گا کہ اس دن
 کے عذاب سے بچنے کے لئے (بدلے میں) اپنی اولاد دیدے اور اپنی بیوی
 اور اپنے بھائی کو بھی (بلکہ) اپنے کل خاندان کو جن کے درمیان وہ رہتا
 تھا۔ اور رومے زمین کے سب لوگ فدیہ میں دیدے (تاکہ کسی طرح)
 اپنے آپ کو (اس عذابِ الہی سے) بچالے۔ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں
 ہوگا۔ اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے بچ نہیں سکے گا۔ جو گوشت
 پوست کو چاٹ جائے گی (یعنی عضو معطل بنا کر رکھ دے گی)۔ وہ
 پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے (دنیا میں) حق سے
 منہ موڑا اور پیٹھ پھیری اور مال جمع کیا اور بند رکھا۔

(۱۹) = وَمَنْ يَّتَشَفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَشَفَعْ
 شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْبِلًا
 (پ - ۸۵ : ۲)

(ترجمہ) = جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس میں سے حصہ ملے
 گا اور جو بری بات کی سفارش کرے گا۔ اس کو اس (کے عذاب) میں
 سے حصہ ملے گا (جو انسان اچھے یا برے کام میں کسی کی مدد کرے گا۔
 تو وہ بھی اس فعل کے نفع یا نقصان میں اس کا شریک ہوگا)۔

(مفردات القرآن - امام راغب ج ۲)

(۲۰) = يَتَسَاءَلُونَ (۲۰) عَنِ الْمَجْرِمِينَ (۲۱) مَا سَلَّكُمْ فِي سِقْرِ
 (۲۲) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (۲۳) وَلَمْ نَكُ لَطِيفِ
 الْمَسْكِينِ (۲۴) وَكُنَّا نَحْوَضُ مَعَ الْخَائِضِينَ (۲۵) وَكُنَّا
 نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (۲۶) حَتَّىٰ اتَّعْنَا الْيَقِينَ (۲۷) فَمَا
 تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ (۲۸) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ
 مُعْرِضِينَ (۲۹) كَانَهُمْ حَمَلٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ (۳۰) فَفَرَّتْ مِنْ
 قَسْوَرَةٍ (۳۱) بَلْ يَرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ
 صُحُفًا مَّنشُورَةً (۳۲) كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ (۳۳)

(پ - ۲۹ : ۲۰ تا ۵۳)

(ترجمہ) = وہ (مؤمن) سوال کریں گے مجرموں سے کہ "تم کس وجہ سے جہنم میں پڑے

ہو؟" (وہ مجرمین) جواب دیں گے کہ :-

- (۱) - ہم صلوٰۃ قائم نہیں کرتے تھے۔
- (۲) - ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔
- (۳) - اور ہم بے ہودہ باتیں کرنے والوں کے ساتھ بے ہودہ گوئی کرتے رہتے تھے
- (۴) - اور ہم روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔
- (۵) - یہاں تک کہ ہمارے پاس وقتِ یقین (موت کا وقت) آگیا۔
- (۶) - اس سفارش کرنے والوں کی (جن کو وہ سفارشی سمجھتے تھے) کوئی سفارش ان کے کام نہ آئے گی۔
- (۷) - انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت (قرآن) سے منہ موڑتے ہیں۔ گویا کہ
- (۸) - یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں۔
- (۹) - ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اُسے کھلی ہوئی آسمانی کتابیں دی جائیں۔

(۱۰)۔ ہرگز نہیں (در اصل) ان لوگوں کو آخرت کا کچھ ڈر نہیں۔
 (۲۱) = وَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ
 تَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ
 شُفَعَاءَ كُمْ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءَ ط
 لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ (۹۴) ع
 (پ - ۶ : ۹۴)۔

(ترجمہ) = اور اب تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو (تنہا بغیر کسی ساتھی کے)۔
 جس طرح ہم نے تم کو پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا۔ اور ہم نے تم کو جو کچھ
 دیا تھا (بال بچے، مال و دولت، دوست آشنا، نوکر چاکر) وہ
 سب کچھ تمہارے پس پشت رہ گیا۔ اور ہم تمہارے ساتھ سفارشی
 نہیں دیکھتے (کہاں گئے وہ لوگ جن کو تم اپنا سفارشی سمجھتے تھے) اور
 تم یہ بھی سمجھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملات میں پوری پوری قدرت
 رکھتے تھے اور ہمارے شریک تھے۔ ان پر تمہیں بڑا زعم تھا۔ اب تمہارا
 ان سے تعلق منقطع ہو گیا۔ جو کچھ تم گمان کرتے تھے وہ سب جھوٹ
 اور غلط ثابت ہوا۔

(۲۲) = وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ (۲۱) لَقَدْ
 كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَ لِقَاءِ فَبَصُوكِ
 الْيَوْمَ حَدِيدٌ (۲۲) وَقَالَ قَرِينُهُ هَذَا مَا لَدِيَّ عَتِيدٌ (۲۳)
 الْفِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلٌّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (۲۴) مَتَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
 مُّرِيبٍ (۲۵) الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَالْقِيَاءُ فِي
 الْعَذَابِ الشَّدِيدِ (۲۶) قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطَّخَيْتَهُ وَلَكِن

كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ (۲۷) قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدُنِي وَقَدْ قَدَّمْتُ
إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ (۲۸) - (پ - ۵۰: ۲۱ تا ۲۸) -

(ترجمہ) = اس وقت ہر شخص (اپنے اعمال کا نتیجہ منسنے اور دیکھنے کے لئے اس طرح) حاضر عدالت ہوگا کہ اس کے اعمال کے محافظ اس کے ساتھ ہوں گے (ایک اسے پیچھے سے ہانکنے والا ہوگا اور ایک شہادت دینے والا گواہ ہوگا) اس سے کہا جائے گا کہ تو اس زندگی کے متعلق غفلت میں پڑا رہا۔ سو آج ہم نے تیری آنکھوں پر پڑے ہوئے پردے اٹھا دیئے ہیں۔ اور تیری نگاہ خوب تیز ہے۔ اب تو اپنے غیر محسوس اعمال بھی دیکھ رہا ہے۔ کوئی عمل چھوٹا یا بڑا پوشیدہ نہیں) جو اس کے ساتھ آ رہا تھا وہ عرض کرے گا۔ یہ جو میری سپردگی میں تھا یہ شخص اور اس کا اعمال نامہ) حاضر ہے (حکم دیا جائے گا۔ اس منکر ناشکرے ضدی، عناد رکھنے والے سرکش کو جہنم میں ڈال دو کہ یہ بھلائی اور خیر کے کاموں سے روکنے والا۔ اور حد سے تجاوز کرنے والا اور شک و شبہ میں پڑا ہوا تھا) کہے گا۔ اے ہمارے رب میں نے اسے سرکش و نافرمان نہیں بنایا تھا۔ بلکہ یہ خود ہی غلط راستے پر چل رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ اس جھگڑے سے کچھ حاصل نہیں جب تمہیں واضح ہدایت دی گئی تھی اور اس پر عمل نہ کرنے کے نتائج سے خبردار بھی کر دیا تھا (پھر جھگڑا کیسا) (۲۳: ۲۶ تا ۳۸) آیات پر نظر ڈالئے۔

۳۳ = يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا اتَّقَوْا أُمَّهَاتِكُمْ وَأَبْنَائِكُمْ وَلِكُلِّ وَادٍ مِّنْهُنَّ مَبْعَثٌ
وَالِدٌ غَنٌّ وَوَلَدٌ زَوْجٌ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَانٌّ عَنِ وَالِدِهِ شَيْئًا (پ - ۳۳: ۳۱)

(ترجمہ) = اے نوع انسانی تم اپنے رب کے احکام کی خلاف ورزی سے بچو۔
 اور اس دن سے ڈرو جب اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔ اور اس
 دن نہ تو باپ بیٹے کے کام آسکے گا اور نہ بیٹا باپ کی (کچھ) مدد کر سکے گا
 (۲۲) = الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ
 سَرِيعُ الْحِسَابِ (۱۷) وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْأَنْفَادِ إِذِ الْقُلُوبُ
 لَدَى الْحَنَاجِرِ كُظْمِينَ ۗ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ
 يُطَاعُ (۱۸) يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (۱۹)
 وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا
 يَقْضُونَ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (۲۰) (پ: ۲۲، ص: ۱۴)

(ترجمہ) = آج ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور کسی پر کسی قسم
 کی زیادتی نہ ہوگی۔ اور اللہ جلدی حساب لینے والا ہے۔ اے رسول
 ظہور نتائج کے دن کی آمد سے ان لوگوں کو خبردار کر دو کہ وہ دن قریب
 ہے جب کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے مارے
 مصیبت میں مبتلا ہوں گے۔ اس وقت ان ظالموں کا نہ کوئی شفیق (یار)
 دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے۔ اللہ لگا ہوں
 کی چوری تک کو جانتا ہے اور وہ راز بھی جانتا ہے جو سینوں میں اپنے اندر
 چھپا رکھے ہیں۔ اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ
 کر جن کو لپکارتے اور صاحب اختیار سمجھتے ہیں وہ کسی چیز یا معاملے کا
 فیصلہ کرنے کی قوت نہیں رکھتے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سننے
 والا اور دیکھنے والا ہے (جو لوگ پیروں اور مزاروں کو غوث دستگیر اور
 مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ ذرا غور کریں کہ اس شرک کبیلے وہ کس قدر نافرمان قرآن میں)

(۲۵) = يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابًا
بِمِلَّةٍ فَاولئك يقرءون كتبهم ولا يظلمون قتيلاً
(ہک - ۱۷: ۷۱)۔

(ترجمہ) = اور جس دن ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔ اس دن جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے پاس ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو وہ لوگ اسے خوشی خوشی پڑھیں گے اور انہیں پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔ اتنا بھی نہیں جتنا کھجور کی گٹھلی کے درمیان ایک باریک سادھا کا ہوتا ہے۔

(۲۶) = وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ (۲۷) فَلَوْلَا نَصْرُهُمُ الَّذِي نَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ قُرْبٰنًا اِلٰهَةً ط بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ج وَذٰلِكَ اِفْكَهُمُ
وَمَا كُنُوْا يَفْتَرُوْنَ (۲۸) (پ - ۲۶ - ۲۷: ۲۸/۲۷)۔

(ترجمہ) = تمہارے گرد و نواح کی بہت سی بستیوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ ہم نے اپنی آیات کو بار بار بھیج کر طرح طرح سے سمجھایا تاکہ یہ لوگ صحیح راستے کی طرف رجوع کریں (ان سے پوچھو) کہ ان کے معبودوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی، جنہیں اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا۔ بلکہ وہ تو ان سے کھوئے گئے اور یہ تھا ان کے جھوٹ اور بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔ ایمان کا زبانی دعویٰ کام نہیں آتا۔

(۲۷) = اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمْ الْبِاسَاءُ وَالضَّرَآءُ

وَزُكِرُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ
نَصَرَ اللَّهُ الْآلِينَ لَنَصُرَ اللَّهُ قَرِيبًا (۲۱۴) (پ - ۲ - ۲۱۴)

(ترجمہ) = کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (محض ایمان کا زبانی دعویٰ کر کے) تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی تو تمہیں وہ آزمائش پیش بھی نہیں آئی جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکی ہیں۔ ہر طرح کی سختیاں اور مصیبتیں آئیں اور ان کی شدتوں اور ہولناکیوں سے ان کے دل دہل گئے۔ یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اٹھے "اے نصرت الہی تیرا وقت کب آئے گا" "ہاں گھبراؤ نہیں خدا کی نصرت تم سے دور نہیں ہے۔"

(۲۸) = أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يَتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا
يُفْتَنُونَ (۲) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ
اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ (پ - ۲ - ۳۱۲)

(ترجمہ) = کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے: صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ چھوڑ دیئے جائیں گے (اب جو چاہیں کرتے پھریں) ان کی آزمائش نہیں ہوگی؟ اور جو لوگ ان سے پہلے تھے (جنہوں نے ہمارے قانون کی صداقت کا اقرار کیا تھا، وہ محض زبانی اقرار سے چھوٹ نہیں گئے تھے)، ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا۔ سو اللہ ضرور ظاہر کرے گا کہ کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے۔ اور کون یونہی زبانی دعویٰ کرتا ہے۔ اور عمل میں پورا نہیں اترتا۔ کیا وہ لوگ جو ناپسندیدہ کام کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے؟ ان کا یہ فیصلہ (ان کی اپنی) خود فریبی پر مبنی ہے۔

صالح اور غیر صالح برابر نہیں ہوتے

②۹ = أَفَنَجْعَلُ الْمُتَسَلِّمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ (۳۵) مَا لَكُمْ كَيْفَ

تَحْكُمُونَ (۳۶) أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ (۳۷)

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ (۳۸) (پ - ۲۹ - ۶۸ : ۳۵ تا ۳۸) -

(ترجمہ) = کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے؟ (قرآن پر چلنے والے اور

نہ چلنے والے برابر نہیں ہو سکتے) تمہیں کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ کیا

تمہارے پاس کوئی ایسا نوشتہ ہے، جس میں تم نے پڑھا ہو اور تمہارے

خیال کی اس میں تائید ہو۔

③۰ = أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۱۹)

(پ - ۹ : ۱۹) -

(ترجمہ) = کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ حاجیوں کے لئے پانی کا انتظام کرنا، اور

مسجد حرام کو آباد رکھنا اس شخص کے کام کے برابر ہے جو اللہ اور آخرت

کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک یہ دونوں

برابر نہیں۔ اللہ ظلم کرنے والوں پر کامیابی کی راہیں نہیں کھولتا۔

③۱ = أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا الشَّيْءَ أَنْ نَجْعَلَهُمْ

كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (۲۱) وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ

لَا يُظْلَمُونَ (۲۲) (پ - ۲۵ : ۲۱ - ۲۲) -

(ترجمہ) = کیا جن لوگوں نے ناپسندیدہ افعال کو اپنایا ہے اور بڑے کام کرتے رہے ہیں۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس قسم کے لوگوں کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ہماری کتاب کی صداقت پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے مطابق صلاحیت بخش کام کرتے ہیں۔ اور کیا ان کا جینا اور مرنا یکساں ہوگا۔ یہ لوگ کتنا غلط فیصلہ کرتے ہیں (جبکہ اللہ نے زمین و آسمان کو حکمت اور حق پر تخلیق کیا۔ تاکہ ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے اور ان پر ذرہ بھر ظلم نہ ہو۔

(۳۲) = يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (پ - ۲۶ - ۲۹: ۱۳)۔

(ترجمہ) = اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تمہیں ایک دوسرے کو پہچاننے میں آسانی ہو (ورنہ کوئی قبیلہ دوسرے قبیلہ سے افضل نہیں) درحقیقت اللہ کے نزدیک عزت و تکریم کا معیار پرہیزگاری (قوانین خداوندی کی اطاعت ذاتی جو ہر سیرت و کردار کی بلندی) ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

اذن > اذن کے معنی ارادہ۔ حکم۔ (۶۴: ۴)۔ علم۔ مشیت۔ قانون > (۱۶۶: ۳)۔

الْبَلَدِ الطَّيِّبِ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ (۵۸: ۷) (اچھی زمین سے اس کی پیداوار خدا کے اذن (قانون) کے مطابق نکلتی ہے (۶۲: ۶۵) بھی دیکھیں)

الشَّفَعُ کے معنی کسی چیز کو اس جیسی دوسری چیز کے ساتھ ملانے کے ہیں۔

الشَّفَعُ وَالْوَتْرُ (۳: ۸۹) وہ ستارے جو مل کر رہتے یا چلتے ہیں۔ اور وہ جو الگ رہتے یا چلتے ہیں۔

شَفَعٌ کے معنی ہیں زوج (جفت ہونا)۔

وَتْرٌ کے معنی ہیں اکیلا (طاق) ہونا۔

شَفَاعَةٌ کے معنی دوسرے کے ساتھ اس کی مدد کرتے ہوئے مل جانا۔ اور پیغمبر یا نیک لوگ قیامت کے دن بد کرداروں کی سفارش کریں گے۔ اس کی سند قرآن مجید میں نہیں ملتی۔

قرین - ساتھی - ہم نشین - رفیق - القرینہ - بیوی - (۳۷: ۵۱)

(۲۳: ۵۰) (۲۷: ۵۰) (۲۴: ۲۳) -



⑧ اعمال اور ان کے نتائج

گندم از گندم بروید، جو از جو
از مکافاتِ عمل، غافل مشو!

① = قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ
فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّٰ فَإِنَّمَا
يُضِلُّ عَلَىٰهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝ (پ - ۱۰ : ۱۰۸) -

(ترجمہ) = (اے پیغمبر ان سے) کہدو! اے لوگو! تمہاری پرورش اور نشوونما
کرنے والے کی طرف سے وہ ضابطہ زندگی آگیا ہے جو سراسر حق ہے۔

اگر تم اس کی رہنمائی میں سفر زندگی اختیار کرو گے تو اس سے تمہاری ہی
ذات کو فائدہ پہنچے گا۔ اور اگر تم اسے چھوڑ کر اور راہیں اختیار کرو گے
تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہوگا۔ (اب فیصلہ تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے)

② = اِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لَكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ
مَنْ يَرْزُقْكُمْ يَرْزُقْكُمْ مِنْ غَيْرِهِ ۚ وَإِنَّكُمْ لَعِنْدَهُ لَكَايِلٌ ۚ

(پ - ۱۷ : ۱۷) -

(ترجمہ) = اگر تم قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرو گے تو تمہاری حالت

خوشگوار ہوگی اور اگر خلاف ورزی کرو گے تو اس کا وبال بھی تم پر ہی ہوگا

③ = وَأَمْرٌ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَإِنْ تَلَوْا الْقُرْآنَ

فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّٰ فَقُلْ إِنَّمَا

أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ (پ - ۲۷ : ۹۱ - ۹۲) -

(ترجمہ) = مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم (فرمانبردار) بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں (اور اس کی پیروی کروں) سو جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہے۔ تو اپنے ہی فائدے کے لئے اور جو کوئی گمراہی اختیار کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی (وہ خود ہی) اٹھائے گا۔ میں تو (تمہیں، تمہارے) اعمال کے نتائج سے خبردار کرنے والا ہوں۔

④ = وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَآئِي دَغْنِي ۗ وَكَرِيمٌ ۝ (پ ۱۹ - ۲۰: ۴۰)۔

(ترجمہ) = اور جس نے بھی شکر کیا تو وہ محض اپنی ذات کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی (اس نے اپنا ہی نقصان کیا) میرا رب بے نیاز ہے اور کریم ہے۔

⑤ = وَمَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۖ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُدْرَبُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ (پ ۲۲ - ۲۰: ۴۰)۔

(ترجمہ) = جو شخص بڑے کام کرتا ہے اسے اس بڑے کام کے مطابق بدلہ ملتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص اس (اللہ) کے ضابطہ قوانین کی صداقت پر یقین رکھ کر اس کے مطابق صلاحیت بخش کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اس کا مقام جنت ہوگا۔ اور اسے بے حد و حساب نعمتیں میسر ہوں گی۔

⑥ = اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۗ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ (پ ۲۲ - ۴۱: ۴۰)۔

(ترجمہ) = تم جس طرح کے عمل کرنا چاہو کرو (مگر خیال رہے کہ) بلاشبہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو ہم (اللہ) سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

④ = اِنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِمَا وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ (پ ۲۲ - ۳۹: ۴۱)۔

(ترجمہ) = ہم نے تمہاری طرف ضابطہ حیات نازل کیا ہے۔ اس کا دعویٰ حق پر مبنی ہے۔ مقصد اس کا نوع انسانی کی بھلائی ہے۔ جو شخص اس کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ اس کا فائدہ خود اسی کو ہوگا۔ جو غلط راستہ اختیار کرے گا، اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ تم ان پر داروغہ نہیں لگے ہو۔

⑧ = كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ (پ ۲۹ - ۷۴: ۳۸)۔

(ترجمہ) = ہر شخص اپنی کمائی یعنی اعمال جو اس نے کئے، بندھا ہوا ہے۔

⑨ = كُلُّ اٰمْرِیْۤ اِیْمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ۝ (پ ۲۶ - ۵۲: ۲۱)

(ترجمہ) = ہر شخص کے اعمال کا نتیجہ اس کی ذات پر مرتب ہوگا۔

⑩ = وَمَنْ یَّكْسِبْ اٰثِمًا فَاِنَّمَا یُكْسِبُهُ عَلٰی نَفْسِهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ (پ ۵ - ۴: ۱۱۱)۔

(ترجمہ) = جو شخص جرم یا گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کا اثر اس کی ذات پر ہی مرتب ہوتا ہے (دراصل وہ اپنے ہی حق میں برا کرتا ہے) اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا جس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

⑪ = قَدْ جَاءَكُمْ بِصَآئِرٍ مِّنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ اَعْمٰی فَعَلٰیہَا وَمَا اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ۝ (پ ۱ - ۶: ۱۰۴)

(ترجمہ) = بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بصیرت افروز دلائل پہنچ چکے۔ لہذا جو کوئی بھی آنکھیں کھول کر دیکھے (اور سمجھے) گا اس کا فائدہ اسی کی ذات کو ہوگا اور جو اندھا بنا رہے گا، اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔

میں تم پر نگہبان مقرر نہیں کیا گیا ہوں۔ کہ تمہیں مجبور کروں۔

(۱۲) = وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ

حِمْلِهَا لَا يَحْمِلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ إِلَّا مَا

تَنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (۱۸)

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْواتُ

إِنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ

فِي الْقُبُورِ إِنَّ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ (پ: ۲۲ : ۳۵ : ۱۷ تا ۲۳)۔

(ترجمہ) = (اس قانونِ مکانات کے مطابق) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا

بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اگر کوئی شخص اپنے اعمال کے بوجھ کے نیچے بری طرح

دب رہا ہو اور کسی دوسرے کو بلائے کہ وہ اس کا کچھ بوجھ ہلکا کر دے

تو کوئی شخص ایسا نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ اس کا کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔

تم صرف انہی لوگوں کو متنبہ کر سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے رب

سے ڈرتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔ (یعنی اللہ کی کتاب کے پیچھے

چلنے کا نظام قائم کرتے ہیں) جو شخص بھی پاکیزگی (تقویٰ) اختیار کرتا ہے

اپنی ہی بھلائی کے لئے کرتا ہے۔ اور سب کا مرجع اللہ ہی ہے۔ اور اسی

کے دربار میں سب کو حاضر ہونا ہے۔

کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تاریکی اور روشنی

ایک جیسی ہوتی ہے؟ کیا دھوپ اور سایہ یکساں ہو سکتے ہیں؟ کیا مردہ

اور زندہ برابر ہوتے ہیں؟ (اگر یہ برابر نہیں ہوتے، تو وہ شخص جو اللہ کے

بتلائے ہوئے راستے پر چلتا ہے اور دوسرا وہ جو غلط روش اختیار کرتا ہے۔ دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں، اللہ کا قانون یا مشیت یہ ہے کہ بات اسے سنائی دیتی ہے جو اسے سنا چاہے۔ قبروں کے مردوں کو کسی طرح بھی نہیں سنا سکتے۔ تم صرف غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والے ہو۔

(۱۳) = اِنْ تَكْفُرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ قَفْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۗ وَاِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَاهُ لَكُمْ ط وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى ط ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذٰتِ الصُّدُوْرِ (۳۹: ۷۷)۔

(ترجمہ) = اگر تم انکار کی راہ اختیار کرو گے تو (اس میں تمہارا ہی نقصان ہوگا) وہ تمہاری اطاعتوں سے مستغنی ہے۔ لیکن وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اگر تم (اس کے) شکر گزار بندے بن جاؤ۔ تو یہ بات تمہارے لئے اللہ کو پسند ہے۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والا نہیں۔ تم اس کے دائرہ اختیار سے باہر کہیں نہیں جا سکتے۔ تمہارے ہر عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا۔ بلکہ تمہارے خیالات اور ارادے تک جو تمہارے دل میں گزرتے ہیں۔ ان سب کا اللہ کو علم ہے۔

(۱۴) = اِنَّهٗ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ط يَوْمَ تُبْلٰى السَّرٰىرُ ۗ فَمَا لَكُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ۗ (۸۶: ۱۰/۸)۔

(ترجمہ) = بلاشک و شبہ اللہ خالق کائنات جس طرح انسان کو وجود میں لاتا ہے،

اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی پوری قدرت رکھتا ہے اور اس روز تمام راز ابھر کر سامنے آجائیں گے۔ اس وقت کوئی قوت ایسی نہیں ہوگی جو اس کی مدد کر سکے۔ تاکہ ان نتائج کی تباہیوں سے بچ جائے

(۱۵) = وَيَقُولُونَ يُؤْتِنَا مَالٍ هَذَا الَّذِي كُنَّا لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجِدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا (پ - ۱۸: ۴۹)۔

(ترجمہ) = اور نافرمانی کرنے والے کہیں گے کہ ”ہائے ہماری کمبختی یہ اعمال نامہ کیسا ہے کہ ہماری چھوٹی بڑی حرکت سب کی سب اس میں درج ہیں۔ کیوں کہ انھوں نے جو کچھ بھی عمل کیا تھا سب کا سب اس روز اپنے سامنے پائیں گے۔

(۱۶) = وَلَا تَكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (پ - ۲۳: ۶۲)۔

(ترجمہ) = اور ہم جو پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ وہ صرف اس قدر ہوتی ہیں کہ انسانی ذات میں وسعت اور کشادگی پیدا ہو۔ اور وہ پابندی اور قوت برداشت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور ہمارے پاس اس کے تمام اعمال کا بولتا ہوا صحیح ریکارڈ موجود ہے۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کا ظلم اور زیادتی نہیں ہوگی۔

(۱۷) = لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (پ - ۲: ۲۸۶)۔

(ترجمہ) = اللہ کسی کو اس کی قوت برداشت سے زیادہ تکلیف میں نہیں ڈالتا (بلکہ چاہتا ہے کہ انسانی ذات میں قوت اور وسعت پیدا ہو) جو نیکی کسی شخص

نے کمانی اس کا پھل اسی کو ملے گا اور جو بدی اس نے کمانی اس کا وبال اسی کی گردن پر ہوگا۔
 (۱۸) = اِقْرَأْ كِتَابَكَ ط كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝
 مَن اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا
 يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ط وَمَا كُنَّا
 مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝ (پ - ۱۵ - ۱۷: ۱۵)

(ترجمہ) = اب تم اپنے اعمال نامہ کو پڑھو۔ تمہارا نفس آج کے دن خود تمہارا
 محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے (نفس کی حالت سب کچھ ظاہر کر دے گی)۔
 جو شخص سیدھی راہ اختیار کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسی کو پہنچتا ہے۔ اور جو غلط
 راہ اختیار کرتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کی ذات کو پہنچے گا۔ کوئی بوجھ
 اٹھانے والا (یعنی ذمہ داریاں اٹھانے والا) کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھا گا
 اور ہم عذاب نہیں دیتے جب تک (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھا لیتے) پھر نہ بھیجتے
 (۱۹) = وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
 الْعَالَمِينَ ۝ (پ - ۲۹: ۶)۔

(ترجمہ) = اور جو بھی جدوجہد کرے گا، اس کا فائدہ تو اسی کی ذات کے لئے ہے
 (اس سے اللہ کو کچھ فائدہ نہیں) وہ ساری کائنات سے مستغنی ہے۔
 (۲۰) = وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ
 لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (پ - ۲۹: ۶)۔

(ترجمہ) = جو لوگ ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں (انہیں ان کے حال پر انہیں چھوڑ
 دیا جاتا) بلکہ ہم ان کے سامنے زندگی کی راہیں کشادہ کرتے جاتے ہیں۔
 اللہ پسندیدہ کام کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۲۱) = مَن عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا تَشَاءُونَ

بِظُلْمٍ لِّلْعَبِيدِ ط (پ ۲۶ - ۲۱: ۲۶)

(ترجمہ) = جو بھی صلاحیت بخش کام کرے گا۔ تو اپنی ہی ذات کے لئے کرے گا۔ اور جو بُرے اور خراب کام کرے گا تو ان کا ضرر بھی اسی کو پہنچے گا۔ اور تمہارا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

(۲۲) = مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ط (پ ۲۵ - ۲۵: ۱۵)۔

(ترجمہ) = جس نے پسندیدہ اور صلاحیت بخش کام (عمل) کئے تو (اس نے)

اپنی ہی ذات کے لئے کئے اور جس نے ناپسندیدہ اور بُرے عمل کئے، ان کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ

گے (اچھے اور بُرے عمل کا نتیجہ انسان کی اپنی ہی ذات پر مرتب ہوگا)

(۲۳) = وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَائِثَةً فَمَا كُنَّا نَدْعِي إِلَىٰ كِتَابِهِمَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ط هَذَا كِتَابٌ يَنْطِقُ

عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ط إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۲۹)

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ

رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ط ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ط (پ ۲۵ - ۲۵: ۲۵)

(ترجمہ) = اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے۔ ہر گروہ کو پکارا

جائے گا کہ آئے اور اپنا نامہ اعمال دیکھے۔ ان سے کہا جائے گا "آج تم

لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے۔ یہ ہمارا تیار

کرایا ہوا نامہ اعمال ہے۔ جو تم پر صحیح صحیح شہادت دے رہا ہے۔ جو

کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جا رہے تھے" پھر جو لوگ ایمان

لائے تھے اور نیک عمل کرتے رہے تھے انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل

کرے گا۔ اور یہی اصل کامیابی ہے۔

(۲۲) = مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَلَا نُحِيطُ بِحَيٰوَةِ طَيِّبَةٍ ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم

بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (پ - ۱۶: ۹۷)

(ترجمہ) = جو بھی اچھے عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن

بھی ہو تو ہم یقیناً اس کو دنیا میں پاکیزہ زندگی سے بہرہ مند کریں گے

اور پھر آخرت میں ہم انہیں ان کے بہترین اعمال کا اجر دیں گے۔

(۲۵) = بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهَا خَطِيئَتُهُ فَاُولٰٓئِكَ

اَصْحَابُ النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(پ - ۲: ۸۱/۸۲)

(ترجمہ) = اللہ کا قانون یہ ہے کہ کوئی شخص کسی گروہ کا کیوں نہ ہو جس نے بھی اپنے

کاموں سے بڑائی کمائی اور اس کے جرموں نے اسے گھیرے میں لے لیا تو وہ

دوزخی گروہ میں سے ہے۔ اور ہمیشہ دوزخ میں رہنے والا ہے اور جو کوئی

بھی ایمان لایا اور اس کے کام بھی پسندیدہ ہوئے تو وہ جنتی گروہ میں

سے ہے۔ اور وہ پھر ہمیشہ جنت میں رہنے والا ہے۔

(۲۶) = تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ

وَلَا تَسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (پ - ۲: ۱۳۴)۔

(ترجمہ) = وہ ایک جماعت تھی (صالح اور نیک لوگوں کی) جو گزر چکی ان کے لئے

ہے جو انہوں نے کمایا۔ اور جو تم نے کمایا اور کماؤ گے (وہ تمہارا لئے ہے)۔

ان کے اعمال کی تم سے پرسش نہ ہوگی اگر ان کے اعمال کیسے تھے۔

(۲۷) = قُلْ اَتَحَاجُّوْنَ نَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَ لَنَا اَعْمَالُنَا
 وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَكَ مُخْلِصُونَ ۝ (پ - ۲: ۱۳۹)۔

(ترجمہ) = کیا تم اللہ کے متعلق جھگڑا کرتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا پروردگار ہے۔ اور
 وہی تمہارا پروردگار ہے۔ اور ہمارے لئے وہی کچھ ہے جو ہم نے عمل کیا
 ہے۔ اور تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ اور ہم تو خالص اسی کے،
 ہو رہے ہیں۔

(۲۸) = وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ نِيْ اَعْمَلِيْ وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ اَنْتُمْ
 بَرِيْئُونَ مِمَّا اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ - ۱۰: ۴۱)

(ترجمہ) = اور اگر یہ (لوگ) آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ انہیں کہدیں کہ میرا عمل
 میرے لئے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے۔ جو کچھ میں کرتا ہوں اس
 کی ذمہ داری سے تم بری ہو۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے
 میں بری ہوں۔

(۲۹) = اللّٰهُ سَرَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ لَنَا اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ
 لَا حِجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَ اِلَيْهِ
 الْمَصِيْرُ ۝ (پ - ۲۵: ۴۲)۔

(ترجمہ) = اللہ ہی ہے جو ہماری نشوونما کرتا ہے اور تمہاری بھی وہی نشوونما کرتا ہے۔
 ہمارے اعمال کا نتیجہ ہم پر مرتب ہوگا اور تم اپنے اعمال کا بدلہ پاؤ گے۔ لہذا
 تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ایک دن ہم سب کو
 جمع کرے گا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اور اس روز سب فیصلہ
 ہو جائے گا)۔

(۳۰) = قُلْ لَا تَسْأَلُوْنَ عَمَّا اَجْرُنَا ۚ وَ لَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ - ۲۲: ۲۶)

(ترجمہ) = ان سے کہدو کہ جو قصور ہم نے کیا تم سے اس کی باز پرس نہ ہوگی۔
اور جو کچھ تم کرو گے اس کی جوابدہی ہم سے نہ ہوگی۔

(۳۱) = اَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اٰخْرٰی (۳۸) وَاَنْ لِّیْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰ (۳۹) وَاَنْ سَعِيَةً سَوْفَ یُرٰی (۴۰) ثُمَّ لَیْجْزٰیہُ
الْجِزَاۃَ الْاَوْفٰی (۴۱) وَاَنْ اِلٰی رَبِّکَ اَطْنَتُّکَی (۴۲) (پ - ۵۳: ۴۳)

(ترجمہ) = کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا لے گا۔ کیونکہ انسانی
ذات کی نشوونما اس کے اپنے صحیح اعمال ہی سے ہو سکتی ہے اور اسے وہی
نتائج ملیں گے جن کے لئے اس نے محنت کی۔ اپنی کوشش (عمل) کو وہ خود
دیکھے گا۔ پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور سب کو اپنے رب کی طرف
لوٹنا ہوگا۔

(۳۲) = وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتٰنَا بِرِہَاطٍ وَّکَفٰی
بِنَا حَسِبٰیۡنَ (۴۴) (پ - ۲۱: ۴۴)

(ترجمہ) = اور جس کارائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا وہ ہم (اس کے) سامنے
لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

(۳۳) = یَوۡہُ تَجِدُ کُلَّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مَّحْضَرًا وَّ مِمَّا
عَمِلَتْ مِنْ سُوۡءٍ تَوَدُّ کُوۡاۡنَ بَیۡنَہُمَا وَبَیۡنَہُۢۤ اَمَدًا مَّعِیۡدًا
(پ - ۳: ۲۸)

(ترجمہ) = (اور اس آنے والے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر انسان دیکھے گا کہ جو کچھ اس
نے (دنیا میں) پسندیدہ عمل کئے تھے، اس کے سامنے موجود ہیں۔ اور جو کچھ
برائی کی تھی وہ بھی اس کے سامنے موجود ہوگی۔ اس دن وہ آرزو کرے گا کہ
اے کاش اس کے اور اس (برائی) کے درمیان دور دراز کا فاصلہ ہو جاتا۔

(۳۴) = فَمَنْ يَحْمِلْ مُثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۗ وَمَنْ يَحْمِلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۗ (نپ - ۹۹: ۸/۹)

(ترجمہ) = جس نے ذرہ بھرنیک عمل کیا ہوگا تو وہ اسے (اپنے) سامنے دیکھ

لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر بھی برائی کی ہوگی تو وہ دیکھ لے گا۔

(۳۵) = اِنَّا اَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۗ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يَلِيْتَنِيْ كُنْتُ تُرًا ۗ (نپ - ۸: ۷۰)

(ترجمہ) = ہم نے لوگوں کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ تمہاری تباہی و بربادی کا وہ دن

قریب آ پہنچا ہے۔ جس دن انسان وہ سب کچھ دیکھ لے گا۔ جو اس کے

ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اس وقت انکار کرنے والا (بے اختیار)

پکار اٹھے گا کہ اے کاش میں پیدائہ ہوتا اور مٹی ہی میں رہتا۔

(۳۶) = وَمَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ

سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۗ (پ - ۷: ۷۹)۔

(ترجمہ) = تم کو جو بھلائی پہنچتی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو برائی یا

تکلیف پہنچتی ہے تو وہ تمہارے نفس کے کرتوتوں کی وجہ سے یعنی جو

عمل قوانین خداوندی کے مطابق ہوگا اس کا نتیجہ خوشگوار ہوگا۔ اور جو

کام قوانین الہیہ کے خلاف اپنی نفسانی خواہشات پر ہوں گے تو ان کا

نتیجہ ہمیشہ خراب ہی نکلے گا۔

(۳۷) = وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ

وَلِيُحْفُوا عَنْ كَثِيْرٍ ۗ (پ - ۲۲: ۳۰)۔

(ترجمہ) = تم پر جو مصیبت بھی آتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے۔

(اگر غلطی یا خرابی کی اصلاح کرنی جائے تو بہت سی خرابیوں کی اصلاح ہو جاتی ہے)

نجات کا انحصار کسی کی آرزوؤں پر نہیں۔

(۳۸) = لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَحْمِلُ
سَوْءَ يَجْزِيهِ وَلَا يَجِدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا
نَصِيرًا (۲۳) (پ - ۷: ۱۲۳)۔

(ترجمہ) = (مسلمانوں! نجات و سعادت) نہ تو تمہاری آرزوؤں پر (موقوف)

ہے۔ نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر (وہ تو ایمان و عمل پر منحصر ہے)
جو کوئی برائی کرے گا (خواہ کسی کی بھی اولاد کیوں نہ ہو) ضروری ہے
کہ اس کا بدلہ پائے۔ اللہ کے سوا نہ تو کوئی اس کا دوست ہو سکتا
ہے اور نہ کوئی مددگار اسے مل سکتا ہے۔

(۳۹) = وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ الْأَلْمَانِيَّ وَانَّهُمْ
الْأَيْظُنُونَ (۸) (پ - ۲: ۷۸)۔

(ترجمہ) = اور ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو پڑھے لکھے نہیں اور جہا تک

کتاب الہی کا تعلق ہے (خوش اعتقادی کی) آرزوؤں اور ولولوں

کے سوا کچھ نہیں جانتے، اور توہم پرستیوں اور گمانوں میں بدست ہیں

(۴۰) = وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ الْأَمَنُ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرَانًا

تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

بَلَىٰ قَدْ أَتَىٰكَ الْبَلَاءُ مِنْ أَجْلِ اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَنْ أَخْبِرَ عِنْدَ

رَبِّهِمْ وَلَا خِوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (پ - ۲: ۱۱۱)

(ترجمہ) = یہود کہتے ہیں کہ جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

یہودی نہ ہو جائے۔ اسی طرح عیسائی کہتے ہیں کہ جنت میں کوئی داخل نہیں

ہو سکتا جب تک کہ وہ عیسائی نہ بن جائے (یعنی ہر گروہ سمجھتا ہے کہ آخرت

کی نجات صرف اسی فرقے کے حصے میں آئی ہے۔ جب تک ایک انسان اس کی مذہبی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پاسکتا۔ اے پیغمبر! یہ لوگوں کی (جاہلانہ) اُمنگیں اور آرزوئیں ہیں نہ کہ حقیقتِ حال۔ تم ان سے کہو اگر تم اپنے زعم میں سچے ہو تو تمہارے پاس اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے؟ (ہاں بلاشبہ نجات کی راہ کھلی ہوئی ہے۔ مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہو سکتی وہ تو ایمان و عمل کی راہ ہے) جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور وہ پسندیدہ عمل بھی کرتا رہا تو وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر ضرور پائے گا۔ نہ تو اس کے لئے کوئی کھٹکا ہے۔ نہ کسی طرح کا غم۔

(۶۱) = فَهَنْ يَعْمَلُ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ

لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَنُودُونَ ۝ (پ - ۲۱ : ۶۴)۔

(ترجمہ) = جو کوئی بھی صالح عمل کرے گا بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اس کے کاموں کی ناقدری نہ ہوگی اور اس کی سعی و عمل کو لاکھ لیتے ہیں یعنی محفوظ کر لیتے ہیں۔

(۶۲) = فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَحَسْبَىٰ إِنَّ يَكُونُ

مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝ (پ - ۲۸ : ۶۷)

(ترجمہ) = لہذا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور پسندیدہ عمل کئے وہ فلاح پائے

والوں میں سے ہوگا۔

(۶۳) = ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا الشُّرُوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا

مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ

رَحِيمٌ ۝ (پ - ۱۶ : ۱۱۹)۔

(ترجمہ) = البتہ جن لوگوں نے جہالت کی بنا پر بُرا عمل کیا۔ پھر توبہ کر کے اپنے عمل کی اصلاح

کر لی تو یقیناً توبہ اور اصلاح کے بعد تیرا رب ان کے لئے بخشش کرنے والا رحیم ہے۔

(۲۲) = إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِمَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ اللَّهُنَّ وَالَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ الْآلِيمِ (پ - ۴: ۱۸/۱۷)

(ترجمہ) = اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی یا بھول سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ پھر جلدی توبہ (بھی) کر لیتے ہیں (اور ان کا ضمیر اپنے کئے پر پشیمانی محسوس کرتا ہے) بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ اپنی رحمت سے، توجہ فرماتا ہے (یعنی معاف فرماتا ہے وہ یقیناً سب کچھ جاننے والا) اور اپنے تمام احکام میں حکمت رکھنے والا ہے۔ لیکن ان لوگوں کی توبہ، توبہ نہیں جو برابر بُرے کام کئے جاتے ہیں (اور باز نہیں آتے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت اکٹھی ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے: "اب میں توبہ کرتا ہوں" اور نہ ایسے لوگوں کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو حالتِ کفر میں مر جاتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲۵) = وَ لِكُلِّ دَرَجَةٍ مِمَّا عَمِلُوا وَ مَا رُبُّكَ بِخَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ

(ترجمہ) = (پ - ۶: ۱۳۳) (قانون الہی کی رو سے) سب (الگ الگ) درجے ہیں۔ ان کے

اعمال کے مطابق (اور اپنی درجوں کے مطابق) انہیں نتائج پیش آتے ہیں اور تیرا رب لوگوں

کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

(۲۶) = وَ لِكُلِّ دَرَجَةٍ مِّمَّا عَمِلُوا وَ لِيُوفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ (پ ۲۶ - ۲۷: ۱۹)

(ترجمہ) = اور لوگوں کے اپنے اعمال کے مطابق الگ الگ درجے ہیں (اور
یہ اس لئے) کہ (اللہ ان کو) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے۔ اور
ان پر قطعاً ظلم نہ ہونے پائے (یعنی جزایا سزا اعمال کے مطابق ہو)
(۲۷) = وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
(پ ۲۸ - ۵۸: ۱۱) -

(ترجمہ) = اور جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا ہے۔ ان کے درجات بلند کرے گا
اور تمہارے اعمال سے بھی اللہ پوری طرح باخبر ہے۔

(۲۸) = قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ
فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۝ (پ ۵ - ۱۰۰)
(ترجمہ) = (ان لوگوں کو) بتلا دو کہ ناپاک اور پاک یکساں نہیں ہوا کرتے۔ اگرچہ
تمہیں ناپاک کی کثرت بھلی کیوں نہ معلوم ہو۔ لہذا اے عقلمندو! اللہ سے
ڈرتے رہو تاکہ تم تلاح پا جاؤ۔

(۲۹) = وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِاللَّهِ تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَ نَازِلِنَا
إِلَّا مَنِ أَمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ذَا فَكْرًا لَّهُمْ جِزَاءٌ الضَّعِيفِ
بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ۝ (پ ۲۲ - ۳۲: ۳۹)
(ترجمہ) = تمہارے مال اور اولاد (کی کثرت) ایسی چیز نہیں، جس سے تم
ہمارا تقرب اور بلند مراتب حاصل کر سکو البتہ جو ہمارے قوانین
کی صداقت پر یقین رکھے اور صالح عمل (یعنی زندگی کو سنوارنے
والے عمل) کرے، ان کاموں کا انہیں دہرا اجر ملے گا۔ اور وہ بلند

وَبِالْأَعْمَارِ تَوَلَّوْنَ يَوْمَ الْمُنَادِ وَتَوَلَّوْا سَافِرِينَ
 ۵۰ = مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِّنْ قَرَعِ
 يَوْمَئِذٍ مُّؤْمِنُونَ ۝ (پ - ۲۷ - ۸۹) -

(ترجمہ) = جو کوئی نیکی لے کر حاضر ہوگا اس کے لئے اس کے کام سے بہتر اجر ہوگا۔
 اور ان کو اس دن گھبراہٹ سے امن ہوگا۔ اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا
 تو وہ آگ میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا۔ یہ تم کو ان اعمال کا بدلہ ملا ہے
 جو تم کرتے رہتے تھے۔



⑤ خیر خواہ، ولی، اور نفع نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اسی سے مدد طلب کرنی چاہئے اور اسی کے قوانین کی پابندی لازم ہے!

① = مَا لَهُمْ مِنْ دُونِ مِنِّي وَلَا يَشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۲۲
(پ ۱۵ - ۱۸ : ۲۶) -

(ترجمہ) = زمین و آسمانوں کی تمام مخلوق کا کوئی نگران اور خیر خواہ اللہ کے سوا نہیں ہے۔ اور وہ اپنے احکام میں اور حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

② = وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَلَا نَصِيرَةٍ ۳۱
(پ ۲۵ - ۲۲ : ۳۱) -

(ترجمہ) = اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار ہے۔

③ = إِنَّ وَّلِيَّ يَے اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۶ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۱۹۴
(پ ۹ - ۷ : ۱۹۴) -

(ترجمہ) = بے شک میرا سرپرست تو اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب (قرآن مجید) نازل فرمایا اور وہی صالحین کی سرپرستی اور مدد فرماتا ہے۔

④ = مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۳۵ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۳۶
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۳۷ هَلْ مِنْ خَلْقٍ غَيْرِ اللّٰهِ يَدْرُسُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۳۸ كَلَّا لَآ هُوَ إِلَّا هُوَ ۳۹
فَإِنِّي تَوَفُّكُونَ ۴۰
(پ ۲۲ - ۳۵ : ۳/۲) -

(ترجمہ) = اللہ اپنی رحمت سے نوعِ انسانی کے لئے جس چیز کا دروازہ کھول دے تو کوئی طاقت ایسی نہیں جو اسے بند کر سکے اور جس چیز کا دروازہ بند کر دے تو کوئی ایسا نہیں جو اس کے بعد انسانوں تک کچھ پہنچا سکے وہ بڑی قوت اور غلبہ کا مالک ہے۔ اور اس کی ہر تدبیر حکمت پر مبنی ہے۔ لوگو! تم اللہ کے احسانات اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھو (اور سوچو) کہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں زمین و آسمان سے سامانِ رزق عطا فرماتا ہو (حقیقت یہ ہے کہ) اس اللہ کے علاوہ کائنات میں کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی عبدیت یعنی غلامی اختیار کی جائے اور نہ کوئی ایسا صاحب اقتدار و اختیار ہے جس کے قانون کی پابندی کی جائے۔ ایسی واضح حقیقت جان لینے کے بعد تم اس زمین و رحیم کے دروازہ کو چھوڑ کر کہاں بٹکا جاؤ ہو

⑤ = وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنزِلُ إِلَّا بِقَدْرِ مَعْلُومَةٍ (پ - ۱۵: ۲۱)۔

(ترجمہ) = کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ہمارے پاس لاتعداد خزانے نہ ہوں۔ لیکن ہم ہر ایک چیز ایک اندازہ کے مطابق عطا کرتے ہیں۔ "امام راغب نے "نازل" کے معنی وقوع یا عطا کرنا بھی بیان کئے ہیں۔

⑥ = وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِندَادًا يُحِبُّونَ لَهُمُ كَهَيِّتِ اللَّهِ وَالَّذِينَ أَسْتَوْأَشِدُّوا بِاللَّهِ وَهُمْ يَرَوْنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ لَا أَنْتَ اللَّهُ جَمِيعًا أَلَا إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ (پ - ۲: ۱۶۵)۔

(ترجمہ) = اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا (غیر خدا) اللہ کے ہمہ بنا لیتے ہیں۔ ان سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں۔ مگر ایمان والے لوگ سب سے

زیادہ محبت صرف اللہ پاک سے کرتے ہیں کاش ان ظالموں کو معلوم ہو جاتا کہ جب وہ عذابِ الہی کو دیکھیں گے تو ان کو اس بات کا علم ہو جائے گا کہ ساری قوت اللہ ہی کی ہے اور اللہ پاک کی پکڑ اور اس کا عذاب سخت تر ہے۔

④ = اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَ
يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ مَعَ الْقَلِيْلَ مَا تَذَكَّرُوْنَ ط
اَمَّنْ يَهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلِ الرِّيْحَ
بَشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِيْ ط وَاللّٰهُ مَعَ اللّٰهِ ط تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ط اَمَّنْ يَبْدَعُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَّرْزُقُ
كُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ مَعَ اللّٰهِ ط قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ط (پ - ۲۷: ۶۲/۶۴)

(ترجمہ) = بھلا کون ہے جو بے قرار کی فریاد کو پہنچتا ہے۔ جب وہ بے قرار سے لپکارتا ہے۔ اور پھر کون اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ اور کون ہے جو تمہیں زمین میں خلیفہ یعنی فرمانروائی کے اختیارات عطا کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی (یہ کام کرنے والا) ہے۔ تم لوگ بہت کم غور و فکر کرتے ہو۔

وہ کون ہے جو بحر و بر کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون اپنی رحمت (بارش) سے قبل ہواؤں کو خوشخبری دے کر بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ (صاحبِ اقتدار و صاحبِ غلبہ) بھی ہے جو یہ کام کر سکے؟ (جن کو یہ لوگ شریک بنا ئے ہوئے ہیں) اللہ ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو ہر شے کی تخلیق کی ابتداء

کرتا ہے۔ اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے۔ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے
 - زرق بہم پہنچاتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الہ بھی ہے (جو ان کاموں میں
 حصہ دار ہو۔ اور اگر اس سیدھی اور سچی دلیل کو نہیں مانتے تو پھر، اگر تم
 سچے ہو تو اس پر کوئی دلیل پیش کرو۔

① = يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاذْكُرُوا لِلَّذِينَ تَدْعُونَ

مِن دُونِ اللَّهِ كَدُّ بَابٍ أَوْ لَوْجَتَعْرِ الدَّارِ وَإِن
 يَسْأَلُكُمْ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ لَقُلْ إِنَّمَا نَدْعُوا إِلَىٰ مَن
 كَانَ قَدْرُهُ وَإِلَىٰ الْمُطْلُوبِ ۗ مَا قَدَرُ وَاللَّهُ حَقُّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ
 لَكَفٍ عَزِيزٌ ذُو قُوَّةٍ (پ - ۲۲ : ۳۳ / ۴۲)۔

(ترجمہ) = اے لوگو! تمہیں ایک مثال کے ذریعہ بات سمجھانی جاتی ہے اسے
 نہایت غور سے سنو! جن کو تم خدا کے سوا (صاحب کمالات، اور
 صاحب اقتدار سمجھ کر اپکارتے ہو) ان کی بے بسی کا تو یہ عالم ہے کہ وہ
 ایک مکھی جیسی حقیر شے بھی تو پیدا نہیں کر سکتے۔ خواہ اس کے لئے سب کے
 سب کیوں نہ جمع ہو کر کوشش کر لیں (اتنا ہی نہیں) اگر کوئی مکھی ان سے کچھ
 کچھ پین کر لے جائے (تو ان میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ) اس سے اس چیز کو پھرا
 سکیں۔ جس طرح طالب ضعیف ازر بودے ہیں اسی طرح مطلوب بھی
 (ضعیف اور) بودے ہیں۔ (یعنی پروردگار سب بودے ہیں) حقیقت
 یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی قدرت و عظمت کا صحیح اندازہ ہی نہیں
 لگایا۔ جیسا کہ اندازہ لگانے کا حق تھا۔ وہ تو بڑی قوتوں کا مالک ہے
 اور ہر شے پر غالب ہے۔

⑨ = وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا آيَاهُ
 فَلَمَّا نَجَّيْكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا
 أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يُخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
 حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُ وَالَكُمْ وَكَيْلًا ۚ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَ
 كُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ
 فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُ وَالَكُمْ وَعَلَيْنَا بِهِ
 تَبِعًا ۚ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
 وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ بَخَلْنَا
 تَفْضِيلًا ۚ (ہا - ۱۷ : ۶۷ تا ۷۰)

(ترجمہ) = اور جب تم لوگوں پر سمندر یا دریا میں کسی مصیبت یا آفت آتی ہے
 تو جن قوتوں سے (تم) مدد طلب کرتے رہتے ہو اپنے اللہ (مالک حقیقی)
 کو چھوڑ کر، مگر (اس مصیبت کے وقت) ان سب کو بھول جاتے ہو۔
 پھر جو نہی وہ اللہ تم کو (اس مصیبت سے نکال کر خشکی پر لے آتا ہے۔ تو
 پھر تم اللہ سے منہ موڑ لیتے ہو۔ انسان بڑا ہی ناشکر گزار ہے۔ کیا آفت
 صرف سمندر میں ہی آسکتی ہے؟ خشکی میں نہیں آسکتی؟ کیا اس بات
 سے تم بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ خشکی کی طرف لا کر (زمین میں) دھنسا
 دے یا تم پر پتھر برسائے والی سخت آندھی بھیج کر تمہاری بربادی کا
 کامان پیدا کر دے۔ پھر تم بے یار و مددگار رہ جاؤ۔ یا تم یہ سمجھتے
 ہو کہ اب کوئی اندیشہ نہیں۔ اگر وہ تم کو پھر سمندر میں لے جائے اور
 ہوا کا سخت طوفان بھیج دے اور تمہاری ناشکری کے باعث تم کو غرق
 کر دے۔ پھر تم کو اس بات پر یعنی سزا دینے پر تمہاری طرف سے باز پرس

کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یہ تو ہماری عنایت اور ہربانی ہے کہ ہم نے بنی آدم کو واجب التکریم بنایا اور انہیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں اور خوشگوار سامانِ زینت دیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت اور برتری بخشی ہے۔

⑩ = قُلِ اللّٰهُ يَخْتَارُ مِمَّنْ يَشَاءُ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُخَلِّقَ مِنْ نَفْسِهِ مِمَّنْ يَشَاءُ مَنْ يَخْتَارُ

(پک - ۶: ۶۴)۔

(ترجمہ) = اُن سے کہدو کہ تمام تر مصیبتوں (اور کل ارضی و سماوی آفات) سے صرف

اللہ ہی نجات دیتا اور بچاتا ہے۔ مگر پھر بھی تم شرک ہی کرتے رہتے ہو۔

⑪ = قُلِ ادْعُوا الدِّينَ نِعْمَتُمْ مِمَّنْ دُونِمْ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ

الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ اُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ

اِلَىٰ رَبِّهِمْ اَلْوَسِيْلَةَ اِلَيْهِمْ اَقْرَبَ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَ

يَخَافُوْنَ عَذَابَ اَبْدَانٍ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝ (۵۷)

(پک - ۱۷: ۵۶/۵۷)۔

(ترجمہ) = اے رسول! انہیں سمجھا دو! کہ جن لوگوں کو خدا کے سوا مختلف قوتوں کا

مالک سمجھتے ہوئے پکارتے ہو وہ تم کو تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں

کر سکتے نہ ٹال سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ لوگ پکارتے

ہیں اور مدد حاصل کرنے کی سعی کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کے

حضور زیادہ سے زیادہ تقرب حاصل کرنے کے وسائل ڈھونڈتے

ہیں کہ کسی طرح اس کے قریب تر ہو جائیں اور وہ اس کی رحمت کے

امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس کے احکام

کی خلاف ورزی کے نتائج کی سزا بہت ہی تباہ کن ہے۔

(۱۲) = وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (پ - ۴: ۳۲) -

(ترجمہ) = اللہ ہی سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو (کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ اللہ ہی ہر بات اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(۱۳) = قُلْ مَنْ بِيَدِ الْمَلَكُوتِ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (پ - ۲۳: ۸۸)

(ترجمہ) = ان سے پوچھو! وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر شے کی حکومت ہے؟ جو اس کی پناہ میں آجائے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا اور جو اس کے قوانین سے سرکشی اختیار کرے اسے کائنات میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تم کچھ بھی ہوش گوش سے کام لو تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

(۱۴) = وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (پ - ۲۲: ۶۲) -

(ترجمہ) = اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کسی کو بھی (اپنی مدد یا سفارش کے لئے) بلا تے ہیں (اور پکار پکار کر فریادیں کرتے ہیں) وہ سب باطل اور سراسر لغو ہے۔ بلاشبہ (ساری طاقت و قوت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ بڑی شان والا اور برتر وہی ہے۔

(۱۵) = وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ (پ - ۲۷: ۷۳) -

(ترجمہ) = بلاشبہ و شبہ تمہارا رب ہی ہے جو لوگوں پر صاحب فضل ہے۔ مگر ان میں سے اکثر شکر گزار نہیں۔

(۱۶) = اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا ط (پ ۲ - ۳۹ : ۳۶)۔

(ترجمہ) = کیا اللہ اپنے بند کے لئے کافی نہیں؟ (کہ یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر محتاجوں کی طرف دوڑتے ہیں)۔

(۱۷) = لَئِنْ رَغَوٰةُ الْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لَا

يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ شَيْءًا اِلَّا كِبَاسِطٍ كَفِيْبًا اِلَى الْمَآءِ

لِيَبْلُغَ فَاةً وَمَا هُوَ بِبَالِغٍ ط وَمَا دُعَاؤُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا

فِي ضَلٰلٍ ؕ (پ ۱۳ - ۱۴ : ۱۳)۔

(ترجمہ) = یہ صرف اللہ ہی کا حق ہے کہ اسے ہی (ہر حالت میں) پکارا جائے (۳۱)

سے ہی مدد مانگی جائے، جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں۔

وہ (غیر اللہ) انہیں کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ یہ لوگ تو اس شخص کی طرح

ہیں جو پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے کہ پانی اس کے منہ تک

پہنچ جائے۔ حالانکہ وہ پانی اس کے منہ تک پہنچنے والا نہیں (خدا کو چھوڑ

کر جو شخص دوسروں سے مانگے گا اسے بھلا کیا ملے گا) اس طرح منکروں

کی پکار گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

(۱۸) = اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ (۱۹۲)۔

(پ ۹ - ۱۹۲ : ۱۹۲)۔

(ترجمہ) = جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور مدد طلب کرتے ہو، بلاشبہ وہ تو خود

تمہاری ہی طرح (اللہ کے) بندے ہیں (ان میں کوئی خدائی قوت کا مالک

نہیں۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تم انہیں پکارو۔ اور وہ تمہیں جواب

دیں مگر ایسا نہیں ہو سکتا)

(۱۹) = يَسْئَلُكَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي

شَأْنٍ (۲۹) (پ - ۲۵ - ۵۵ : ۲۹) -

(ترجمہ) = جو کچھ آسمانوں اور زمین میں سب سے سب اس کے لئے دست سوال دراز کئے ہوئے ہیں۔ (سب اسی در کے سوالی ہیں) وہ ایک نئی شان سے جلوہ گر ہو رہا ہے (یعنی اس کا تخلیقی عمل اور تعمیر نئے انداز سے ہر وقت جاری و ساری ہے۔

(۲۰) = وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

يُخْلَقُونَ (۲۰) أَمْوَاطٌ غَيْرَ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ

مُدْرِكُونَ (۲۱) (پ - ۱۶ - ۲۰ : ۲۱) -

(ترجمہ) = اور جو (لوگ) اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں اور فریادیں سمجھتے ہیں، وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ تو مردے ہیں (یہ ان مردوں سے مراد ہیں مانگتے ہیں) جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

(۲۱) = أَمْ مَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۱۱) وَإِنْ

تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصَوْهَا ط إِنَّ اللَّهَ لَعَفُودٌ رَحِيمٌ (۱۲)

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسْرُونَ وَمَا تُخْلِنُونَ (۱۳) -

(پ - ۱۶ : ۱۷ تا ۱۹) - (نوٹ) تسلسل آیات ۲۰ نمبر پر ملاحظہ کیجئے

(ترجمہ) = کیا وہ خدا جو سب کا خالق ہے ان کی طرح ہے جو کچھ (بھی) پیدا نہیں کر سکتے؛ کیا اتنی سی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے (اللہ ایسا مہربان ہے جو تمہاری کوتاہیوں سے درگزر کرتا رہتا ہے۔ بلاشبہ اللہ بڑا ہی بخشش کرنے والا مہربان ہے۔



اور اللہ جانتا ہے جو کچھ بھی تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔
(۲۲) = يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّبَكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۗ الَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوَّيَكَ فَعَدَلَكَ ۗ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۗ كَلَّا بَلْ
تُكذِّبُونَ بِالذِّينِ ۗ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۗ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۗ
يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۗ (پ - ۳ - ۸۳ : ۱۲/۶) -

(ترجمہ) = اے انسان! تجھ کو کس چیز نے اپنے ربِّ کریم کے بارے میں دھوکے
میں ڈال رکھا ہے؟ اور تجھے اس کے احکام کی خلاف ورزی کی جرات
دلائی ہے۔ اور وہ خدا جس نے تجھے تخلیق کیا۔ پھر مختلف مراحل سے
گذارا اور اعضا میں عمدہ توازن اور تناسب رکھا۔ پھر اپنے منشاء
(قانونِ مشیت) کے مطابق تجھے مناسب پیکر عطا کیا۔ ہرگز نہیں اپنی
دھوکے میں پڑنے کی کوئی معقول وجہ نہیں۔ تیرا وجود شاید ہے کہ تو خود
نہیں بن گیا۔ (بلکہ اصل بات یہ ہے کہ) تم لوگ قانونِ مکافات کو
جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر دو محافظ اور نگران مقرر ہیں۔ نہایت محترم
اور امین ہیں جو بھی تم کرتے ہو انہیں سب کا علم ہوتا ہے۔

(۲۳) = قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا
خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ أَيُّتُونِي
بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ آثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۗ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ
لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ
غَفِلُونَ ۗ (پ - ۲۶ - ۲۶ : ۵/۲) -

(ترجمہ) = انہیں کہو! لوگو! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے سوا جن کو تم...

پکارتے ہو۔ ذرا یہ تو دکھاؤ کہ انھوں نے زمین یا زمین کی چیزوں میں سے کونسی چیز پیدا کی ہے۔ یا آسمانوں کے پیدا کرنے میں ان کی کچھ بھی شرکت ہے۔ میرے پاس کوئی کتاب لاؤ یا اس قسم کا کوئی مضمون جس میں درج ہو کہ زمین اور آسمان کو پیدا کرنے میں اللہ کے سوا کسی کی شرکت یا کسی قسم کا تعلق ہو۔ بھلا اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اسے (غیر اللہ) کو پکارے۔ جسے اگر قیامت تک بھی پکارو گے تو وہ (تمہاری) پکار کا جواب نہ دے گا۔ وہ (غیر اللہ) تو ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔

(۲۴) = مَا أَشْهَدُ تَهُمْ يَخْلُقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ الْفَسِيحِ وَمَا كُنْتُ مَتَّخِذًا لِمُضِلِّينَ عَضُدًا ۝ (پ - ۵۱: ۱۸)۔

(ترجمہ) = خدا کا ہم سر قرار دینے والوں کے عقیدہ کے باطل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ (آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتے وقت) ان مشرکوں کو (نہ گواہ بنایا تھا اور نہ خود ان کی پیدائش کے وقت) ان سے مشورہ لیا گیا تھا اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو بنا لیتا۔

(۲۵) = اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ ۝ (پ - ۲۰: ۵۰)۔

(ترجمہ) = اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں موت دیتا ہے۔ پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا جن کو تم نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے۔ ان میں کوئی ایسا ہے جو اس طرح کے کام کرنے کی قدرت رکھتا ہو؟ وہ پاک ہے اور بہت ہی بلند و برتر ہے۔ اس قسم کے خیالی شرک

سے جو یہ لوگ سمجھتے اور عمل کرتے ہیں

(۲۶) = قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدْبِرُ الْأُمُورَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ بِهِ قَوْلُ
أَفَلَا تَتَّقُونَ (۳۱) فَذُرِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعَدَ
الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالَةُ فَآتَى تَصَافِرُونَ (۳۲) (پ - ۱۰: ۳۱ - ۳۲)

(ترجمہ) = ان سے پوچھو! تمہیں آسمان و زمین سے رزق کون دیتا ہے (اور اس

سامانِ زمیست کے علاوہ ذرا لُح علم و بصیرت) سُننے اور دیکھنے کی
قوت کس نے بخشی ہے؟ وہ کون ہے جو غیر ذی حیات اشیاء سے
زندگی کی نمود کرتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے۔ اور
پھر امورِ کائنات کی تدبیر کون کرتا ہے۔ اس طرح وہ بول اٹھیں
گے وہ تو اللہ ہی ہے۔ تو پھر ان سے کہو کہ تم تقویٰ اختیار کیوں نہیں
کرتے۔ یہ ہے تمہارا حقیقی رب۔ پھر حق کے (انکار کے) بعد گمراہ
کے سوا اور کیا رہ گیا؟ اللہ کو چھوڑ کر اپنا رخ کس طرف پھیر
جارہے ہو؟

(۲۷) = وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا

لَكُمْ مِنَ دُونِ اللَّهِ مِنْ قَرِينٍ وَلَا نَصِيرٍ (۲۲) (پ - ۲۹: ۲۲)

(ترجمہ) = تم نہ زمین میں عاجز کرنے والے ہو نہ آسمان میں (اللہ کی گرفت سے

بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ اور اللہ کے علاوہ تمہارا نہ کوئی چارہ ساز

ہے۔ نہ حامی نہ مددگار ہے۔

:- مثبت مثبتہ :-

②۸ = وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ
 فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ (۱۰۶) وَإِنْ يَسْأَلْكَ
 اللَّهُ بِضْرٍ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ
 فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۗ
 وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (۱۰۷) (پ - ۱۰ : ۱۰۶ / ۱۰۷) -

(ترجمہ) = اللہ کو چھوڑ کر ان کو نہ پکارو جو تجھ کو نہ نفع دے سکتے ہیں، اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پھر اگر تو نے ایسا کیا تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تجھ کو کسی قسم کا ضرر یا نقصان پہنچانا چاہے تو اس تکلیف کو سوائے اللہ کے کون دور کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ تجھ سے کوئی بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کون روک سکتا ہے (جبکہ سب

کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے) ،

②۹ = قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَاتُخَذَلُوهُ
 مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ قُلْ
 هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۗ أَمْ هَلْ تُسَوَّىٰ الظُّلُمَاتُ
 وَالنُّورُ ۗ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهُ الْخَلْقُ
 عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۱۶)
 (پ - ۱۳ : ۱۶) -

(ترجمہ) = اگر تم ان سے پوچھو کہ اس کا نسات (یعنی زمین و آسمان میں کس کا قانون کار فرما ہے تو یہ لوگ کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ جس کا قانون جاری ہے۔ تو پھر اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو (اپنا) ولی اور کار ساز کیوں بناتے ہو۔ جو بے بس ہیں اور اپنی ذات کے لئے بھی نفع یا نقصان کی قدرت

نہیں رکھتے۔ ان سے پوچھیں! کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یا روشنی اور تاریکی برابر ہو سکتے ہیں یا پھر کیا یہ بات ہے کہ ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں نے بھی اسی طرح مخلوقات پیدا کی ہے؟ جس طرح اللہ نے پیدا کی ہے؟ اور ان دونوں کی مخلوق ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے۔ جس سے کہ یہ لوگ اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ خدا یگانہ نہیں اور اس جیسے اور بھی ہیں۔ ان سے کہو کہ ان کا یہ خیال بالکل باطل ہے۔ ہر شے کا خالق صرف خدا (ہی) ہے۔ وہ بے مثل اور یگانہ ہے۔

اور تمام قوتوں کا واحد مالک اور سب پر غالب ہے۔

(۳۰) = اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ ۗ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتِيْنَ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۹) وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ اِلَى اللّٰهِ ذٰلِكُمْ اَللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ اُنِيْبُ (۱۰) (پ ۲۵ - ۴۲ : ۱۰/۹)۔

(ترجمہ) = (کیسے لوگ ہیں یہ کہ) انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو ولی بنا رکھا ہے۔ ولی تو اللہ ہی ہے۔ وہی مردوں کو زندگی دیتا ہے۔ اور وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے۔ وہی اللہ میرا رب ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

(۳۱) = وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۗ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (۶) (پ ۲۵ - ۴۲ : ۶)

(ترجمہ) = جن لوگوں نے اللہ کے سوا اپنے اولیا (کارساز) بنا رکھے ہیں۔ اللہ

انہیں دیکھ رہا ہے۔ اور ان کے اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے (ان کا محاسبہ و مواخذہ کرنا اسی کا کام ہے) ان پر تم داروغہ نہیں ہو۔

(۳۲) = وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (پ - ۶ : ۱۸ / ۱۸) -

(ترجمہ) = اگر اللہ تجھے ضرر پہنچائے تو کون دُور کر سکتا ہے اس کو سوائے اس (اللہ) کے اور اگر اللہ تجھے خیر اور بھلائی پہنچائے تو کون روک سکتا ہے۔ اور تمام اندازے اسی کے مقرر کردہ ہیں۔ اور ان پر پورا پورا کنٹرول اسی کا ہے۔

(۳۳) = مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا (پ - ۱۸ : ۱۷) -

(ترجمہ) = (حقیقت یہ ہے کہ) منزل مقصود تک وہی پہنچ سکتا ہے، جسے اللہ کی رہنمائی حاصل ہو جائے۔ اور جسے یہ رہنمائی حاصل یا نصیب نہ ہو تو اس کا نہ کوئی رفیق ہو سکتا ہے اور نہ مرشد (یعنی راستہ تبا والا)۔
(۳۴) = قُلْ أَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنَدْعُ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَىَٰنَا اللَّهُ (پ - ۶ : ۷۱) -

(ترجمہ) = ان سے کہو! کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اور جبکہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے تو کیا اب ہم اٹے پاؤں پھر جائیں؟

(۳۵) = قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هَدَىٰ هُوَ الَّذِي هَدَىٰ ط وَآمَرْنَا بِالنُّسْلِمْ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (پ - ۶ : ۷۱) -

کہدو حقیقت میں صحیح رہنائی تو صرف اللہ ہی کی رہنائی ہے۔ اور اس کی طرف سے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ مالکِ کائنات کے آگے سرِ اطاعت خم کر دو۔

(۳۶) = وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (۱۹۶) وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ نِدْعَتَكُمْ وَلَا يَنْصُرُونَ (۱۹۷)

(پ - ۹ - ۱۹۶: ۱۹۷)۔

(ترجمہ) = اور وہی (اللہ ہی تو) ہے۔ جو صالحین اور نیک کرداروں کی مدد فرماتا ہے (اور ان کے بگڑے کام سنوارتا ہے)۔ اس کے برعکس جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی۔

(۳۷) = قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (۵۱) (پ - ۹: ۵۱)۔

(ترجمہ) = کہدو! کہ ہمیں جو بھی تکلیف اور مصیبت پہنچے گی وہ قانونِ خداوندی کے مطابق پیش آئے گی۔ (اس لئے) ہمارا بھروسہ اسی کی ذات پر ہے۔ وہی ہمارا کارساز و مددگار ہے۔ اور مؤمنین تو اسی کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۳۸) = إِنَّ اللَّهَ لَمَلِكٌ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طِيعِي وَيُحْيِي وَمَاتُمْ لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَبِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (۱۱۶) (پ - ۹: ۱۱۶)

(ترجمہ) = بے شک آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے۔ وہی جاتا اور مارتا ہے۔ اور اللہ کے سوانہ تو کوئی حمایتی ہے اور نہ مددگار۔

(۳۹) = وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا ذَاكَ وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا (۵۱) (پ - ۴: ۵۵)۔

(ترجمہ) = اور اللہ کافی ہے مدد اور حمایت کے لئے مدد و نصرت عطا کرنے والا بھی صرف اللہ ہی ہے۔

④۰ = لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّهُمْ يَتَّقُونَ

(پ - ۶: ۵۱)۔

(ترجمہ) = اللہ کے سوا نہ تو کوئی ولی ہے۔ ان لوگوں کا اور نہ شفاعت کرنے والا

(یہ اس لئے کہا جا رہا ہے) کہ وہ برائیوں سے بچ جائیں۔

④۱ = فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ قَدْ لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

وَهُدَيْتُ إِلَى الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (۱۲۹) (پ - ۱۰: ۱۲۹)۔

(ترجمہ) = پس آپ کہہ دیجئے! کہ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ اس کے سوا

کوئی معبود نہیں (یعنی صاحب اختیار و اقتدار نہیں)۔ اسی پر میں

نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

④۲ = وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا

يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا

هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ - (پ - ۳۹: ۴۵)

(ترجمہ) = جب اکیلے اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہوتا ہے (یہ کہ تمام اقتدار و

اختیار صرف اللہ کو حاصل ہیں۔ اور اس میں اس کا کوئی شریک و سہم

نہیں) تو ان کے دل نفرت سے بھر جاتے ہیں (اور یہ بات انہیں سخت

ناگوار گزرتی ہے) دراصل یہ لوگ حیاتِ اُخرویٰ پر یقین نہیں رکھتے۔

اور جب ان کے سامنے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جنہیں وہ خدا کے سوا

اپنا کار ساز سمجھتے ہیں۔ تو خوشی سے ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔

(۲۳) = ذَاكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدًا كَفَرْتُمْ ۖ وَإِنْ يُشْرِكْ
 بِهِ تُؤْمِنُوا ۖ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ (۱۳) (پ: ۲۴ : ۲۰ : ۱۳)
 (ترجمہ) = (مہاری بربادی و تباہی) اس لئے ہے۔ جب اکیلے اللہ کو
 پکارا جاتا تھا اور صرف اسی کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم
 ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ اور جب اس کے ساتھ اوروں
 کو شریک کیا جاتا تھا تو تم (ایسے لوگوں کی بات) مان لیتے تھے
 (اپنے پیروں فقیروں کو خدائی اختیاراً میں حصہ دار سمجھتے تھے)
 حالانکہ حکم اور (فیصلہ) اللہ ہی کا ہے۔ جو سب کا مالک اعلیٰ
 و ارفع ہے۔

(۲۴) = وَإِذَا ذُكِّرْتُمْ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدًا
 وَلَوْ عَلَىٰ آذَانٍ أَعْرَابٍ لَنُورُوا (۲۶)۔

(پ: ۱۷ : ۲۵-۲۶)۔

(ترجمہ) = اور جب تو قرآن میں صرف خدائے واحد کا ذکر کرتا ہے (اور
 ان کے پیروں فقیروں کو اس (خدا) کے ساتھ نہیں ملاتا) تو یہ لوگ
 نفرت سے منہ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

(۲۵) = قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۚ قُلْ إِنِّي
 لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا (۲۱) قُلْ إِنِّي لَنْ يُخَيِّرَنِي
 مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۚ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا (۲۱)

(پ: ۲۰ : ۲۲ تا ۲۲)۔

(ترجمہ) = ان سے کہو! کہ میں تمہارا اپنے رب کو ہی (مشکلات میں) پکارتا ہوں

(اور اسی کا ہی اطاعت گزار ہوں) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا اور کہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں، نہ کسی بھلائی کا (اور یہ کہ) مجھے اللہ کی گرت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ پاسکتا ہوں۔

(۲۶) = وَلَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهْدَمَتْ

صَوَامِعُ وَبَيْعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسْجِدٌ يُذْكَرُ فِيهَا
اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ط وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ط إِنَّ
اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (۲۰) (پ - ۲۲ : ۲۰)۔

(ترجمہ) = اگر اللہ ایک گروہ کی روک تھام دوسرے گروہ کے ذریعہ نہ فرماتا

رہتا اور ظالم و سرکش لوگوں کو بے لگام چھوڑ دیتا، تو کسی قوم کی عبادت

گاہ زمیں پر محفوظ نہ رہتی خالق ہیں۔ گرجے۔ یہودیوں کے معبد مساجد

جن میں خدا کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے۔ سب کبھی کے ڈھائے

جا چکے ہوتے۔ لہذا جو جماعت بھی حق و انصاف اور اللہ کے قوانین

اور مظلوموں کی حمایت میں اٹھے گی اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا

اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی قوت والا اور سب پر غالب ہے۔

(۲۷) = وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَدْ كَلَّمَ

مَنْ شَاءَ
مَنْ شَاءَ ط لَا وَجْهَ ط لَهُ الْحُكْمُ وَالْيَوْمُ لِلَّهِ (پ - ۲۸)

(ترجمہ) = اور اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ کارساز اور صاحب اقتدار و

اختیار صرف اللہ ہے۔ اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے

والی ہے۔ فرماں روائی بھی اسی کی ہے۔ اور اسی کی طرف (بہر حال

ایک دن) لوٹ کر جانا ہے۔

④۸ = فَمَنْ لَّهِ عَلَيْهِ تَابٌ وَوَقْنَا عَذَابَ السَّمُومِ (۲۷)
 اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ ط اِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (۲۸)

(پ - ۲۷ - ۵۲ : ۲۷ / ۲۸) -

(ترجمہ) = پس اللہ نے ہم پر بڑا فضل فرمایا۔ اور ہمیں جہنم کی مصیبت سے بچایا۔ بے شک ہم اس سے قبل (دنیا میں) اسی (اللہ) سے مانگتے تھے، اسی کو پکارتے تھے (اسی کے قانون پر عمل پیرا تھے)۔ بے شک وہی بڑا احسان کرنے والا اور نہایت ہی

رحیم ہے۔

④۹ = اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَدُمْلُكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ (۱۰۷) (پ - ۲ : ۱۰۷) -

(ترجمہ) = کیا تم نہیں جانتے؛ کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی (دوست) یا ہمدرد

اور مددگار نہیں ہے۔

⑤۰ = وَمَا كَانَ لِلّٰهِ لِيُضِلَّ قَوْمًا اِذَا هَدٰهُمُ حَتّٰى يَبِيْنَ

لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۱۱۵) اِنَّ اللّٰهَ

لَدُمْلُكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يٰحٰجِي وَيْمِيْتُ ط وَمَا لَكُمْ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ (۱۱۶) -

(پ - ۹ : ۱۱۵ - ۱۱۶) -

(ترجمہ) = یہ بات اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی قوم کو صحیح راستہ

دکھا کر پھر یونہی اس پر کامیابی کی راہ بند کر دے۔ وہ پہلے اس

امر کی وضاحت کرتا ہے کہ انہیں کون باتوں کی پابندی کرنی ہے۔

بَلَىٰ مِّنْ نَّعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فَالَيْهِ تَجْرُونَ (۵۳) ثُمَّ إِذَا كُشِفَ الضُّرُّ عَنْكُمْ
إِذَا فَرِحْتُمْ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (۵۴) لِيَكْفُرُوا
بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (۵۵) -
وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ
ثَالِثًا لَّتَسْأَلَنَّا عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ (۵۶) (پک - ۱۶: ۵۶)

(ترجمہ) = اور اللہ نے فرمایا ہے کہ انہیں کہہ دو کہ لوگو! دو اللہ مت بناؤ یعنی
خارجی کائنات میں تو اللہ کے قوانین اور اس کی حاکمیت تسلیم کی جاے
اور اپنی زندگی گزارنے کے طور طریقے اور قوانین کسی دوسری ہستی کے
اختیار کر لئے جائیں۔ یاد رکھو کہ) محبوب حقیقی صرف خدائے واحد ہے۔
اور تمام اختیار و اقتدار صرف ایک خدا کا ہے۔ کسی اور کا نہیں۔ لہذا
اسی کے قوانین کا اتباع کرو اور ان کی خلاف ورزی کے برے نتائج
سے ڈرو۔ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ بھی ہے سب
اس کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ اسی پر سب کا
قیام ہے۔ اس لئے اس کی فرمانبرداری و اطاعت ہمیشہ ہمیشہ لازم
ہے۔ کیا اللہ کے سوا کسی اور کا خوف دامن گیر ہے؟ تمہارے پاس
زندگی کی جس قدر سہولتیں اور آسانیاں موجود ہیں اور کام کرنے کی
جس قدر صلاحیتیں تمہیں نصیب ہیں۔ یہ تمام نعمتیں اللہ کی عطا کردہ
ہیں۔ پھر جب تم پر کوئی سخت وقت آتا ہے تو تم اسی سے لڑ لڑا لڑا
دعاؤں کے طالب ہوتے ہو۔ اور فریادیں کرتے ہو۔ پھر جب اللہ
اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک فریق اپنے رب سے

کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے۔ یعنی لوگ اس مصیبت کے دور ہو جانے میں دوسرے خداؤں (یعنی پیروں فقیروں کو بھی شامل کر لیتے ہیں) اس طرح یہ اللہ کے احسان کی ناشکری و ناقدری کرتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے، چند روز اس سے فائدہ اٹھا لو۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ (اور یہ کہا جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے، اس میں سے ایک حصہ ان ہستیوں کے لئے الگ کر لیتے ہیں جنہیں حقیقت کا کچھ علم نہیں (یعنی بطور نذر و نیاز دیتے ہیں یا چڑھاوے چڑھاتے ہیں) یہ سب ان کے خود ساختہ اعتقادات ہیں۔ جن کی بابت ان سے ضرور باز پرس ہوگی کہ تمہارے پاس کیا سند تھی ان حرکات کی؟

(۵۳) = مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرُهُ طَهُوَ النَّشَاكُم مِّنَ الْأَرْضِ
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ تَوَلَّوْا الْأَرْضَ
إِنَّ سَابِقَ قَرِيبٌ مَّجِيبٌ (۶۱) (پ - ۱۱: ۶۱)۔

(ترجمہ) = اس اللہ کے سوا تمہارا الہ (یعنی مالکِ حقیقی صاحبِ اقتدار کون ہو سکتا ہے۔ (کیونکہ) اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تم کو بسایا۔ لہذا اسی سے اپنے گناہ اور غلطیوں کی معافی چاہا کرو۔ ہر حالت میں اسی کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔ بے شک میرا رب (سب کے) قریب ہے۔ (اور سب کی دعاؤں اور التجاؤں کو سُننے والا اور شرفِ قبولیت بخشنے والا ہے۔

(۵۴) = اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (۳)

(پ - ۶۴: ۱۳)۔



(ترجمہ) = (لوگوں) اللہ ہی مالک حقیقی ہے اور معبود سب حقیقی ہے۔ جس کے سوا کوئی

(بھی صاحبِ اقتدار و اختیار نہیں) جس کی عبدیت یا غلامی اختیار کی جائے

نہیں ہے۔ مومنین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ پر مکمل بھروسہ کریں۔

(۵۵) = وَهُوَ الَّذِي يُقْبِلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ

وَلَعَلَّكُمْ مَا تَفْعَلُونَ (۲۵) وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ

شَدِيدٌ (۲۶) وَكَوَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لِيُبَغِزُوا فِي الْأَرْضِ

وَلَكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ (۲۷)

(۲۵-۲۶: ۲۴/۲۵)

(ترجمہ) = وہ اللہ ہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور بہت سی غلط

کاریوں پر پردہ ڈالتا ہے اور درگند فرماتا ہے۔ حالانکہ جو کچھ بھی افعال

تم سے سرزد ہوتے ہیں، اسے (ان) سب کا علم ہوتا ہے۔ وہ ایمان لانے

والوں اور صلاحیت بخش عمل کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اور اپنے

فضل سے ان کو اور زیادہ دیتا ہے۔ اور منکرین کے تکلیف دہ مصائب

ہوں گے۔ اگر اللہ اپنے بندوں کو کھلا رزق دے دیتا تو وہ زمین میں

سرکشی اختیار کر لیتے۔ مگر وہ اپنے اندازوں اور پیمانوں کے حساب

سے اپنی مشیت کے مطابق عنایت فرماتا رہتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے

بندوں سے خبردار ہے اور ان پر پوری پوری نگاہ رکھتا ہے۔

(۵۶) = وَلَوْ لَوَّأَخَذَ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ

وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۚ وَلَا يَسْتَقْدِرُونَ (۶۱) وَيَجْعَلُونَ

لِللَّهِ مَا يَكْفُرُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكُذِبَ أَنَّ لَهُمُ



الْحُسْنَىٰ لَا جِدْمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ (۶۲)

(پہلا - ۱۶ : ۶۱ / ۶۲) -

(ترجمہ) = اور اگر (قانون مکافات) ایسا ہوتا کہ اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر (قولاً) گرفت کرتا تو ممکن نہ تھا کہ سطح زمین پر ایک حرکت کرنے والی، سستی بھی باقی رہتی۔ لیکن وہ انہیں ایک خاص ٹھہرائے ہوئے معین وقت تک (ہدایت قبول کرنے کی) مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کی سزا کا وقت آجاتا ہے، تو وہ نہ تو ایک گھڑی چھپے رہ (کریچ) سکتے ہیں اور نہ اس سے آگے نکل (کریچ) سکتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے لئے ایسی چیزیں تجویز کرتے ہیں جن کو خود وہ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کی زبانیں بڑی جرأت سے جھوٹ بولتی ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ انہیں قیامت کے دن بھلائی (نجات) مل کر رہے گی۔ حالانکہ بے شک و شبہ ان کے لئے ان گندے خیالات و اعمال کی وجہ سے جہنم کی آگ تیار ہے۔ اور اس میں سب سے آگے دھکیلے جائیں گے۔

﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿۵﴾ ثَانِي عَطْفِهِ لِيُصِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ طَلَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيًا وَنَذِيقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۹﴾ ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتَ يَدَكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿۱۰﴾ -

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ قَنًا خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ط ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوا مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَمَا لَا يَضُرُّهُمْ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوا لِمَن مِّنْ صُرُوفٍ أَقْرَبُ مِنْ تَفَعُّلِهِمْ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴿۱۳﴾



لَيْسَ الْمَوْلَىٰ وَ لَيْسَ الْعَشِيرُ (۱۳) (پک - ۲۲: ۸ تا ۱۳)۔
(ترجمہ) = بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی ذات و صفات کے متعلق
اور قوانین خداوندی کے بارے میں تجسس کرتے اور جھگڑتے نکالتے
رہتے ہیں۔ ان کی حالت تو یہ ہے کہ نہ ان کے پاس علم و بصیرت کی
روشنی ہوتی ہے اور نہ کسی طرح کی صحیح رہنمائی اور نہ کوئی ضابطہ
حیات جو انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے (اور معقولیت
سے جواب دینے کی بجائے) نخوت اور متکبرانہ انداز سے منہ موڑ کر
چل دیتے ہیں۔ (اور پھر) لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکاتے ہیں۔
ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں ذلت و رسوائی ہے۔ اور قیامت کے دن
جھلسا دینے والا عذاب (اس سے کہا جائے گا کہ) یہ سب تیرے اعمال
کا نتیجہ ہے کیونکہ خدا اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔ اور نہ ہی کبھی زیادتی
کرتا ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو قانونِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں،
لیکن اس طرح کہ گویا وہ کنارے پر کھڑے ہیں۔ اگر اللہ کی عبدیت میں بظاہر
فائدہ دیکھتے ہیں تو اس پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی سُختی یا آزمائش
(کی گھڑی) آگئی تو وہ بلا تامل منہ پھیر لیتے ہیں۔ (اس روش کا نتیجہ یہ نکلتا
ہے کہ) دنیا میں بھی نامراد اور آخرت میں بھی تباہ و برباد۔ دونوں جہاں
میں خسارہ (یہ اس لئے کہ اپنی حاجتِ روائی کے لئے) اللہ کو چھوڑ کر اپنے
خیال میں ان قوتوں سے مدد کی طلب رکھتے ہیں۔ جو نہ تو انہیں کوئی نقصان
پہنچا سکتے ہیں اور فائدہ۔ یہ سب انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ یہ لوگ اس
کو پکارتے ہیں جس کا نقصان نفع سے کہیں زیادہ قریب ہے۔ جس نے
بھی اس کو اس غلط راستہ پر ڈالا خواہ وہ کوئی انسان ہو یا کوئی



شیطان اور وہ بدترین کار ساز و سرپرست و بدترین دوست و ساتھی ہے
(۵۸) إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۲۹) ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ
وَأَنَّ مَا يُدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ (۳۱) (پے - ۳۱ : ۲۹ / ۳۰)

(ترجمہ) = جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے۔
اور اسے چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو وہ سب باطل ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ
ہی ایسی بلند و بالا تر ذات ہے کہ کوئی شخص اس کا وصف بیان کر
سکے یعنی (کہ کسی کا علم اس ذات کا احاطہ نہیں کر سکتا)۔

(۵۹) مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ
يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ (۲۸) (۱۱ : ۶۴)۔

(ترجمہ) = کوئی مصیبت اللہ کے اذن (اس کی مشیت یا اس کے قانون کے بغیر نہیں آتی
اللہ کے ہاں کوئی کام یا بات الٹ ٹپ نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اللہ کو ہر شے
کا علم ہے۔ اور اس کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے) جو شخص اللہ اور اس
کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتا ہے۔ تو اس کے ادراک کو روشنی مل
جاتی ہے۔

(۶۰) اتَّخَذُوا أَحْبَابَهُمْ رُحَبَاءَ مُدْرَسِينَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (۳۱) يُرِيدُونَ أَنْ
يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ (۳۲) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (۳۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لِيَآكُفُونَ
 أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ
 يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا ينفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳۲) (پ - ۹ : ۳۱ تا ۳۲)۔

(ترجمہ) = ان لوگوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے۔ (ان

کی خود ساختہ شریعت کو دینِ خداوندی سمجھ لیا ہے) اور مسیح ابن مریم
 کو بھی خدا بنا لیا۔ حالانکہ (نہیں حکم دیا گیا تھا کہ صرف خدائے واحد کی عبادت
 یعنی اسی کی غلامی اختیار کریں۔ اور اس کے سوا کسی اور کا اقتدار تسلیم
 کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونی کا مستحق نہیں۔ وہ اس سے بہت بلند ہے
 کہ اس کے ساتھ دوسروں (یعنی غیر اللہ) کو بھی اس کا شریک بنا لیا
 جائے۔ یہ لوگ (در اصل) چاہتے ہیں کہ خدا کے اس نور (قرآن)
 کو جو انہیں تاریکیوں سے نکالنے کے لئے آیا ہے، پھونکوں سے بجھا دیں،
 (اس پر وہ پگنڈے اور بکواس سے کیا ہوتا ہے) اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہیگا۔
 خواہ ان مخالفین پر یہ کتنا ہی گراں کیوں نہ گذرے۔ اللہ ہی نے اپنے رسول کو
 ضابطہ حیات یعنی دینِ حق دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ اس نظام حیات کو تمام
 نظامہائے عالم پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکوں کو (یہ بات) کتنی
 ہی ناگوار کیوں نہ گذرے۔

۱۔ ایمان والو! ان علماء اور مشائخ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی
 ہے، جو جھوٹ اور فریب سے لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں (اور یہ
 کوشش ہوتی ہے کہ خدا کے راستے یعنی قرآن کی تعلیم کی طرف نہ آنے پائیں)

یعنی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (کیونکہ اس سے ان کی پیشوائیت، اور اقتدار ختم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ ان علماء اور مشائخ کی خود ساختہ شریعت کے مطابق) سونا، چاندی (اور دولت کے ڈھیر جمع کرتے ہیں، انہیں الم انگریز عذاب کی خبر سنا دو (کیونکہ نوع انسانی کی بہبود کے لئے خرچ نہیں کرتے)۔

④۱ = اَتَجَادِدُونَ نَبِيَّ فِيْ سَمَاءِ سَمِيْتُمْ هَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ
مَا نَزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ فَاَنْتُمْ تَنْتٰظِرُوْنَ وَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِيْنَ (۱) (پ - ۷ - ۷۱)۔

(ترجمہ) = کیا تم مجھ سے ان ناموں پر جھگڑتے ہو جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں (مثلاً دست گیر، غوث، قطب، ابدال، مشکل کشا، گنج بخش و داتا وغیرہ) جن کی سند اللہ نے نازل نہیں فرمائی۔ لہذا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ حق پر کون ہے۔

④۲ = اِنَّمَا وَلِيْكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَوَدَّوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ (۵۵)
وَمَنْ يَتَّوَلَّ اللهُ وَرَسُوْلَهُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ
اللهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (۵۶) (پ - ۵ - ۵۵/۵۶)۔

(ترجمہ) = تمہارے ولی (دوست ہمدرد و مددگار) حقیقت میں صرف اللہ، اللہ کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے حضور جھکنے (یعنی اس کے احکام کی پابندی کرنے) والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو رفق بنا گاتو (وہ خدا کی جماعت سے ہے، اور اللہ کی جماعت ہی کامیاب رہے گی۔

﴿۶۳﴾ = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلِنظُرْ نَفْسٍ مَّا قَدَّمَتْ

لِغَدِّهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۸) وَلَا
تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ
هُمْ الْفَاسِقُونَ (۱۹) لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ
الْجَنَّةِ ط أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ الْفَائِزُونَ (۲۰) (پ: ۲۸-۵۹: ۱۸)

(ترجمہ) = اے جماعتِ مؤمنین اللہ سے ڈرو (اور اس کے احکام کی پابندی کرو)
ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے۔
اللہ سے ڈرتے رہو (اور اس کے قوانین پر عمل کرتے جاؤ) اور یقیناً
جو کچھ بھی تم کرتے ہو، اللہ اس سے خبردار ہے۔ ان لوگوں کی طرح نہ
ہو جانا جو اللہ (اور اس کے احکام) کو بھول گئے اور پس پشت ڈال
دیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قالون خداوندی کے مطابق ان کی اپنی
ذات ہی ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ خدا فراموشی کا نتیجہ خود
فراموشی ہوا کرتی ہے۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔ جنتی اور جہنمی کبھی یکساں
نہیں ہو سکتے۔ جنت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں۔

﴿۶۴﴾ = اِنَّا نُنذِرُكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَطْرَعُ مَّا قَدَّمَتْ
يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا (۲۱) (پ: ۷۸-۸۰: ۲۱)

(ترجمہ) = ہم نے تم لوگوں کو اس عذاب سے ڈرایا ہے جو قریب آگیا ہے۔
جب انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ اس نے خود اپنے ہاتھوں اپنے
لئے پہلے سے کیا کچھ بھیجا ہے۔ اور منکر پکارا اٹھے گا کہ کاش میں دنیا
میں ذی ہوش ہونے کی بجائے مٹی کا تودہ ہوتا (مٹی کا تودہ ہوتا
کا مطلب ہے کہ میں پیدا ہی نہ ہوتا)۔

(۶۵) = مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ إِلَّا أَسْمَاءُ سَمِيَّةٌ مَوْهَانَةٌ
 وَأَبَاؤُكُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِنَّ الْحُكْمَ
 إِلَّا لِلَّهِ ط أَمْرًا لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا آيَاتِهِ ط ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
 وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (پ - ۱۲ : ۲۰)

(ترجمہ) = تم اللہ کو چھوڑ کر جن خداؤں کے آگے سجدتے ہو، وہ درحقیقت کچھ بھی نہیں۔

وہ چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ چھوڑے ہیں جیسے
 غوث، قطب و ابدال وغیرہ) اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نہیں بھیجی
 (اور نہ انہیں کسی قسم کے اپنی اختیارات دے رکھے ہیں) یاد رکھو اقتدار
 و اختیارات کا مالک (صرف) خدائے واحد ہے۔ اس کے سوا حکومت
 کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ اس کا فرمان یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت
 و حکومت اختیار نہ کی جائے۔ یہ ہے زندگی کا محکم و استوار طریقہ لیکن
 اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

(۶۶) = ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ط إِنَّهُ لَا يَجِبُ الْمُعْتَدِينَ

(پ - ۷ : ۵۵)۔

(ترجمہ) = اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو (یاد رکھو) وہ حد سے
 تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اور ملک میں اصلاح کے بعد
 فساد برپا نہ کرو اور اللہ کو اس طرح پکارو کہ تمہیں اس کا خوف بھی
 ہو اور اس سے امید بھی۔ بلاشبہ اللہ کی رحمت احسا کرنے والوں کے قریب ہے۔
 (پ - ۷ : ۵۶)

الْوَسِيلَةُ

(۶۷) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ
 وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (پ - ۵ : ۳۵)

(ترجمہ) = اے جماعتِ مومنین (ہر حال میں) اللہ کی نافرمانیوں کے نتائج سے ڈرتے رہو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو (یعنی) اس کی راہ میں (نظامِ خداوندی کے قیام کے لئے) جدوجہد کرنا کہ تمہیں کامیابی و کامرانی حاصل ہو

الفاظ کے تشریح

وسیلہ کے معنی: امامِ راغب کے نزدیک کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنا۔ وسیلہ کے معنی کسی چیز تک پہنچنا ہے۔ اور وسیلہ کے معنی رغبت کے ساتھ پہنچنا۔

(نوٹ) اگر اس کے معنی مایہ توصل بہ یعنی پہنچنے کا ذریعہ بھی لے جائیں تو بھی اس کا مطلب ہوگا ان راہوں پر چلو جن راہوں سے اللہ کا قرب حاصل ہو۔ امامِ راغب نے **وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ** کے معنی یہ بھی کئے ہیں کہ:-
”اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرو۔“ درحقیقت تو سل الی اللہ علم و عبادت اور مکارمِ شریعت کی بجا آدری سے طریقِ الہی کی خافتت کرنے کا نام ہے۔

لیکن وسیلہ کا یہ معنی نکالنا کہ جو لوگ مرچکے ہیں ان کو ذریعہ بناؤ یہ ایک بڑی حرکت ہے۔ بلکہ صریح شرک ہے۔ مردہ تو مردہ ہی ہے۔ وہ تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ”کہ دعوت الحق“ ۱۳: ۱۴۔ اسی کا حق ہے کہ اُسے پکارا جائے۔
دُعَاء کے معنی پکارنا۔ بلانا۔ مانگنا۔ دُعَاء کرنا، مدد مانگنا۔ اللہ کے در پر دستک دینا۔

دَعْوَى کے معنی پکار۔ دُعَاء، دَعْوَةٌ۔ التَّجَا۔ بَلَاوَا۔ قانون کے مطابق انصاف چاہنا ہے۔

④۸ = وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَاذِبٌ وَكُوشَاءٌ
لَهُدَاكُمْ أَجْمَعِينَ (۹) (پ - ۱۶: ۹) -

(ترجمہ) = اور تمہیں سیدھا راستہ بتانا اللہ ہی کے ذمہ میں ہے۔ کیونکہ بہت
سی راہیں ٹھہری ہیں۔ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔
(نوٹ)۔ کسی کو زبردستی ہدایت پر لانا اس کی مشیت (قانون) کے خلاف ہے۔

اس کی مشیت ایک ایسی ذی اختیار مخلوق کو وجود میں لانے کی
متقاضی تھی جو اپنی پسند اور اپنی مرضی سے صحیح اور غلط راستوں پر جانے
کی آزادی رکھتی ہو۔ اسی آزادی کے استعمال کے لئے اس کو علم کے حصول
کے ذرائع دیئے گئے۔ عقل و فکر کی صلاحیتیں دی گئیں۔ خواہش اور
ارادے کی طاقتیں بخشی گئیں۔ اور بے شمار چیزوں پر تصرف کے اختیار
عطا کئے گئے۔ یہ سب کچھ بے معنی ہو جاتا اگر وہ پیدائشی طور پر راست
رو بنا دیا جاتا۔ اور ترقی کے بلند ترین مدارج تک بھی انسان کو پہنچنا
ممکن نہ رہتا۔ جو صرف آزادی کے صحیح استعمال کے نتیجے میں ہی اسے مل
سکتے ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے جبری ہدایت کا
طریقہ نہیں رکھا۔ تفہیم القرآن جلد دوم ص ۵۲۷ -

— ﴿﴾ —

① = قیامِ صلوة و ادائے زکوٰۃ

① = وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ
بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُودِ (۲۶) (پک - ۲۲ : ۲۶) -

(ترجمہ) = اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ کا تعین کر دیا۔ اور ان کے لئے سازگار بنا دیا اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ (مخلو بیت اور اطاعت صرف اللہ کی ہونی چاہئے) اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھ۔

② = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا
رَبَّكُمْ وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۲۲) (پک - ۲۲ : ۲۲)

(ترجمہ) = اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبدیت اختیار کرو۔ بھلائی کے کام کرو تا کہ تم نلاح پا جاؤ۔

(نوٹ) = نظام خداوندی کی اساس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں عمل میں آنے کے لئے کعبہ کو مرکزی حیثیت دی گئی تھی۔ اس مرکز کو انسانوں کے خود ساختہ تصورات اور عقائد سے پاک رکھا جائے۔ نظام عدل قائم ہو اور قوانین خداوندی کے آگے تسلیم خم کر دیا جائے۔ اور یہ کہ تمام قوتوں کا حقیقی مالک اللہ ہی ہے۔ اس کی عبدیت اور مخلو بیت اختیار کی جائے۔ اس کی ہی فرمانبرداری کی جائے اور ایسے کام کئے جائیں جن سے انسانیت

کی فلاح ہو۔ اسی سے سب کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی۔

(۳) رَبِّ اجْعَلْنِي مِمَّنِ الصَّالُوَّةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَقَبَّلْ دُعَائِي

(پک - ۱۴: ۴۰)۔

(ترجمہ) = اے میری نشوونما کرنے والے (رب) مجھے اور میری اولاد کو اس قابل

بنادے کہ ہمارے ہاتھوں صلوٰۃ (نماز) کا نظام قائم ہو جائے۔ اے ہمارے

رب تو میری آرزو کو شرف قبولیت بخش اور اسے پورا فرما۔

(۴) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْأَمْكَاءِ وَتَصَدِيْقُهُ

فَذُو قُوَّةٍ الْعَذَابِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (۳۵) (پ - ۸: ۳۵)

(ترجمہ) = اور بیت اللہ کے پاس ان لوگوں کی صلوات کچھ نہ تھی سوائے اس کے کہ

تالیاں پیٹے اور سیٹیاں بجاتے (یعنی چند بے معنی اور بے مقصد حرکتیں کرتے)

بس اب تم ان حرکات کا نتیجہ بھگتو اور تباہی و بربادی کا مزہ چکھو، انکار حق

کی پاداش میں جو تم کیا کرتے تھے۔

(۵) وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا

عَلَى الْخَاشِعِينَ (۴۵) الَّذِينَ يُظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقَوْنَ رَبَّهُمْ

وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ سَاجِدُونَ (۴۶) (پ - ۲: ۲۵-۲۶)

(ترجمہ) = مشکلات کے حل کے لئے ارادے کی مضبوطی، عزم کی پختگی اور نظام صلوٰۃ

پر قائم ہو جانے کی ضرورت ہے۔ مگر ایسا کرنا بہت گراں ہے، سوائے

اطاعت گزار بندوں کے کچھ مشکل نہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں آخر کار انہیں اپنے

رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

(۶) الَّذِينَ إِنْ مَكَانَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا

لِلزَّكَاةِ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَهُمْ سَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ فِي الْبُحُورِ وَالْأَرْضِ وَالْأَشْجَارِ وَأَمْ جَاءَ

الْأَمْوَارِ - (پک - ۲۲: ۴۱)



- (ترجمہ) = اہل ایمان وہ لوگ ہیں جنہیں اگر نہیں بین تمکنت (اختیار و اقتدار) بخشیں تو وہ صلوة کے قیام کا اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا انتظام کریں گے۔
معروف احکام (جنہیں قرآن صحیح تسلیم کرتا ہے)۔ ان کو نافذ کریں گے اور
تمام ایسے کاموں سے روکیں گے جنہیں وہ جائز قرار نہیں دیتا۔ تمام
کاموں کے نتائج اللہ کے اختیار میں ہیں (جس کا قانون کائنات جاری

و ساری ہے)

⑥ = الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳)

(پ - ۸ - ۳)

(ترجمہ) = جو لوگ صلوة قائم کرتے ہیں اور اس رزق کو جو ہم نے انہیں دے
رکھا ہے (ہماری راہ میں) کھلا رکھتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے
ان کے رب کے پاس اعلیٰ درجات اور مغفرت اور نہایت عمدہ
رزق ہے۔

⑧ = إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا (۱۹) إِذَامَسَّهُ الشَّجَرُ وَعَاوًا (۲۰)

وَإِذَامَسَّهُ الْخَيْرَ مَنُوعًا (۲۱) إِلَّا الْمُصَلِّينَ (۲۲) الَّذِينَ هُمْ

عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ (۲۳) وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

مَعْلُومٌ (۲۴) لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (۲۵) وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ

بِیَوْمِ الدِّينِ (۲۶) وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ عَذَابٍ رَبِّهِمْ

مُشْفِقُونَ (۲۷) إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا مُنُّوا (۲۸)

وَالَّذِينَ هُمْ لِأُفُوقِهِمْ حَافِظُونَ (۲۹) إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (۳۰) فَمَنْ

اتَّبَعُوا فَإِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (۳۱)



هُمْ رِءَا مَنِّيهِمْ وَعَهْدٍ لَّهُمْ سِرَاعُونَ (۳۲) وَالَّذِينَ هُمْ
بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ (۳۳) وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ
يَحَافِظُونَ (۳۴) أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ (۳۵) (پ - ۲۹)

سورة المعارج ۷۰ - ۱۹ تا ۳۵ -

(ترجمہ) = انسان کی خلقت میں تنگدلی ہے، مصیبت کے وقت گھبرا جاتا

ہے۔ اور خوشحالی کے وقت بخل کرتا ہے۔ مگر جو لوگ صلوٰۃ (کے نظام

کو) قائم کرتے (یعنی کتاب اللہ پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں) وہ لوگ ایسے

نہیں ہوتے، یہ لوگ (استقلال کے ساتھ) اپنی صلوٰۃ کو ہمیشہ قائم

رکھتے ہیں اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم (حاجتمند شخص اور

بے روزگار یا جو روزی کمانے کے قابل نہ ہو) کا مقرر حق ہے۔ جس

کا سب کو علم ہے۔ اور جو روزِ جزا پر محکم یقین رکھتے ہیں (اور اپنے

عمل سے اس کو ثابت کر دیتے ہیں) اور جو لوگ اس کی خلاف ورزی

کے تباہ کن نتائج سے ہمیشہ خائف رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ نتائج فی الواقع

ایسے ہوتے ہیں جن سے کسی انسان کو بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اور

جو اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں (مرد - عورت دونوں یکساں طور پر)

یعنی جنسی تعلقات کو اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رکھتے ہیں۔ سوائے

اپنی بیویوں یا اپنی مملوکہ عورتوں کے، ان پر کوئی ملامت نہیں۔ البتہ جو

اس کے علاوہ جنسی تعلق کی کوئی اور صورت تلاش کرے تو وہ حدود

شکستنی کا مرتکب ہوگا (اسے اس جرم کی سزا ملے گی) اور جو لوگ اپنی

امانتوں کی حفاظت اور اپنے وعدوں کا پاس رکھتے ہیں (خواہ انفرادی

ہوں یا بین الاقوامی) جب کسی معاملہ میں شہادت دیتے ہیں تو ہمیشہ

حق اور انصاف پر قائم رہتے ہیں (یہ لوگ ہیں جو اپنی صلوٰۃ کا مقصد سمجھتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ عزت کے ساتھ جنت میں رہیں گے۔

④ = اَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (۲۵) (پ - ۲۹ : ۲۵)۔

(ترجمہ) = تم پر جس کتاب کی وحی کی گئی ہے، اس کا اتباع کرو (نظام صلوٰۃ قائم کرو۔ بے شک صلوٰۃ کا قیام بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رکھے گا اور اقتدار اعلیٰ اللہ کے قانون کو حاصل ہے (جس قسم کی تم مصنوعی صلوٰۃ ادا کرتے ہو اور اللہ کا ذکر کرتے ہو، اس سے ہم (اللہ) خوب واقف ہیں۔

⑩ = وَالَّذِينَ يَسْكُونُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ط إِنَّا كَا نُضِيحُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ (۱۰) (پ - ۱۰۰ : ۱۰)۔

(ترجمہ) = جو لوگ کتاب یعنی اللہ کے ضابطہ قوانین کو مضبوطی سے تقاضا دیتے رہیں گے اور نظام صلوٰۃ کو قائم کریں گے تو ہم ان لوگوں کے اعمال کا اجر ضامن نہیں کریں گے۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی اور معاشرے کو سنوارنے والے ہوں گے

⑪ = إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنَ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (۱۸) (پ - ۱۸ : ۹)۔

(ترجمہ) = اللہ کی مسجدیں (یعنی نظام خداوندی کے مراکز) وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو لوگ اللہ اور اس کے قانون مکانات اور حیاتِ آخری پر یقین رکھتے ہیں صلوٰۃ کا نظام قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کسی نہیں درتے

جو لوگ ایسے ہیں، انہی سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ سعادت کی راہ پانے والے ہوں گے۔

(۱۲) = قَالُوا لَشُعَيْبٌ أَصْلُوْتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَتْرِكَ مَا يُعْبُدُ
 آبَاؤُنَا وَأَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ
 الرَّشِيدُ (۸۷) (پ - ۱۱: ۸۷)۔

(ترجمہ) = انہوں نے کہا کہ اے شعیب کیا تیری صلوٰۃ (کا نظام) یہ حکم تجھے دیتا ہے کہ ہم ان مجبوروں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے اسلاف کرتے چلے آئے ہیں۔ یا یہ کہ ہم کو اپنے مال میں اپنے منشا کے مطابق تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو، بس تو ہی ہمدرد اور غمخوار اور راست باز آدمی رہ گیا ہے۔ (اور باقی سب ظالم اور جاہل ہیں)۔

(۱۳) = إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
 لِذِكْرِي (۱۴) (پ - ۲۰: ۱۴)۔

(ترجمہ) = (اے موسیٰ) بے شک و شبہ میں تیرا اللہ ہوں۔ میرے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار و اختیار نہیں۔ اس لئے تو میری محکومیت اختیار کر اور میرے قانون اور نظام کو غالب کرنے کے لئے (نظام) صلوٰۃ قائم کر۔
 (۱۴) = وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْفُرُوا بِالْحَقِّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
 وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ
 أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
 الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ
 وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝ (پ - ۲: ۲۲ تا ۲۵)

(ترجمہ) = حق پر باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ بناؤ (حق پر باطل کے پردے

ڈال کر دنیا کو دھوکا نہ دو) اور اپنے مفاد کی خاطر دیدہ دانستہ حق کو چھپانے کی کوشش مت کرو (نظام) صلوة قائم کرو اور زکوٰۃ دو (تاکہ تم کو نظام کے قائم کرنے میں مدد ملے) اور اطاعت گزار لوگوں کے ساتھ تم بھی شامل ہو جاؤ۔ تم دوسروں کو تو بھلائی اور نیکی کی راہ اختیار کرنے کو کہتے ہو لیکن اپنے لئے یہ وعظ و نصیحت بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (یعنی تمہیں تو انین الہی کا علم ہے) پھر تم عقل و فکر سے کام کیوں نہیں لیتے۔ تم استقامت کے ساتھ نظام صلوة پر قائم ہو جاؤ تو تمہاری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اگرچہ یہ کام سخت مشکل ہے۔ مگر اطاعت گزار بندوں کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔

(۱۵) = نَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ (۱) الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (۲) الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (۳) وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (۴) (پ۔ ۳۔ ع۔ ۱) (ترجمہ) = ایسے صلوة ادا کرنے والوں کی تباہی و بربادی ہے، جنہیں صلوة (نماز) کے مقصد کا علم نہیں۔ یہ صرف اُن کا دکھاوا ہے۔ (انہیں چاہیے تھا کہ وہ ضروریات زندگی کی اشیاء کو کھلا رکھتے) مگر انہوں نے ضرورت مندوں کو سامان زینت سے محروم کر رکھا ہے۔

(۱۶) = وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَرُدُونَ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ بِالْخُدُوِّ وَالْإِصْبَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (۲۰۵) إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِمْ وَيَسْجُدُونَ لَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ (۲۰۶) (پ۔ ۲۰۵۔ ع۔ ۱)

(ترجمہ) = اور اپنے رب کو صبح و شام اپنے دل میں یاد کرتا رہو۔ غائبانہ اور دُعا سے دور ہوئے۔ اور ایسی آوازیں جو بندہ نہ ہے۔ اور غفلت سے غافل ہو جائے۔

مت ہونا۔ جو تیرے رب کے پاس ہیں۔ اس کی عبادت سے تکرہ نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور اسے سجدہ کرتے ہیں۔ یعنی صبح و شام اللہ کے قوانین کے پابند رہو دل کی گہرائیوں کے ساتھ کسی حالت میں بھی غافل نہ ہو جاؤ۔ اللہ کے مقربین کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کی اطاعت سے کبھی سرتابی نہیں کرتے۔ اور اس کے احکام کی تکمیل میں انتہائی جِد و جہد کرتے ہیں اور صرف اسی کے قوانین کے سامنے جھکتے ہیں۔

① = وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَاحْنَفَاءُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ (٥٨)

(پت - ۵۹۸)۔

(ترجمہ) = اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت، اور غلامی اختیار کریں۔ اطاعت اور محکومیت صرف قوانین خداوندی کی ہو۔ اس کے لئے اپنے دین کو خالص کریں (اصل حاکم اللہ ہے۔ حکم صرف اسی کا ہوگا) ہر طرف سے کٹ کر اور یکسو ہو کر نظام صلوٰۃ قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں (نوع انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچائیں۔ بس یہی دین محکم و نظام زندگی ہے جو انسانیت کے قیام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

① = أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّينِ ۚ قَدْ لَكَ الَّذِي يَدْعُ السُّيْتَةَ ۗ وَلَا يَعْصِي عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۗ (پت - ۱۰۷: اتا ۳)

(ترجمہ) = کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور کیا (جو زبان سے تو اسلام کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن عملاً دین کی تکذیب کرتا ہے۔ جو کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کی نہ تو خود مدد کرتا ہے۔ نہ دوسروں کو ان کی معاشی

حالت درست کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

تشریح الفاظ: دین کے معنی قانون کی فرمانبرداری اور اطاعت۔

قانون۔ شریعت۔

یتیم = جو کوئی بے یار و مددگار رہ جائے۔ تنہا۔ اکیلا۔

مسکین = کمزور محتاج۔ جو دوسروں کی مدد کے بغیر کچھ نہ کر سکے۔

(۱۹) = رَجَالٌ لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّالْبَيْعُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ
وَأَقَامِ الصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ لِيَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ
فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (پ - ۲۴ : ۳۷)۔

(ترجمہ) = ایسے لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد (قرآن مجید

کے مطالعہ) سے اور صلوٰۃ کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے

غافل نہیں کر دیتی۔ تو وہ ایسے دن سے لرزتے رہتے ہیں۔ جس میں

بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی۔

(۲۰) = يَتَسَاءَلُونَكَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ (۱۱) مَا سَأَلْكَ فِي

سَقَمٍ (۱۲) قَالُوا لِمَنْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (۱۳) وَلِمَنْ نَكُ

نُطْعِمُ الْمُطْسِكِينَ (۱۴) وَكُنَّا نَحْوُ مَعَ الْغَالِيِينَ (۱۵)

وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (۱۶) (پ - ۲۹ : ۴۰/۴۱)

(ترجمہ) = مجرموں سے سوال کریں گے کہ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ مجرمین

جو اب دیں گے کہ ہم مصلیین میں سے تھے (یعنی ہم انبیاء کرام کی پیروی

نہیں کرتے تھے) اور ہم ان لوگوں کے رزق کا سامان نہیں کرتے تھے

جو کمائی کرنے کے قابل نہیں تھے (اس کے برعکس) ہم ان لوگوں میں شامل

تھے جو باتیں بڑی بڑی بناتے تھے لیکن عملاً کچھ نہیں کرتے تھے اور روزِ جزا

کو جھٹلاتے تھے۔

②۱ = فَلَا صِدْقَ وَلَا صِلَىٰ ؕ وَلَكِنَّ كَذِبًا وَتَوَلَّىٰ ؕ (پ ۲۹ - ۳۰)

(ترجمہ) = نہ تو (دینِ حق کی تصدیق کی اور نہ اطاعت کی، بلکہ اس کی تکذیب کرتا ہے۔ اور (خدا کے قوانین کی پابندی کی بجائے) گریز کی راہ اختیار کی۔

②۲ = فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ هُمْ خَلْفًا أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا

الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ يُلْقُونَ غِيَاہَ (پ ۱۶ - ۱۹ : ۵۹)۔

(ترجمہ) = ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے صلوٰۃ

کو ضائع کر دیا (یعنی قوانینِ خداوندی کے اتباع کی بجائے) اپنے مفاد

اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے عنقریب بے راہ روی کی سزا پائیں گے

②۳ = أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ

صَفَّتْ كُلُّ شَيْءٍ قَدُ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (پ ۲۲ - ۲۱)۔

(ترجمہ) = کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ (وہ ہے) کہ کائنات کی بندگیوں اور

پستیوں میں جو کچھ بھی ہے۔ سب کے سب اس کی تسبیح یعنی ذرائع

کی انجام دہی میں سرگرم عمل ہیں اور پھیلانے ہوئے پرند بھی ہر ایک

اپنی صلاحیت (یعنی فریضہ زندگی اور اپنی تسبیح) سعی و عمل کے دائرے

کو بھی جانتا پہچانتا ہے کہ اس کا فریضہ حیات کیا ہے؟

②۴ = وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ (۲۱) بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا

يَكْذِبُونَ (۲۲) وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ (۲۳) فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۴)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (۲۵) (پ ۳ - ۱۴)

(ترجمہ) = اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ اس کے سامنے سجدہ نہیں

کرتے (یعنی اس کی تعلیم کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے) بلکہ اس کی

صدائقوں سے انکار کرتے اور اس کے قوانین کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ بات اللہ پر خوب روشن ہے کہ یہ لوگ کیا کچھ جمع کر رہے ہیں (اے رسول) انہیں متنبہ کر دو کہ اس انداز زندگی کا نتیجہ بہت ہی الم انگیز ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ قوانین خداوندی پر یقین رکھ کر صلاحیت والے عمل کریں گے ان کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

(۲۵) = **وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا**
وَوَلِلّٰهِمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاَصَالِ السَّجْدُ (پ - ۱۳: ۱۵)

(ترجمہ) = اور اللہ ہی تو ہے جس کے آگے زمین و آسمان کی ہر چیز طوعاً و کرہاً سجدہ ریز ہے (پھر دیکھو) سب چیزوں کے سائے صبح (سے دوپہر تک ایک سمت اور دوپہر سے) شام (تک دوسری سمت میں رہتے ہیں۔ کیا کوئی ان کی پابندی کو بدل سکتا ہے) یہ سب اسی اللہ کے قانون کے آگے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔ طوعاً کے معنی ہیں کسی کام کو بطیب خاطر دل کی کشاد اور پسندیدگی سے کرنا۔ اور کرہاً کے معنی ہیں کسی کام کو ناگوار اور دل کے جبر سے کرنا۔

(۲۶) = **وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ**
وَالْمَلٰئِكَةِ وَهُمْ لَا يُسْتَكْبِرُوْنَ (۴۹) يَخَافُوْنَ رَٰبَهُمْ
مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (۵۰) (۵۱: ۱۶)

(ترجمہ) = کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو بھی کچھ ہے سب اس اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں رہنے والی جاندار مخلوق ہو یا ملائکہ (کائناتی قوتیں) ان میں سے کسی کو بھی سرتابی کی مجال نہیں۔ وہ قوانین خداوندی کی محکمیت، جو ان پر محیط ہے، اس کی خلاف ورزی



کے نتائج سے خائف رہتی ہیں۔ اس لئے جس راستہ پر انہیں لگایا گیا ہے وہ بے چون و چرا سر جھکائے اس پر چلتی رہتی ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے سرتابی نہیں کرتیں۔

(۲۷) = اَلَّذِي تَرَىٰ اَللّٰهُ يَسْجُدُ لَكَ مِنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط (پک - ۲۲ : ۱۸)۔

(ترجمہ) = کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ کے حضور سر بسجود ہیں وہ سب جو آسمانوں

میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔ سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ

اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان (ترجمہ تفہیم القرآن)

سجدے سے مراد اطاعت میں جھکنا۔ حکم بجالانا۔ تسلیم خم کر دینا۔

زمین و آسمان کی ہر مخلوق اس معنی میں اللہ کو سجدہ کر رہی ہے کہ وہ

اس کے قانون کی مطیع ہے۔ اور اس کی مشیت سے بال برابر بھی

سرتابی نہیں کر سکتی۔ (تفہیم القرآن - ج دوم ص ۱۵۱)

جو کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور سورج چاند ستارے اور

پہاڑ درخت، چوپائے اور تمام مخلوقات کے مطیع و فرمانبردار

ہونے کے باوجود انسان جو خاص عقل بھی رکھتے ہیں وہ سب کے

سب مطیع و فرمانبردار نہیں، اس میں سجدہ فرمانبرداری سے مراد

صرف تکوینی و تقدیری اطاعت نہیں بلکہ اختیاری اور ارادی اطاعت

بھی ہے۔ (مفتی محمد شفیعؒ - معارف القرآن - ج ۶ ص ۲۳۲)۔

(۲۸) = كَلَّا لَا تَطِئُهَا وَاَسْجُدْ وَاَقْتَرِبْ ط (پک - ۹۶ : ۱۹)۔

(ترجمہ) = ہرگز ہرگز اس کی اطاعت (فرمانبرداری) نہ کرنا (بلکہ اللہ کے آگے)



سجدہ ریز (یعنی اطاعت گزار و فرمانبردار ہو جا) اور یوں اللہ کا تقرب حاصل کر۔

(۲۹) = وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ (۴۷) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ (۴۸) (پ - ۲۹ - ۴۷ : ۴۸/۴۷) -

(ترجمہ) = تباہی ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کے لئے جب ان سے کہا جاتا ہے (کہ اللہ کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے۔ اللہ کے آگے جھکنے سے مراد صرف اس کی عبادت کرنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بھیجے ہوئے رسول اور اس کی نازل کردہ کتاب کو ماننا اور اس کے احکام کی اطاعت کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ (تفہیم القرآن ۶/۲۱۷) -

(۳۰) = فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (۱۵ - ۳۰) -

(ترجمہ) = پھر فرشتوں نے سب کے سب مل کر سجدہ کیا (فرمانبردارى اختیار کی) (تفسیر صدیقی بحر العلوم محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی)

صلوٰۃ کے معنی دین کے بھی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-
(پ - ۱۱ : ۸۷) کیا تیری صلوٰۃ تجھے یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اسے چھوڑ دیں جس کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں۔ یا ہم اپنے مال و دولت کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ نہ کریں۔

(نرہۃ الاعین النواظر - لغات القرطین جلد اول ص ۱۳)

یہ معنی محیط اور اقرب الموارد نے بھی کئے ہیں۔ ابن قتیبہ کے نزدیک الصلوٰۃ کے معنی دین کے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ سے ظاہر ہے:
(پ - ۱۹ : ۵۹) یعنی انبیاء کرام کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور اپنے جذبات و خیالات (یعنی

اپنی خواہشات کے پیچھے پیچھے چلنے لگ گئے۔ گویا ان کا اپنی خواہشات کے پیچھے چلنا صلوٰۃ کو ضائع کر دینا ہے۔ اور قوانین خداوندی کے پیچھے چلنا صلوٰۃ کو قائم رکھنا ہے۔

- (۱) - تفسیر قرطبی میں صلوٰۃ کے معنی احکام الہی سے وابستگی۔
- (۲) - مفردات قرآن میں حضرت امام راغب کے نزدیک الصلوٰۃ کے معنی دعا دینے، تحسین و تبریک اور تعظیم کرنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے "صلیت علیہ میں نے اسے دعائی" بڑھایا اور نشور نادی۔

- (۳) - انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی اور اقتدار کے معنی بھی ہیں۔
- (۴) - تفسیر القرآن میں جناب مودودی صاحب نے لکھا ہے: کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ وہ آپ پر بے حد مہربان ہے۔ آپ کی تعریف فرماتا ہے اور کام میں برکت دیتا اور نام کو بلند کرتا ہے۔ جب صلوٰۃ کا لفظ علی کے ساتھ ہو تو کسی کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ ہونا۔ تعریف کرنا۔ دل و جان سے ساتھ دینا۔ اور سلموا تسلیما کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم پوری طرح دل و جان سے ان کا ساتھ دو، ان کی مخالفت سے پرہیز کرو اور ان کے سچے فرمانبردار بن کر رہو۔

- (۶) - سجدہ کے معنی جھک جانا۔ فرمانبردار ہونا (پ - ۱۵: ۳۰)۔
- کسی کے حکم پر سر تسلیم خم کر دینا۔ اطاعت قبول کرنا۔ (پ - ۲۲: ۱۸)
- تابع ہونا (اختیاری طور پر یا تسخیری طور پر) (پ - ۶: ۵۵)۔
- غریب القرآن لغات القرآن، مؤلف مرزا ابوالفضل بن فیاض علی شیرازی

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا جَدِيْدًا (پ - ۱۲: ۱۰۰) اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے ہیں اظہار عاجزی مراد ہے اور بعض نے کہا ہے ب مراد سجدہ

خدمت ہے۔ (مفردات القرآن - امام راغب)

(۳۱) = اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۵۲) (پ - ۳۳: ۵۶)

(ترجمہ) = بے شک اللہ اور اس کے فرشتوں کی تائید و نصرت رسول کے شامل حال ہے۔ اے جماعتِ مؤمنین تم بھی اپنے عملِ پیغمبر سے اس کو تقویت پہنچاؤ اور اس کے دست و بازو بن جاؤ اور اس طرح اطاعت کرو جو اطاعت کرنے حقیقی ہے۔

(۳۲) = هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (پ - ۲۲: ۴۳)

(ترجمہ) = اللہ اور اس کے فرشتے تمہاری نصرت میں تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تمہیں مبارکباد کہتے ہیں۔ جس کا عملی نتیجہ یہ ہے کہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور (یعنی روشنی) میں لے آتے ہیں۔ اللہ مؤمنین پر بہت ہی مہربان ہے۔

(۳۳) = اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلٰوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قُوْفٌ وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (۱۵۷) (پ - ۲: ۱۵۷)

(ترجمہ) = یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے نشوونما دینے والے کے یہاں مستحقِ مبارکباد ہیں۔ انہیں اپنے رب کی تائید حاصل ہے۔ انہیں کے لئے نشوونما کی فراوانیاں ہیں اور ان کا منزلِ مقصود پر پہنچ جانا یقینی ہے۔

(۳۴) = وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلٰوٰتِ الرَّسُوْلِ ط اَلَا اِنَّهَا

قُرْبَةً لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ (۹۹) (پ - ۹: ۹۹)۔

(ترجمہ) = ان صحرائشینوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچے دل سے اللہ اور آخرت
پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے تقرب یعنی بلند درجات
کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور رسول صلح کی طرف سے تحین و آفرین کے خواہشمند
ہیں۔ (یہ لوگ یقین رکھیں کہ) ان کو اللہ کے یہاں بلند مدارج حاصل ہوں
گے اور اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیناً اللہ درگزر
کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۵) = خُدُّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ (۱۰۳) (پ - ۹: ۱۰۳)۔

(ترجمہ) = اے نبی تم ان سے مالی امداد صدقہ وصول کرو۔ تاکہ ان کی تطہیر و تزکیہ
ہو جائے (یعنی تعلیم و تربیت سے قلب و دماغ روشن ہو جائیں۔ اور
صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام بھی ہو) اور ان کی حوصلہ افزائی بھی
کرو۔ کیونکہ یہ حوصلہ افزائی اور تحین کے کلمات ان کے لئے موجب تسکین
ہوں گے۔ بے شک اللہ ہر بات کا سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے
اب آپ غور فرمائیں کہ قرآن مجید میں صلوة کا مفہوم اور مقصد صرف
اتنا ہی ہے جتنا کہ موجودہ دور کے ہم مسلمان سمجھتے ہیں یا کچھ اور بھی ہے؟

صلوة کا مطلب جہاں نماز ہے وہاں مقصد الفاظ کا صرف دہرا دینا
نہیں، بلکہ ایک ایک لفظ سمجھ کر صمیم قلب کے ساتھ ادا کرنا ہے تاکہ ہمارے
اندر اللہ کے سامنے جو اب وہی کا یقین راسخ ہو جائے اور ہم کوئی ایسا کام



نہ کر پائیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا سبب بن جائے۔ اور صلوٰۃ بے مقصد
و بے معنی ہو جائے۔ زبان سے تو ہم کہتے ہیں کہ جن پر تو نے انعام کیا
ان کے راستے پر چلا۔ مگر چلتے گمراہ اور معضوب لوگوں کے راستے پر ہیں
یعنی ہم صرف نقالی کرتے ہیں۔ اتباع رسول سے بہت دور ہیں۔ یہ نماز
اللہ کریم کی اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کی ظاہری اور محسوس شکل ہے۔
اس اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کا مقام مسجد ہے۔ صلوٰۃ بحالت

خوف وَإِذَا ضَلُّتُمْ فِي الْأَرْضِ...

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَىٰ (۲۳۸: ۲ - ۲۳۹)

وضوء اور تیمم (۶: ۵)۔

مساجد (۹: ۱۷) (۲: ۱۱۴) (۲: ۱۸) (۲: ۱۸۷) (۷: ۲۹)

اور (۳۱) (۹: ۱۰۷) وغیرہ

مسجد کے حلقے میں رہائش پذیر لوگوں کو چاہئے کہ اپنا ایک امیر
منتخب کریں اور ساتھ ہی ایک مجلس مشاورت بھی قائم کریں
اس حلقہ کا بیت المال بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ اس حلقے کے مسائل
اللہ کے قوانین کے مطابق طے پاتے رہیں۔ پھر کچھ مسجدوں کی ایک
جامع مسجد (یعنی ہیڈ کوارٹر) مقرر ہو تاکہ وسیع معاملات کا
انتظام معروف طریقے سے انجام پاسکے اور یہی سنت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ ہے۔

أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يُنْفِقُونَ (۵: ۳۸)۔ صلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں اپنے معاملات

آپس کے مشورے سے حل کرتے ہیں۔ جو رزق انہیں دے رکھا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں



فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (۳۰: ۳۱)

(پک - ۲۲: ۳۰) -

لہذا بتوں یعنی ایسے پتھر جن کو مقدس سمجھ لیا جاتا ہے، کی گندگی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ (ان سے بچنا انسان کے لئے ضروری ہے کیونکہ انسان کی خودداری اور شخصیت مجروح و برباد ہو جاتی ہے۔ کوئی عبت فعل (تم کو) نہ پیغمبر بنا سکتا ہے نہ کوئی صحابی کہے گا۔

الْوَثْنُ - اس کی جمع اوثان ہے اور اوثان ان پتھروں کو کہا گیا ہے جن کی دور جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی۔ جو حرکت نہ کرے اسے بھی وثن کہتے ہیں

(مفردات القرآن امام راغب)



① = ایمان لانے والوں کے لئے ہدایات

① = **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا مِنْ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۰۳)** وَلَكِنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۱۰۴) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۰۵) اے ۳ : ۱۰۳ تا ۱۰۵

(ترجمہ) = تم سب اس نظام خداوندی (قرآن مجید) کے ساتھ محکم طور پر وابستہ رہو اور امت میں فرقہ پرستی نہ پیدا ہونے دو۔ اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا۔ تم (مکروں میں بٹ جانے کی وجہ سے) ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اُس نے تمہارے دل جوڑ دیئے۔ اور اس کی مہربانی اور فضل کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے ٹھوسے کے کنارے کھڑے تھے۔ اللہ نے تم کو (قرآن مجید کی نعمت عطا فرما کر) اس کو دور کرنے کی آگ سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ اپنے قوانین و ضوابط اور ان کے نتائج و ثمرات واضح طور پر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ زندگی گزارنے کا صحیح راستہ تمہارے سامنے رہے۔ تم میں ایسا ایسا جماعت جوئی ماننا نہ ہو

(قرآن) کی طرف دعوت دے (عملاً نافذ کرے) اور معروف (بھلائی) کا حکم دے اور برے کاموں سے روک دے۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور کامیاب ہیں (انہی لوگوں کی سعی و عمل پر وان چڑھتی ہے) اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو واضح قوانین آجانے کے بعد بھی اختلاف میں پڑ کر فرقہ بندی میں مبتلا ہو گئے۔ انہی لوگوں کے لئے تکلیف دہ عذاب ہے (اسی سے قومیں ذلیل و خوار ہو کر تباہ و برباد ہو جاتی ہیں)

② = وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يَكْفُرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِن كُمْ إِذَا مَثَلْتُمْ أَنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا (۱۴۰)

(پ - ۵ - ۴ : ۱۴۰)

(ترجمہ) = اور اللہ نے تم پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم کہیں دیکھو یا سنو کہ آیاتِ خداوندی کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کی منی اڑائی جا رہی ہے تو تم ایسی مجلس میں مت بیٹھو۔ جب تک کہ وہ اس کی باتیں چھوڑ کر دوسری باتوں میں نہ لگ جائیں۔ ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔ بلاشبہ اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

③ = مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا

(ترجمہ) = جس کسی نے ناحق کسی انسان کو قتل کر دیا۔ بجز قصاص کے یا زمین میں

فساد روکنے کے "تویوں سمجھے کہ گویا اس نے پوری نوع انسانی کو ہلاک

کر دیا۔ اور جس نے کسی ایک کی جان کو ہلاکت سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام نوع انسانی کو زندگی عطا کر دی۔

④ = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (۲۰۸)
(پ - ۲ : ۲۰۸)۔

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تم پورے کے پورے یعنی مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستہ پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہاری ذات کا کھلا دشمن ہے۔

===== (بلا ضرورت سوالات) =====

=====

⑤ = أَمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَّبِعِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (۱۰۸) (پ - ۲ : ۱۰۸)۔

(ترجمہ) = (اے مسلمانو!) کیا تم بھی یہ پچھتے ہو کہ اپنے رسول سے ایسے سوالات کرو جیسے کہ اس سے قبل موسیٰ سے کئے گئے تھے (وہ بلا ضرورت باریکیاں نکالتے تھے) ایمان کی نعمت پا کر جو کوئی بھی کفر سے بدل دے گا تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا اور فلاح و کامیابی کی منزل اس پر گم ہو گئی۔

⑥ = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءٍ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوَعٌ وَأَن تَسْأَلُوا عَنْهَا لَاحِينَ يُنزِلَ الْقُرْآنَ تَبَدَّلَ لَكُمْ مَدَامَا اللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ (۱۰۱)

قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا
كٰفِرِيْنَ (۱۰۲) (پ - ۵ : ۱۰۱ تا ۱۰۲)

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں سوال مت کیا کرو کہ
اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوگا۔ اور اگر تم ان کی
بابت اس وقت، جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہو۔ سوال کرو گے تو وہ تم پر
ظاہر کر دی جائیں گی۔ ان (باتوں کے پوچھنے سے) اب تک اللہ نے درگزر
فرمایا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔ البتہ تم سے پہلے ایک
گروہ نے ایسی باتوں کے متعلق پوچھا تھا پھر (جب وہ ظاہر کر دی
گئیں تو وہ ان باتوں سے انکار کر گئے اور عمل نہ کر سکے)۔

⑥ = وَأَمَّا مَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ
فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۗ (پ - ۴۹ : ۴۰/۴۱)۔

(ترجمہ) = جو شخص اس بات کا خیال کر کے ڈرا کہ مجھے ایک روز اللہ تبارک و
تعالیٰ کے سامنے حساب کے لئے کھڑا ہونا ہے۔ اور اسی ڈر سے اپنے
نفس کی خواہش پر نہ چلا بلکہ اسے روک کر اپنے قابو میں رکھا اور احکام
الہی کا تابع بنایا تو اس کا ٹھکانا بہشت کے سوا اور کہیں نہیں۔

⑧ = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الصَّبْرُ وَاصْبِرُوا وَرَابِطُوا قِفْ
وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (پ - ۳ : ۲۰۰)۔

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تکالیف برداشت کرنے کی قوت پیدا کرو اور ہر
حال میں ثابت قدم رہو اور باہمی ہمدردی و اخوت کے ساتھ باہمی ربط
رکھو اور خشیتِ الہی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ تاکہ تمہیں
کامیابی حاصل ہو۔

⑨ = وَلَنْبَلُونَكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْقُرْبِ وَالْبَشَرِ الصَّابِرِينَ (۱۵۵) الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (۱۵۶) أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قُفِّ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۵۷) (پ - ۲ : ۱۵۵ / ۱۵۷)

(ترجمہ) = اور ہم تمہیں خوف، بھوک، اور مال و متاع اور جان اور بھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے (اور پھر جو اس آزمائش میں پورا اترتو) ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو کہ وہ لوگ ہیں جبکہ ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے (تو وہ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے لوگوں پر الطاف و کرم و آفرین و رحمت ہے ان کے رب کی طرف سے اور خوشخبری اور کامیابی ان راستوں پر چلنے والوں کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔

⑩ = إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّكَرِينَ (۱۱۲) (پ - ۱۱ : ۱۱۲)

(ترجمہ) = اس میں کچھ شک نہیں کہ بھلے اور نیک کام برے کاموں کا ازالہ کر دیتے ہیں یہ نصیحت ان لوگوں کے لئے ہے جو اسے قبول کرتے ہیں۔

⑪ = وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبُقَيْتِ الصَّالِحِ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَاتٍ (۱۱۳) (پ - ۱۱ : ۱۱۳)

(ترجمہ) = جو لوگ صحیح راستے پر چلتے ہیں، ان کے لئے راستے اور کشادہ ہو جائے ہیں (یعنی ان کی فلاح و سعادت بڑھتی جاتی ہے) اور تمہارا پروردگار

کے حضور تو باقی رہنے والی نیکیاں اور صلاحیت بخش کام ہیں۔ ثواب کے اعتبار سے بھی اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔

(۱۲) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ مِّن بَنِي قَبِيلِكُمْ
أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ
(۶) (پ ۲۶ - ۲۹: ۶) -

(ترجمہ) = اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو تم تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

(۱۳) = وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۲)
(پ ۶ - ۵: ۲) -

(ترجمہ) = ان تمام امور میں جو ہنسائیت کی فلاح و بہبود کی راہیں ہیں نیکی اور خدا ترسی میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ لیکن ان کاموں میں کبھی تعاون نہ کرو جو اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث ہوں۔ یا انسانی فلاح و ترقی میں رکاوٹ بن جائیں۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کی گرفت بڑی سخت ہے۔

(۱۴) = يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِي تَرْتَابُونَ ۚ وَأَعْلَىٰ
مِن قَبْلِكُمْ ۚ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۲۷)
وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهْوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا
عَظِيمًا (۲۸) يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۖ وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ
ضَعِيفًا (۲۸) (پ ۵ - ۴: ۲۶ تا ۲۸) -

(ترجمہ) = اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنے طریقوں کو واضح کر دے اور انہی طریقوں پر تمہیں چلائے مگر جن کی پیروی تم سے پہلے گزرے ہوئے (انبیاء اور صالحین) کرتے تھے۔ وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور وہ تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ خود اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے ہٹ جاؤ بلکہ اور دور نکل جاؤ۔ اللہ تم پر سے پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

(۱۵) = يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (پ - ۲/۸۵)

(ترجمہ) = اللہ تمہارے ساتھ آسانی اور نرمی کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا کہ تم کسی سختی اور مصیبت میں پڑو۔

(۱۶) = وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (پ - ۲۲: ۱۰)۔

(ترجمہ) = تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو تو اس کا فیصلہ کرنے والا اور حکم دینے والا اللہ ہی ہے۔ وہی میری نشوونما کرتا ہے۔ اسی پر میں بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(۱۷) = لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (پ - ۲۶: ۱۰)۔

(ترجمہ) = جو لوگ نیکی اور بھلائی کا کام کرتے ہیں، انہیں صرف اتنا ہی بدلہ نہیں ملتا بلکہ اس سے زیادہ ہی ملے گا اور نہ تو ان کے چہروں پر ذلت اور محرومی کی

کوئی نشانی ہوگی اور نہ رسوائی کا کرب انگیز عذاب ہوگا۔ ایسے ہی لوگ جنت والے ہوں گے اور اس جنت میں ان پر کبھی خزاں نہیں آئے گی اور اس کے برعکس جن لوگوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا نتیجہ اس کی مناسبت جیسا نکلے گا۔ اور ان پر خوارِی چھا جائے گی۔ اللہ کے قانونِ احتساب سے انہیں بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ ان کے چہروں پر اس طرح سیاہی چھا جائے گی گویا اندھیری رات کا ایک ٹکڑا ان کے چہروں پر عرصہ دیا گیا ہو۔ سو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

وَالَّذِينَ

(۱۸)

يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ وَاِذَا مَا غَضِبُوا
 هُمْ يَغْفِرُونَ (۳۷) وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَاِذَا
 اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَاَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا
 رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳۸) وَالَّذِينَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
 هُمْ يَنْتَهَرُونَ (۳۹) وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ
 عَفَا وَاَصْلَحَ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ط إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (۴۰)

(۳۵ - ۳۲: ۳۶ تا ۴۰)۔

ترجمہ: جو لوگ ایسے جرائم سے بچتے ہیں جو انسانی ذات یا شخصیت کو مجروح کر دیں۔ اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور اگر غصہ آجائے تو درگزر اور چشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور پھر جو اپنے رب کے قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔ صلوة قائم کرتے ہیں۔ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ بھی انہیں رزق



دے رکھا ہے اس میں سے (اللہ کے فرمان کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔
جہاں پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی
برائی ہے (کیونکہ جرم کی سزا اس جرم کے مطابق ہونی چاہئے) پھر جو کوئی معاف
کردے اور اصلاح بھی ہو جائے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ بے شک
اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (۱) (پ - ۳۳ : ۲۱)

(ترجمہ) = اے ایمان والو! اللہ کے احکام کی پابندی کرتے ہوئے بڑے کاموں
سے بچو اور جو بات کرو ٹھیک اور صاف واضح کیا کرو۔ اس طرح
اللہ تمہارے سب کام سنوار دے گا۔ اور تمہاری بھول چوک اور
نقصانوں سے درگزر فرمائے گا۔ اور ان کے مضر اثرات سے بچا دیگا۔
اور جو اللہ اور اس کے رسول (نظام خداوندی) کی اطاعت کرے گا،
اسے کامرانی و شادمانی نصیب ہوگی

(۲۰) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا
عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ (۲۰) (پ - ۸ : ۲۰)

(ترجمہ) = اے جماعتِ مؤمنین اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور
اس کے احکام جبکہ تم سن رہے ہو، گریز کی راہیں نہ نکالو۔

(۲۱) = إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۲۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا

نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءِ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَرُوا
 بِاللُّقَابِ بئسَ الاسمُ الفسوقُ بعدَ الإيمانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ
 هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ
 الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا جُنُودًا وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ
 يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَالْقَوَالِ اللَّهُ طَائِفَاتٌ لِّأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٨﴾

(۲۶ - ۲۹: ۱۱/۱۲) -

(ترجمہ) = مؤمن ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ لہذا اپنے بھائیوں کے
 درمیان صلح صفائی کرادیا کرو انصاف کے ساتھ اور اللہ سے ڈرتے
 رہو تاکہ اللہ تم پر رحمت فرمائے۔ اے ایمان والو! تمہارا ایک گروہ
 دوسرے گروہ کا مزاق نہ اڑائے۔ نہ اسے حقیر سمجھے نہ ذلیل کرنے کی
 کوشش کرے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ تمہاری جماعت کے لوگوں سے
 بہتر ہوں۔ نہ تو تمہارے مرد ایسا کریں نہ تمہاری عورتیں دوسری عورتوں
 کا مزاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ تم ایک دوسرے
 کے خلاف نہ تو عیب جوئی کرو نہ طعن و تشنیع کرو اور نہ ایک دوسرے
 کو اٹلے پلے یا برے ناموں سے پکارو۔ (ایمان لانے کے بعد) بلند
 اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے) فسق میں نام پیدا کرنا یہ بہت ہی بُری
 بات ہے۔ اگر وہ اس قسم کی روش کو ترک نہیں کریں گے تو وہ مجرم
 و ظالم قرار دیئے جائیں گے۔ اے ایمان والو! (لوگ لگائی بھائی کرتے
 رہتے ہیں، تم محتاط رہو اور ایک دوسرے کے متعلق حسن ظن سے
 کام لو اور) بدگمانی سے اجتناب کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور نہ
 ایک دوسرے کے رازوں کی ٹوہ میں لگے رہو نہ عیب تلاش کرو،

اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ کیا تم یہ بات پسند کرو گے کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ بلاشبہ اس سے تمہیں سخت گھٹن پیدا ہوگی۔ اگر کہیں غلطی کر بیٹھے تو نادام ہو کر اپنی اصلاح کر لو۔

دُرُودِ اللّٰهِ سے (جو توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے

(۲۲) = لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذْ مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُمِيتُ الْمُنْتَهِينَ (پ - ۵: ۹۳)

(ترجمہ) = ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس بارے میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ کیا کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ان چیزوں سے بچیں، جن سے انہیں روک دیا گیا ہے۔ اس طرح اپنے ایمان و کردار کا عملی ثبوت دیں پھر اپنے ایمان و عمل میں آگے بڑھیں۔ جس چیز سے روکا جائے اس سے رک جائیں اور جو فرمان الہی ہو اس پر چلیں۔ پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں۔ اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۲۳) = الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَقِيَّةُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلاً (پ - ۱۸: ۴۶)

(ترجمہ) = مال اور اولاد تو دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی تو نیکیاں اور بھلائیاں ہیں جو تیرے رب کے نزدیک نتیجہ خیز ہیں (انہی اچھے اعمال سے ہی) بہتر اُمید و بابت کی جا سکتی ہے۔

—: ملاحظہ فرمائیے: —

۱۲ = تم بہترین امت ہو مگر کیسے؟

۲۲ = وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ط (پ - ۲: ۱۴۳)

(ترجمہ) = اور اسی طرح ہم نے تمہیں امتِ وسط بنایا۔ (یعنی ایک ایسی اعلیٰ اور
اشرف افرات و تفریط سے محفوظ امت جو عدل و انصاف کی روش
پر قائم ہو، جو دنیا کی قوموں کے درمیان سربراہ کی حیثیت رکھتی ہو۔
جس کا تعلق سب کے ساتھ انصاف پر مبنی ہو) تاکہ اقوامِ عالم کے
اعمال کی محاسب و نگران ہو۔ اور رسول تمہارے اعمال و کردار کا نگران
ہوگا۔ وَسَط کے معنی درمیان۔ سین اگر زبر کے ساتھ ہو تو اس
کے معنی ہوں گے اعتدال کی مناسبت سے ہر عمدہ اور بہترین چیز (بلا^غ
أُمَّةً وَسَطًا کے معنی تمام قوموں کے لئے ہدایت کا مرکز (غیب القرآن)
امت و سَط کا لفظ اس قدر وسیع معنویت اپنے اندر رکھتا ہے کہ کسی
دوسرے لفظ سے اس کے ترجمہ کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے
مراد ایک ایسا اعلیٰ و اشرف گروہ ہے جو عدل و انصاف اور جو توسط
کی روش پر قائم ہو جو دنیا کی قوموں کے درمیان صدر کی حیثیت رکھتا ہو۔
جس کا تعلق سب کے ساتھ یکساں حق اور راستی کا ہو۔ اور ناحق و ناروا
تعلق کسی سے نہ ہو۔ (تفہیم القرآن ج اول ص ۱۱۹)۔

۲۵ = كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط (پ - ۳: ۱۰۹)

(ترجمہ) = تم وہ بہترین امت ہو جسے نوع انسانی کی فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمہارا فریضہ ہے (یعنی تم ان باتوں کا حکم دیتے ہو جنہیں قرآن مجید صحیح تسلیم کرتا ہے۔ اور ان باتوں سے روکتے ہو جو اس کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو

﴿۲۶﴾ = وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْتَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (۱۸۱)

(پ - ۹ - ۱۸۱) -

(ترجمہ) = اور ہماری مخلوق میں ایک امت (گروہ) ایسا بھی ہے جو حق کے ساتھ دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلے کرتے ہیں۔

الْخَيْرِ - وہ ہے جو سب کو مرغوب ہو۔ مثلاً عقل، عدل، فضل اور تمام مفید چیزیں جو ہر حال میں اور ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہو۔ نعمت کثیر مال و متاع۔ راحت۔ نیکی۔ بھلائی۔ صلاحیت (راغب) قرآن مجید بھی خیر کثیر ہے

﴿۲۷﴾ = ذَلِكَ بَانَ اللَّهُ لَكُمْ مَغِيْرًا نِعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُخَيَّرُوا مَا بَآ نَفْسِهِمْ ۖ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پ - ۸ - ۵۳)

(ترجمہ) = یہ (سلوک) اس لئے ہوا کہ اللہ جب کسی قوم کو نعمت دیتا ہے تو اس

وقت تک اس نعمت کو بدبختی سے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی اپنی خوش حالی کو بد حالی سے نہیں بدل دیتے۔ اللہ ہی سمیع اور علیم ہے۔

﴿۲۸﴾ = إِنَّ اللَّهَ لَا يُخَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُخَيَّرُوا مَا بَآ نَفْسِهِمْ ۖ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءً ۖ فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ

مِنْ دَالٍ (۱۱) (پ - ۱۳ - ۱۱)

(ترجمہ) = (یاد رکھو) اللہ اس وقت تک کسی قوم کی سمالت کو نہیں بدلتا جب تک

وہ قوم اپنی حالت خود نہیں بدلتی۔ اور جب اللہ کسی قوم کو سزا دینے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ اس کے (کر تو توں کی بنا پر) تو وہ سزا کسی طور پر بھی ٹالی نہیں جا سکتی۔ ایسے لوگوں کا اللہ کے سوا کوئی دوست نہیں۔

(۱۳) فرشتوں کا نزول

(۲۹) = اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ (۳۰) نَحْنُ اَوْلِيُّوْكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ج (پ - ۳۱/۳۰)۔

(ترجمہ) = جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کھاؤ بلکہ خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی (تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

(۳۰) = يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رُكَّعُوْا وَاَسْجُدُوْا وَاَعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَفْعَلُوْا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۳۱) وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادٍ ۙ وَهُوَ جِتَابُكُمْ وَمَا جَعَلْ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمَّكُمْ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَكُنْ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ الرَّسُوْلُ شَهِدٌ عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلٰى النَّاسِ ط فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوْا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۙ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (۳۲) (پ - ۳۲/۳۱)۔

(ترجمہ) = اے ایمان والو! (تم دنیا میں ایک منتخب مقام رکھتے ہو) تم اس اللہ کی عبودیت (اور محکومیت) اختیار کرو۔ اسی کے آگے جھکو (اسی کے قوانین کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو) اسی کی غلامی اختیار کرو۔ اور اس طرح کام کرو جس سے نوع انسانی کا بھلا ہو۔ فلاحی کام کرنے سے تمہاری فلاح ہوگی۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں پسند فرمایا ہے۔ اور تم پر دین کی تنگی نہیں رکھی گئی۔ یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے۔ عالمگیر وسعتوں کا مالک اسی اللہ نے تمہارا نام پہلے بھی مسلم رکھا اور اس قرآن میں بھی یہی نام تجویز فرمایا۔ (اس نظام کے قیام کا عملی پروگرام یہ ہے) کہ تمہارے اعمال کی نگرانی رسول کرے گا (اور پھر اس کا قائم مقام) اور تم تمام نوع انسانی کے اعمال کی نگرانی اور محاسبہ کرو گے۔ اس کے لئے تم نظام صلوة قائم کرو اور نوع انسانی کی نشوونما (نظام زکوٰۃ) کا سامان بہم پہنچاؤ اور خدا کے نازل کردہ ضابطہ قوانین (قرآن مجید) کو تھامے رکھو اور یاد رکھو صرف اللہ ہی تمہارا کارساز و نگران و حاکم ہے۔ وہ بہت ہی اچھا کارساز اور بہت بہتر مددگار ہے۔



۱۲ = قرآنی معاشرے کا انداز

① = عباد الرحمن: (۲۵ : ۶۳) - (۱۹)

وَعِبَادِ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (۶۳) وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا (۶۴) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۶۵) إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (۶۶) وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا (۶۷) وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (۶۸) يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا (۶۹) إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (۷۰) وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا (۷۱) وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذْمُرُوا بِاللَّغْوِ مَرُوءَاتٍ (۷۲) وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَعَيْنًا (۷۳) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا ذُرِّيَّتًا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (۷۴) أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا حَيَّةً وَسَلَامًا (۷۵)

خُلِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٤٧﴾ قُلْ مَا
 يَعْبُورُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاءُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
 فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٤٨﴾ (پ - ۱۹ - ۲۵ : ۶۳ تا ۷۷) -

(ترجمہ) = اللہ کے (مقبول و پسندیدہ) بندے وہ ہیں (جو اللہ کی محکومیت
 اختیار کر لینے کے بعد زمین پر متانت و انکساری سے چلتے ہیں۔ اور
 جب جاہل لوگ ان کے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں تو وہ ان سے
 امن و سلامتی و کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

(۲) - اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی
 حالت میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ (اللہ کی اطاعت اور نظامِ خداوندی کے
 قیام کے لئے راتوں کو باہم مشورے کرتے رہتے ہیں۔

(۳) - اور ان کی فریاد یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں جہنم
 کے عذاب سے بچالے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جہنم کا عذاب تباہ کن
 ہے۔ اور بڑی قیامگاہ خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہو یا مستقل ہو۔

(۴) - اور یہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو بے جا اسراف
 سے بچتے ہیں اور بخل بھی نہیں کرتے بلکہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔
 اور اس پر قائم رہتے ہیں۔

(۵) - اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کرتے۔
 (اطاعت اور محکومیت صرف اللہ کی اختیار کرتے ہیں) اور کسی انسان
 کی زندگی کو ختم نہیں کرتے۔ بجز اس کے کہ انہیں حق و انصاف کی خاطر
 ایسا کرنا پڑ جائے۔

(۶) - اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو ایسا کرے گا وہ خود

مضمحل ہو کر تباہی و بربادی میں پڑ جائے گا۔ اور یہ عذاب دہرا ہوگا
(یعنی) دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی اہانت کے ساتھ ہمیشہ
عذاب میں رہے گا۔

(۷) - ہاں البتہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور صلاحیت والے
عمل کرے تو اللہ اس کی برائیوں اور ناہمواریوں کو بھلائیوں اور خوش
گواریوں میں بدل دے گا۔ اللہ بڑا ہی بخشش کرنے والا اور رحمت
والا ہے۔

(۸) - اور جو توبہ کرے یعنی برائیوں سے رُک جائے اور صالحانہ عمل
کرے (اور اللہ کے احکام پر سرگرم عمل ہو جائے) وہی شخص اللہ کی
طرف صحیح رجوع کرنے والا ہے اور۔۔۔

(۹) - جو لوگ جھوٹی و فریب کارانہ گواری نہیں دیتے اور ایسی
مجلسوں میں بھی نہیں بیٹھے جہاں جھوٹی فریب کاری کی باتیں ہوتی ہوں
اور انہیں ایسے مقامات سے گذرنا پڑ جائے، جہاں بے ہود باتیں
ہور ہی ہوں۔ تو شریفانہ انداز سے چشم پوشی کرتے ہوئے گذر
جاتے ہیں۔

(۱۰) = اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیت (قوانینِ خداوندی)
بیان کی جاتی ہیں (تو عقل و بصیرت کے بغیر محض جذباتی ہو کر اندھوں
بہروں اور گونگوں کی طرح ان آیت پر نہیں گرتے) بلکہ سوچ سمجھ کر
ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

(۱۱) = اور اللہ سے یہ آرزو کرتے ہیں کہ (الہی) ہم کو ہماری بیویوں
کی طرف سے دل کا چین اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنک عطا فرما۔

اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا دے۔

(۱۲) = انہی لوگوں کو جنت میں ان کی استقامت کے بدلے میں بلندیاں اور فراوانیاں دی جائیں گی اور ہر سمت سے امن و سلامتی کی صدائیں ان کا استقبال کریں گی۔

(۱۳) = اور (مندرجہ بالا صفات کے لوگ) وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کیسی اچھی رہنے اور بسنے کی جگہ ہے وہ۔

(۱۴) = (اب ان مخالفین سے کہدو) کہ میرے رب کو کچھ پرواہ نہیں اگر اللہ کو نہیں پکارتے یا اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتے تو نہ کرو۔ تم تکذیب کی چکے ہو، عنقریب یہ تباہی تمہارے سامنے آکر رہے گی۔

(۲) = لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآلَمَلِكَةِ وَ الْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۚ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۚ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷: ۲-۳)۔

(ترجمہ) = نیکی محض یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو۔ نیکی تو ان لوگوں کی نیکی ہے جو اللہ پر آخرت یعنی جزا و سزا کے دن پر، ملائکہ پر، آسمانی کتابوں اور اللہ کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں یتیموں، مسکینوں (پر خرچ کرتے ہیں اور) ...



مسافروں کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہیں، اور سائلوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں، اور غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ صلوٰۃ تامم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور جب بھی وعدہ کریں تو اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہیں۔ تنگی اور مصیبت کی حالت میں ہو یا خوف و ہراس کا وقت ہو، ہر حال میں مستقل مزاج اور ثابت قدم رہتے ہیں۔ بلاشبہ ایسے ہی لوگ راست باز اور تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں۔

(۳) = قُلْ تَعَالَوْا أَنَا رَبُّكُمْ عَلَىٰ كَمَا تَشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِمَّنْ أَمْلَقَ طَحْنُ نَزْرُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۱۵۱)
وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ
وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا تَكِلْ فَنسًا إِلَّا وُسْعَهَا
وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا
ذَلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۵۲) ذَلِكُمْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (۱۵۳)

(پ - ۶ : ۱۵۱ تا ۱۵۳)۔

(ترجمہ) = اے پیغمبران سے کہدو کہ اؤ میں تمہیں (کلام الہی میں سے) پڑھ کر سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔

(۱)۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

(۲)۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا (وہ پڑھنے کی وجہ سے بھی،

تمہاری مدد اور نگرانی کے محتاج ہیں۔

(۳) = اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرنا ہم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دیں گے۔ (ہمارا قانون ایسا ہے کہ جو بھی اس کی پابندی کرے گا، اسے ہم سامانِ زلیست مہیا کریں گے)۔

(۴) = خواہشات یعنی بے حیالی کے قریب نہ بھٹکنا خواہ وہ کھلی بے حیالی ہو یا پوشیدہ۔

(۵) = کسی جان کو جسے خدا نے واجب الاحترام قرار دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا (قتل نفس سنگین جرم ہے) سوائے اس کے کہ انصاف اور عدل کی خاطر ایسا کرنا پڑے۔

یہ ہیں وہ اہم امور جن کی اللہ نے تمہیں وصیت فرمائی ہے۔ تاکہ تم عقل و دانش سے کام لے کر (عمل پیرا ہو جاؤ) (علاوہ ازیں اس کا فرنا یہ بھی ہے کہ)۔

(۶) = یتیموں کے (جو معاشرے میں تنہا رہ جائیں) مال کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ مگر ایسی صورت میں کہ خود ان کے فائدے اور نگہداشت کے لئے عمدہ طریقے سے خرچ کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔ اور یہ ضرورت اس وقت تک جب کہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں۔

(۷) = ماپ تول (اور معاشی معاملات) کو حق و انصاف سے پورا کرو (یاد رکھو یہ پابندیاں خواہ مخواہ کی نہیں ہیں اس سے تمہاری شخصیت عظیم ہوگی اور کردار بلند ہوگا) ہم کسی پر اس کے مقدر سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔

(۸) = اور تم جب کوئی بات کہو عدل و انصاف کو سامنے رکھو خواہ معاملہ

اپنے رشتہ دار اور قریبی کا کیوں نہ ہو۔

(۹)۔ اپنے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ جو تم نے مومن ہونے کی حیثیت سے اپنے اللہ سے کر رکھا ہے۔ یہ وہ احکام ہیں، جن کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تاکہ انہیں ہر وقت سامنے رکھ کر تمام خرابیوں سے بچ جاؤ۔ بے شک یہ ہے میری مقرر کی ہوئی (متوازن افراط و تفریط سے پاک) راہ، جو تمہیں منزل مقصود تک پہنچا دے گی۔ سو تم اسی راہ پر چلو۔ دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ اللہ کے اس راستے سے ہٹا کر تمہیں دور کر دیں گی۔ یہ ہے وہ ہدایت جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔

(۲) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قَفْ وَلَا تَقْتُلُوا الْفُسَّاقَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (۲۹) وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عَدُوًّا وَآثَرًا ظَلَمًا فَسَوْفَ نَصَلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (۳۰) إِنَّ تَجْتَنِبُوا كِبَاءَ مِمَّا تَنْهَوْنَ عَنْهُ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلَنَّكُمْ مَدْخَلًا كَرِيمًا (۳۱) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ مِمَّا كُتِبَ لَهُم مِّمَّا كُتِبَ لَهُمُ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا كُتِبَ لَهُنَّ وَسَأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۳۲) (پ۔ ۴ : ۲۹ تا ۳۲)۔

(ترجمہ)۔ اے جماعت مومنین تم ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھانا۔ آپس کی رضامندی سے لین دین ہونا چاہئے اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو (کیونکہ دوسروں کا مال بطور لینے اپنے آپ کو تباہ کر لو گے۔ نفع خوری اور

چور بازاری قومی تباہی کا سبب بن جاتی ہے، یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔ جو شخص بھی ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا۔ اس کو ہم ضرور آگ میں جھونک دیں گے۔ اور یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ (ظلم و زیادتی سے معاشرہ قانون خداوندی کے مطابق تباہی اور بربادی کی آگ میں جھاس کر رہ جاتا ہے) اگر ان سنگین جرائم سے بچتے رہے جن سے تمہیں روکا جا رہا ہے۔ تو تمہاری چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور تم عزت کے مقام پر پہنچ جاؤ اور جو کچھ تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلہ میں اللہ نے زیادہ دے رکھا ہے۔ تو تم اس کی خواہش نہ کرو۔ جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے۔ اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے تو وہ خود اس کی مالک ہیں۔ اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔ یعنی معاشی اکتساب کی توفیق طلب کرتے رہو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے

⑤ = الَّذِينَ يَنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاطِمِينَ
 الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
 وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا
 اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَقَدْ رَفَعُوا
 اللَّهُ مَن لَّمْ يَصِرْ عَلَيْهِمْ فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ (پ: ۲: ۱۳۳)

(ترجمہ) = (متقی وہ ہیں) جو سنگدستی اور آسودگی میں اپنی محنت کی کمائی کو نوع انسانی کی پرورش کے لئے کھلا رکھتے ہیں۔ اور جب غصہ آتا ہے تو مشتعل نہیں ہوتے (بلکہ) لوگوں کی خطا میں معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ ان احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اگر ان سے کبھی کوئی

محبوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے یا کوئی زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اس پر اصرار نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ کے قوانین کو سامنے لا کر اپنی غلطیوں کی معافی مانگتے ہیں اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ (حقیقت تو یہ ہے) کہ اللہ کے سوا معاف کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ اور انہوں نے اپنی غلط کاری پر اصرار نہیں کیا اور نہ ضد کی۔

④ = وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ طِبَّانَ اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (پ - ۴: ۷۱)۔

(ترجمہ) = مومن مرد اور مومن عورتیں (ایک نسب العین کی بنا پر) ایک دوسرے کے دوست و رفیق ہیں (ضابطہ بندہ و ندی کے مطابق) بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ (نوع انسانی کی نشوونما کا حق) ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں (اسلامی نظام کے تحت زندگی گزارتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔

⑤ = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ وَأَوَالِدٍ وَالأقربین جہان یکن غنیاً و فقیراً فالله أولیٰ بہما ففلا تتبعوا الهوی ان تعدوا و ان تلووا و تعرضوا فان الله کان بما تعملون خبیراً (پ - ۴: ۱۳۵)

(ترجمہ) = اے ایمان والو! تم عدل و انصاف کو قائم رکھو (اور اس کے محافظ بنو) ونگران بن جاؤ) تم شہادت کے لئے خدا کی طرف سے گواہ بن کر کھڑے ہو جاؤ (تا کہ مدعی اور مد علیہ کی طرف سے) اور ہمیشہ عدل و انصاف کو مد نظر رکھ کر سچی شہادت دو۔ اگرچہ یہ گواہی خود تمہاری ذات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ یا تمہارے والدین اور قرابت داروں کے خلاف ہی کیوں نہ جائے اس معاملے میں اگر کوئی امیر ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ اور خیال رکھو کہ تمہارے جذبات عدل اور انصاف کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ نہ ہی پیچدار بات کرو نہ شہادت دینے سے پہلو تہی کرو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال و کردار سے باخبر ہے۔

⑧ = اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِتْيَا بِذِي الْقُرْبٰى وَاِيْتِي عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَزْكُرُوْنَ وَاَوْفُوا۟ بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُمْ وَاَلْتَقُوا۟ ۗ اَلَا يَمٰنُ بِعٰدَتِكُمْ ۗ هَا وَاَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (آیہ - ۱۶ : ۹۰/۹۱)

(ترجمہ) = (اے مسلمانو) یقیناً اللہ تم کو آپس میں عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ (اور یہ کہ) تم دوسروں پر احسان کرو اور قرابت داروں کو (اپنے مال سے) کچھ نہ کچھ عطا کرتے رہو (اور اپنی عنایات جاری رکھو) اور اللہ بے حیائی اور نامعقول کاموں سے (جو انسانیت کے درجہ سے گرا دیتے ہیں) اور ظلم و زیادتی سے منع فرماتا ہے۔ اور تم کو سمجھاتا ہے۔ (تاکہ تم ان نصیحت کی باتوں

عدل و انصاف کا مطلب ہے حقوق میں توازن قائم ہو اور ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق ملے۔



پر عمل کرو اور جب تم اللہ سے عہد کرو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو نچتہ کرنے کے بعد نہ توڑا کرو جبکہ اللہ کو تم نے اپنا شاہد بنایا ہے۔ تم جو کچھ کرتے ہو بے شک اللہ جانتا ہے۔ اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔

⑨ = **وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۗ**
الَّذِينَ يَخْلُونِ بِأَمْوَالِهِمْ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَأَعْتَدُوا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۗ
وَالَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۗ (پہ - ۳۶ تا ۳۸)۔

(ترجمہ) = اور اللہ کی عبادت یعنی غلامی اختیار کرو اور کسی کو اس کی اطاعت اور غلامی میں شریک نہ بناؤ۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور قرابت داروں کے ساتھ بھلائی کرو اور یتیموں مسکینوں، پڑوسیوں کے ساتھ چاہے وہ رشتہ دار ہوں یا اجنبی۔ پاس بیٹھنے والے دوست، اور رفقاء کے ساتھ۔ راہ رو مسافر کے ساتھ اور جو تمہارے زیر دست یا ماتحت کام کرتے ہوں ان سب کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا معاملہ

۲۔ احسان کرو۔ فیاضانہ معاملہ۔ ہمدردانہ رویہ۔ رواداری۔ خوش خلقی درگزر ایک دوسرے کا پاس و لحاظ۔ حقدار کو اس کے حق سے زیادہ دینا ۳۔ ایتا ذی القربى پر عمل رشتہ داروں کے ساتھ بہترین تعلق۔ غمی خوشی میں شرکت۔ اور جائز طریقہ سے ہر طرح (تنگی و ترشی میں ان کی مدد و اعانت)۔

خود فریبی میں مبتلا۔ شیخی خورے اللہ کے نزدیک پسند نہیں کئے جاتے اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو بخل اور کنجوسی کرتے یا دوسروں کو کنجوسی کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دے رکھا ہے اُسے چھپاتے ہیں (میلے کچیلے کپڑے پہننا یا اس طرح رہنا سہنا کہ جس سے عسرت ظاہر ہو)۔ ہم نے ایسے ناشکروں کے لئے ذلیل اور رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور ایسے لوگ بھی اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ جو اپنے مالِ محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ درحقیقت نہ تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روزِ آخر پر (در اصل) شیطان جس کا رفیق ہو، اس سے زیادہ بُرا ساتھی اور کون ہو سکتا ہے؟

(۱۰) = وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاتَهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
إِذَا بَلَغَتِ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ
لَهُمَا قَوْلٌ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (۲۳)
وَإِخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَأَيْتَنِي صَغِيرًا (۲۴) رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ
إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا (۲۵) (پ ۱۵/۲۳)

(ترجمہ) = اور ترے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ صرف اسی کی عبدیت اختیار کی جائے اور کسی کی نہیں (اطاعت اور محکومیت صرف تو انین الہی کی اختیار کی جائے) اور والدین کے ساتھ بہترین برتاؤ کرو۔ اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُن تک نہ کہو اور نہ انہیں حقارت آمیز بات کہو اور نہ درشتی اور سختی

سے کلام کرو۔ بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔ اور ان کے حضور نرمی و رحم سے اپنے بازو جھکائے رکھو۔ اور دل کی کشادگی سے پیش آؤ۔ اور ان کے لئے ہمدعا کیا کرو کہ اے پروردگار ان پر رحم فرما۔ جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ (ان کے بڑھاپے کی باتیں اب تمہیں گرا گذرتی ہیں۔ تمہیں چاہیے کہ اپنی صلاحیتوں کو بیدار کرو اور اپنی اصلاح کرو) اللہ رجوع کرنے والوں کو معاف کرتا ہے (اور اپنی حفاظت میں لیتا ہے)

⑪ = وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تَبْذُرْ مَالَكَ يَدًّا (۲۶) اِنَّ الْمُبْدِرِينَ كَالْوَالِخُوَانِ الشَّيْطَانِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (۲۷) (پہ۔ ۱۷-۲۶/۲۷)۔

(ترجمہ) = اور قریبی رشتہ دار مسکین و مسافران سب کا تم پر حق ہے (ان کے حقوق ادا کرو اور مال کو بجا خرچ نہ کرو۔ مال کو ضائع کرنے والا شیطان کا بھائی ہے اور شیطان اللہ کی نعمتوں کا ناشکر گزار ہے۔

⑫ = وَ لَمَّا تَصَرَّفْتُمْ عَنْهُمُ ابْتَغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا (۲۸) وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولًا إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسُطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا (۲۹) اِنَّ تِلْكَ يَدَاكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (۳۰)

(ترجمہ) = اگر ضرورت مندوں میں سے تمہارے پاس اس وقت (کوئی) آئے

جب کہ تم اپنے رب کے ہاں سے سامانِ رزق کی طلب و جستجو کر رہے ہو اور اس کی رحمت کے انتظار میں ہو اور تم ان سے منہ پھیر لینے پر مجبور ہو،

تو انہیں نرمی و شفقت سے بات سمجھا دو۔ تاکہ انہیں گراں نہ گذرے۔
 نہ تو تم اپنے ہاتھ کو اتنا سکیڑو کہ وہ تمہاری گردن کے ساتھ بندھ جائے
 اور نہ ایسا کھلا چھوڑ دے کہ درمیانہ ہو کر بیٹھ جاؤ اور لوگ تمہیں
 ملامت کرنے لگیں۔ تمہارا رب جس کے لئے چاہتا ہے (اپنے قانون
 کے مطابق) رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ
 کر دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ (ہر ایک کی سعی و عمل سے)
 باخبر ہے اور پوری پوری نگاہ رکھتا ہے۔

⑬ = وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ
 وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيراً (۴۱) (پہا - ۱۷ : ۳۱)

(ترجمہ) = اپنی اولاد کو منطسی اور غربت کے خوف سے قتل نہ کرو (اور نہ تعلیم و تربیت
 سے محروم رکھو) تمہارے اور تمہاری اولاد کے رزق کی ذمہ داری ہم پر
 ہے (اللہ کے قانون کے مطابق قائم شدہ فلاحی مملکت اس کا انتظام
 کرے گی) دراصل ان کا قتل (اور تعلیم و تربیت سے محرومی بہت
 بڑی خطا ہے۔

⑭ = وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجِيَّ أَنْتُمْ كَانُوا فَحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (۳۲)
 (پہا - ۱۷ : ۳۲) -

(ترجمہ) = لوگو! زنا کے قریب نہ جاؤ یہ کھلی بے حیائی کی بات ہے۔ یہ بہت
 ہی بڑی راہ ہے۔ (اس سے چاروں طرف فحاشی اور برائی کے راستے کھل
 جاتے ہیں)۔

⑮ = وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ
 قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيٍّ سُلْطٰنًا فَلَا يَسْرِفُ فِي الْقَتْلِ

إِنَّهَا كَانَتْ مَنْصُورًا (۳۳) (ہج - ۱۷: ۳۳)۔

(ترجمہ) = جس جان کا مارنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قتل مت کرو سوائے اس کے کہ ایسا کرنا قانونِ عدل کا تقاضہ ہو۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو۔ اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبہ کا حق عطا کیا ہے۔ اور غلبہ دیا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جرم کی سزا قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دے۔ تجاوز نہ کرے۔ حکومت اس کی مدد کرے گی (وہی تحقیقات کرنے اور فیصلہ دینے کی مجاز ہے)۔

(۱۶) = وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُورًا (۳۴) (ہج - ۱۷: ۳۴)۔

(ترجمہ) = یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس کے کہ اگر انتظام کے لئے ضروری ہو۔ پھر جب یتیم میں قوت اور پختگی آجائے (تو ان کی امانت ان کے حوالے کر دو) اور اپنے عہد کی پابندی کرو۔ بلاشبہ عہد کے بارے میں تم سے ضرور باز پرس ہوگی۔

(۱۷) = وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ

ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (۳۵) (ہج - ۱۷: ۳۵)۔

(ترجمہ) = اور جب کوئی چیز ماپ کر دو تو ماپ پورا کرو اور جب تولو تو ترازو کو ٹھیک رکھو۔ تمہارے لئے فائدہ اسی میں ہے کہ ماپ تول ٹھیک رکھو۔ اس کا انجام اچھا ہے۔ (عدل و انصاف اور مساوات کے اصول ہمیشہ سامنے رکھو)۔

(۱۸) = وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ بِكَ عَلَيْهِمْ عَلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ

كُلٌّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُم مَّسْئُورًا (۳۶) (ہج - ۱۷: ۳۶)۔

اور جس بات کا تمہیں علم نہ ہو (اور جب تک خود تحقیق نہ کر لو) اس کے چھپے مت لگو۔ یقیناً انکھ کان اور دل (جو ذرا لُح علم کے حصول کے ہم نے عطا کئے ہیں ان) کے متعلق باز پرس ہوگی۔

(۱۹) = وَلَا تَمْسِ فِي الْأَرْضِ مَرْحَاةً إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (۳۷) (پ - ۱۷: ۳۷)۔

(ترجمہ) = اور زمین پر تم اگر نہ چلو۔ اس طرح تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

(۲۰) = كُلُّ ذَلِكُمْ كَانَ سَيِّئَةً عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا (۳۸) ذَلِكُمْ نَمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجِدُ مَعَ اللَّهِ الْهَآخِرَ فَلَاقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا (۳۹) (پ - ۱۷: ۳۸/۳۹)

(ترجمہ) = یہ تمام اخلاقی عیوب جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہیں (ان کا اثر تمہاری ذات پر بہت برا پڑتا ہے) (۳۸) یہ حکیمانہ باتیں ہیں جو تیری پرورش کرنے والے کی طرف سے وحی کی گئی ہیں۔ اور دیکھو! اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ بنا لینا۔ ورنہ جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔

اور ملامت زدہ ہو گے۔ اور بھلائی سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔ (۳۹)

(۲۱) = قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنِّ إِلَهِ غَيْرُهُ وَلَا تَنْقُصُوا لِمِثَالِ وَالْمِيزَانِ إِلَىٰ أَرْبَابِكُمْ خَيْرٌ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (۸۴) وَيَقَوْمِ أَوفُوا الْمِثَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَلْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۗ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۗ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (۸۶) (پ - ۱۱: ۸۴/۸۶)۔

نہیں جانتے کہ (اس طرح معاشرہ خراب ہوگا) پھر مرنے کے بعد ایک بڑے
 (مخاسبے کے) دن دوبارہ زندہ ہو کر عدالتِ الہی میں پیش ہونا ہے۔

(۲۳) = اَفَمَنْ يَعْلَمُ اَنْزَلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقَّ كَمَنْ هُوَ
 اَعْمٰی ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ وَاُولٰٓئِكَ اَلْاَلْبَابُ (۱۹) الَّذِيْنَ يُؤْفِقُونَ بِعَهْدِ
 اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ اٰمِيْنًا (۲۰) وَالَّذِيْنَ يَصِلُونَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ
 بِهٖ اَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوءَ الْحِسَابِ (۲۱)
 وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
 اَلْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلٰنِيَةً وَيَدَّءَوْنَ بِالْحُسْنٰى
 السِّيْئَةِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عِزِّي الدّٰرِ (۲۲) (پ - ۱۳ : ۱۹ / ۲۲)

(ترجمہ) = ایک وہ شخص ہے جو کہ جانتا ہے کہ تیرے رب کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا

وہ بالکل حق ہے۔ اور دوسرا وہ ہے جو اس حقیقت کی طرف سے آنکھیں بند

رکھتا ہے۔ (کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں) لیکن حقیقت کا انکشاف ان لوگوں

پر ہوتا ہے جو عقل و دانش سے کام لیتے ہیں اور نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(۱۹) جو اللہ کے ساتھ عہد کرتے ہیں اور پھر اسے نہیں توڑتے۔

(۲۰) جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں۔ جن کے جوڑنے کا حکم اللہ نے

دیا ہے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور (اس کا) خوف رکھتے ہیں۔ اس

روز کے حساب کی سختی اور مصیبت سے۔

(۲۱) اور جو اپنے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ثبات و استحکام سے سرگرم

عمل رہتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ سامانِ نشوونما ہم نے

انہیں دے رکھا ہے۔ بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے خفیہ یا اعلانیہ۔

خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے دور کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں

جن کے لئے آخرت کا گھر بہترین ہے۔

﴿۲۴﴾ = اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
 بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يَقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُوْنَ وَاَوْ
 يَقْتُلُوْنَ قَفْوَعًا عَلَيَّ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَاَلْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ
 وَمَنْ اَوْفٰى بَعْدَ هٰذَا مِنَ اللّٰهِ فَاَسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ
 بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۱۱۱) التَّائِبُوْنَ
 الْعٰبِدُوْنَ الْحَمِيْدُوْنَ السَّٰخِرُوْنَ الرَّكْعُوْنَ السَّجِدُوْنَ
 الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ
 لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۱۲) (پک - ۹ : ۱۱۱/۱۱۲)۔

(ترجمہ) = بے شک اللہ نے مؤمنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں
 اس کے بدلہ میں ان کے لئے جنت کی زندگی ہے وہ اللہ کی راہ میں جنگ
 کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں اور اپنی جان دے دیتے ہیں۔ ان سے یہ (جنت)
 کا وعدہ اللہ کے ذمہ ایک پختہ وعدہ ہے (یہ وعدہ سابقہ آسمانی کتابوں
 توریت و انجیل میں بھی مذکور تھا) اور اب اس کی تجدید قرآن میں بھی کی
 گئی ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدہ کو کون پورا کرنے والا ہے۔ لہذا
 اے جماعت مؤمنین! تم اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے، خوش
 ہو جاؤ۔ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

”مؤمنین کی صفات“

(۱) - توبہ کرنے والے (اللہ کی طرف بار بار پلٹنے اور رجوع کرنے والے)

(۲) - فرما بزداری کرنے والے۔

(۳) - اس کی حمد و ستائش (قلب کی گہرائیوں سے) کرنے والے۔

- (۴) - اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے (دعوتِ دین - طالبِ علم - مشاہداتِ آثارِ الہی - تلاشِ معاش - جہاد وغیرہ) -
- (۵) - اللہ کے سامنے جھکنے والے (اطاعت گزار) -
- (۶) - دل کے جھکاؤ سے سجدہ ریز ہونے والے -
- (۷) - ان کاموں پر چلانے والے جنہیں وہ پسند نہیں کرتا -
- (۸) - ان تمام حدود کی نگہداشت کرنے والے جو اللہ نے متعین کر دیئے ہیں یہ ہیں وہ مؤمنین جن کے لئے دنیا اور آخرت کی زندگی کی خوشگوار بشارتیں ہیں -

(۲۵) = إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشِيَةِ رَبِّهِمْ مَشْفِقُونَ (۵۷) وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ (۵۸) وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ (۵۹) وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ اللَّهُ إِلَيْهِمْ رَجُعُونَ (۶۰) أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ (۶۱) (پ - ۲۳ : ۵۷ تا ۶۱) -

(ترجمہ) = یقیناً جو لوگ اپنے رب (کی نافرمانی کرنے سے) ڈرتے ہیں - اور اپنے رب کی آیت کی صداقت پر یقین محکم رکھتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جتنا کچھ (صدقات وغیرہ) وہ دے سکتے ہیں دیتے چلے جاتے ہیں - اس کے باوجود ان کے دل لرزاں و ترساں نہیں ہوتے کہ وہ اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں - یہ وہ لوگ ہیں جو نیکو اور بھلے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ان کاموں میں سبقت کرنے والے ہیں -

(۲۶) = قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (۱) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (۲)

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (۳) وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ
فَاعِلُونَ (۴) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (۵) إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (۶) فَمَنِ ابْتَغَىٰ
وَدَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْحَادِثُونَ (۷) وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ
صَلَاتِهِمْ حَافِظُونَ (۸) أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ (۹) الَّذِينَ
يَرِثُونَ الْفِرَادُوسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۱۱) (پ: ۲۳: اتا ۱۱)۔

(ترجمہ) = سلسلہ نمبر وارہ :-

(۱) = یقیناً ایمان لانے والوں نے فلاح پائی (دنیا اور آخرت میں پائی اور خوشحالی سے ہمکنار ہو گئے۔

(۲) = اپنی صلوٰۃ (نماز) میں اظہارِ عجز و انکساری کرتے ہیں۔ اور فرائض کی بجا آوری میں منہمک رہتے ہیں۔

(۳) = اور لغوبات یعنی جن کاموں یا باتوں کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہو ان سے پرہیز کرتے ہیں اور بچتے ہیں۔ اور جو۔۔۔۔۔

(۴) = زکوٰۃ دیتے ہیں (یعنی نوع انسانی کی نشوونما کے پروگرام پر عمل کرتے ہیں)۔

(۵) = اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (اپنے ستر ناجائز طور سے

دوسروں پر نہیں کھولتے اور وہ اپنی عصمت و عفت کو محفوظ رکھتے ہیں۔

(۶) = اپنی بیویوں اور ان عورتوں کے جو ان کے ملک میں ہیں ان کے ساتھ تعلقات میں ملامت نہیں۔

(۷) = اس کے علاوہ جنسی تعلقات کی کوئی اور صورت اختیار کی گئی تو وہ

قانون شکنی ہوگی اور حدود اللہ سے تجاوز (جرم) ہوگا۔

(۸) = اور جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں،

جو زندگی کی سعادتوں اور کامرانیوں کے وارث ہوں گے۔ اور بھندے چھاؤں کے باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۷) = یَبْنِيْ اِيْمَانًا تَكْفِيْ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ
 اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ
 خَبِيْرٌ (۱۶) يَبْنِيْ اَقِيْم الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَ عَنِ
 الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (۱۷)
 (پ ۳۱ - ۱۶/۱۷) -

وَلَا تُصَحِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرْحًا ط اِنَّ اللّٰهَ
 لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (۱۸) وَاَقْصِدْ فِي مَشِيْكَ وَاغْضُضْ
 مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ (۱۹) (پ ۳۱ - ۱۹)
 (ترجمہ) = اے میرے فرزند صلوات کے نظام کو قائم رکھنا۔ جس بات کا حکم دو
 وہ احکام الہی کے مطابق ہو اور جس کو وحی الہی محبوب کہے اس لوگوں
 کو روکو اور (اس میں جو مشکلات بھی پیش آئیں ان میں ہمیشہ) ثابت قدم
 رہو۔ ان مشکلات میں ثابت قدم رہنا بڑی ہمت اور عزم کا کام ہے۔
 اور لوگوں سے تکبر کی بنا پر بے رنجی مت کرو اور نہ زمین میں اکر کر چلو۔
 اللہ کسی خود پسند اور شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی رفتار و گفتار
 میں ہمیشہ اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو۔ نرم اور ملائم آواز میں بات
 کیا کرو، کیونکہ سب آوازوں سے زیادہ بڑی آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے

(۲۸) = وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهُ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَ
 فِضْلُهُ فِيْ عَاصِيْنَ اِنْ اَشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَى الْمَصِيْرِ (۲۹) وَاِنْ
 جَاهَدَكَ عَلٰٓى اَنْ تَشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَدِّقْ
 فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَاَتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنْابَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِلَىٰ مَرْجِعٍ

فَأَنْذِرْكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۵۱) (پ - ۳۱: ۱۵/۱۴)

(ترجمہ) = ہم نے انسان کو اس کے والدین کا حق پہنچانے کے لئے تاکید کی احکام دیئے ہیں کہ ان سے حسن سلوک سے پیش آؤ، کیونکہ اس کی ماں نے اسے ایسی حالت میں شکم میں رکھا کہ وہ خود کمزور سے کمزور تر ہوتی گئی۔ پھر دو سال اسے دودھ پلاتی رہی (بنابریں انسان) جہاں ہماری رحمت و مہربانیوں کا رہین منت ہے۔ وہاں اس کی نشوونما میں اس کے والدین کا بھی کم حصہ نہیں۔ فلہذا اسے میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر گزار ہونا چاہئے (آخر کار) تم کو میری ہی طرف پلٹنا ہے۔ البتہ اگر وہ تم پر زور ڈالیں جس سے کہ تم شرک کے مرتکب ہو سکتے ہو (اور اللہ کے سوا کسی اور کو کار ساز بناؤ) تو ان کی بات نہ ماننا (ان کا ایسا کہنا ناواقفیت پر مبنی ہے۔ کائنات میں کوئی ایسی ہستی نہیں جو خدا کی شریک ہو سکے) تم ان سے دستور کے مطابق معاملات رکھو۔ اور ان سے ٹھیک اور بھلائی سے پیش آتے رہو۔ اور اتباع ان لوگوں کے راستہ کی کرو جن کا ہر قدم میری طرف اٹھتا ہے۔ تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور تم اپنے ہر عمل کے لئے میرے سامنے جواب دہ ہو گا۔ میں تم پر ظاہر کر دوں گا کہ تم کس طرح کا عمل کرتے رہے۔

(۲۹) = وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا طَحَمَلَتْهُ أُمُّهُ كَرْهًا وَوَضَعَتْهُ كَرْهًا ط وَحَمَلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ط حَتَّىٰ إِذَا

بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَدْزِنِّي لَأَشْكُرَ

لِنِعْمَتِكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا

تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ط إِنِّي نَبَتْ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ

الْمُسْلِمِينَ (۱۵) (پ - ۲۶: ۱۵)

(ترجمہ) = اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے
 (بالخصوص ماں باپ کی خدمت سے غافل نہ ہو) اس کی ماں نے حمل اور پھر
 وضع حمل کی تکلیف کو برداشت کیا۔ حمل اور دودھ چھڑانے تک کا عرصہ
 کم سے کم تیس ماہ میں جا کر مکمل ہوتا ہے۔ (اس تمام مدت میں ماں ہی کی
 محبت و شفقت اس کی پرورش کا باعث بنی) یہاں تک کہ جب انسان
 اپنی پوری جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ
 اے میرے رب تو مجھے اس بات کی توفیق عطا فرما کہ میں تیرے احسان
 کا شکر ادا کر سکوں (یا کرتا رہوں) جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر
 کیا ہے۔ اور (تو مجھے توفیق عطا کر) کہ میں ایسے نیک کام کروں جن سے
 توراہی ہو۔ اور (اے میرے رب) میں اپنی اور ^{اپنی} اولاد کی صحیح تربیت
 کر سکوں۔ جو میرے لئے سچا اور اطمینان کا باعث ہو (اے میرے رب)
 میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمان ہوں (تیرا نام لیوا ہوں
 اور تیرے ہی سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں)۔

③۰ = يَوْفُونَ بِالَّذِينَ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرًّا مِنْ شَطِيرًا (۱)
 وَيَطْعَمُونَ الطَّعَاءَ عَلَىٰ حَبِّهِمْ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا
 إِنَّمَا نَطْعَمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا
 إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (۱) فَوَقَّهَهُ اللَّهُ
 شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهَهُمْ لُصْرًا وَسُرُورًا (۱) (پ: ۲۹-۳۰: ۱۱)

(ترجمہ) = یہ لوگ وہ ہیں کہ جو کام اللہ نے ان پر واجب نہیں کئے پھر بھی اپنے
 ذمہ لے کر برضا و رغبت خیر اور بھلائی کے کام سرانجام دیتے رہتے ہیں۔
 اور ایسے دن کے آجانے سے ڈرتے رہتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ۲۱۔



تو اس دن کی مصیبت اور فساد ہر طرف پھیل جائے گا۔ اور جو لوگ کام کاج کے قابل نہ رہیں یا یتیم جو بے یار و مددگار ہوں یا پھر کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہوں، انہیں مال کی محبت کے باوجود سامانِ رزق پہنچاتے ہیں (اور ساتھ ہی نا سے کہتے ہیں کہ) ہم صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر تم کو رزق بہم پہنچا رہے ہیں کہ تم تم سے نہ تو بدلہ کے متمنی ہیں۔ اور نہ یہ چاہتے یہ کہ تم ہماری شکر گزار بن جاؤ۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے متعلق خوف ہے جس دن زندگی کی شادیاں جھلس کر رہ جائیں گی۔ اور چہروں پر مایوسی چھا جائے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کی مصیبت سے بچائے گا۔ اور انہیں تازگی اور سرور بخشنے گا۔

(۳۱) = وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ (۳۲) وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ج وَمَا يُلْقُهَا إِلَّا ذُرِّيٌّ عَظِيمٌ (۳۵) وَإِنَّمَا يَنْزِعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ مِّنَّا سَتَعِدُّ بِاللَّهِ طَائِفَةٌ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۳۶)

(۳۱ - ۳۲ : ۳۲ تا ۳۶) -

(ترجمہ) = اور خوبصورت اور بھلائی کے کام، اور ایسے کام جن سے برائی پھیلے یا ایسے کام جن سے انسان کی شخصیت مجروح ہو، برابر نہیں ہو سکتے۔ تم برائی کو ایسی بھلائی سے دفع کرو جو بہترین ہو (جو تم سے برا سلوک کرے، تم اسے معاف کر دو۔ اور پھر اس کے ساتھ احسان کرو۔ تم دیکھو گے کہ وہ عداوت رکھنے والا گرم چوش دوست بن جائے گا۔ (۲) لیکن یہ بڑا مشکل شرط ہے۔ البتہ مستقل مزاج

اور جذبات پر قابو رکھنے والا اس پر عمل کر سکتا ہے۔ اور یہ مقام بڑے نصیب والے کو حاصل ہوتا ہے۔ (۳) اگر تم شیطان یعنی (سرکش قوتوں) سے اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اللہ ہی ہر بات سننے اور جاننے والا ہے۔

(۳۲) = إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (پ-۲: ۲۲۲)
(ترجمہ) = بے شک اللہ توبہ کرنے اور اس کے احکام کی پابندی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور پاک رہنے والوں کو بھی پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔

(۳۳) = إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا عِظَمَ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَادَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (پ-۴: ۵۸/۵۹)
(ترجمہ) = (۱) (مسلمانوں) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم انہیں (یعنی عظیم ذمہ داریوں) انہی کے سپرد کرو جو اس کے اہل ہوں (یعنی نااہلوں کے سپرد نہ کرو) جب لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ ہونا چاہیے اس کے لئے ذمہ داری کے منصب ایسے لوگوں کے سپرد کرنی چاہیے جو نااہل کم ظرف بد اخلاق۔ بدیانت اور بدکار ہرگز نہ ہوں۔ ورنہ معاشرے کی ساری مشنری تباہ و برباد ہو جائے گی۔ یہی اللہ کا قانون ہے، اللہ کی یہی یہ نصیحت اور اہم بات ہے جو تمہیں تبتلائی جاری ہے اور اللہ سب کچھ سُنتا اور دیکھتا ہے۔

(۲) = اے جماعتِ مومنین اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور ان کی بھی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو! (یعنی مرکزی حکومت کی طرف رجوع کرو) ماتحت افسران کے فیصلوں کے خلاف مرکزی اتھارٹی سے اپیل کی جائے گی۔ جو اس معاملہ میں قانونِ اعلیٰ کے مطابق فیصلہ دے گی "اگر تم واقعی اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہو تو یہی صحیح طریق کار ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی بہت بہتر ہے۔ (۴۲: ۱۰ دیکھیں)۔

(۳۲) = اِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ عَنِ الدِّينِ اٰمَنُوْا طِيْنَ اللّٰهِ لَا يَحِبُّ كُلُّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ (۳۸) (پک - ۲۲: ۳۸)۔

(ترجمہ) = یقیناً اللہ مومنوں سے (دشمنوں کو) ہٹاتا رہتا ہے۔ اور بے شک اللہ کسی خیانت کار اور دغا باز ناشکرے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۳۵) = اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ (۲۸) (پک - ۲۸: ۲۸)۔

(ترجمہ) = بے شک اللہ سرکشی اختیار کرنے والے اور بھوٹے دعوے کرنے والے کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

(۳۶) = وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۴) (پک - ۴: ۱۸۸)۔

(ترجمہ) = تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ اور نہ اس مال (رشوت کے ذریعہ حاکموں تک پہنچاؤ) تاکہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناروا طریقہ سے کھا جاؤ۔ حالانکہ اس غلط طریق کار کا تمہیں علم ہے۔

(۳۷) = اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَجُنُوْدِ
 اللّٰهِ نِيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ السَّيِّئَةُ
 هُمْ وَاَيْدِيُهُمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَحْمِلُوْنَ (۲۲) يَوْمَئِذٍ
 يُوْفِيهِمُ اللّٰهُ دِيْنََهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
 الْمُبِيْنُ (۲۵) الْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ
 وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ
 مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۗ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (۲۶) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ
 اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بِيُوْتًا غَيْرِ بِيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْذِنُوْا وَاَسْلَمُوْا
 عَلٰٓى اَهْلِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۲۷) فَاِنْ لَمْ
 تَجِدُوْا فِيْهَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۗ وَاِنْ قِيْلَ
 لَكُمْ اَرْجِعُوْا فَاَرْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
 عَلِيْمٌ (۲۸) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بِيُوْتًا غَيْرِ مَسْكُوْنَةٍ
 فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ (۲۹)
 قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لِيُغْضُوْا مِنْ الْبَصَارِ هِمٌّ وَيَحْفَظُوْا اَفْرُوْجَهُمْ ۗ
 ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (۳۰) وَقُلْ
 لِّلْمُؤْمِنَاتِ لِيُغْضَضْنَ مِنَ الْبَصَارِ هِنٌّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
 وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۗ وَلَا يَضْرِبْنَ بِجُمُرِهِنَّ
 عُلَاقِيُوْبَهُنَّ ۗ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
 اَبۡاۡئِهِنَّ اَوْ لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبۡنَائِهِنَّ اَوْ اَبۡنَاتِهِنَّ اَوْ لِاٰخُوۡاَتِهِنَّ
 اَوْ لِبَنۡىِۥٓ اٰخُوۡاَتِهِنَّ اَوْ لِاٰخُوۡاَتِهِنَّ اَوْ لِنِسَائِهِنَّ اَوْ مَا
 مَلَكَتْ اِيۡمَانُهُنَّ ۗ وَالتَّبَعِيْنَ غَيۡرِ اُولٰٓئِكَ اَرۡبَابٌۭ مِّنْ

الرِّجَالِ وَالطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ
 وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتَوَلَّوْا
 إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۱) وَأَنْكِحُوا
 الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَأَمَّا تَطَارُتُ
 يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلَيْهِ (۳۲)
 وَلَيْسَتَّخْفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ
 فَضْلِهِ وَالَّذِينَ يُبْتَغُونَ الْكَنِيبَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
 فَكَاتَبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ
 اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۖ وَلَا تَكْرَهُوا فَتَيْبَتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ
 أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ
 يُكْرَهُهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ الْكُرْهُهُنَّ عَفْوٌ رَّحِيمٌ (۳۳)
 وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبِينَاتٍ وَمَثَلًا لِّلَّذِينَ خَلَوْا
 مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ (۳۴) (۱-۲۳ تا ۳۴)

(ترجمہ) (۱) جو لوگ ایسی پاکدامن اور عقیقہ عورتوں کے خلاف جو بدکاری کے نام سے
 نا آشنا ہوں ہمت تراشیں اور بہتان باندھیں ان پر دنیا میں لعنت،
 یعنی زندگی کی شادابیوں اور خوشگوار یوں سے محروم کر دینا، اور آخرت
 میں سزا دینا کی سزا کے علاوہ ہے۔

(۲) - وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جب کہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے ہاتھ
 پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔

(۳) - اس دن ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور وہ اس
 اس بات کو اچھی طرح جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کا قانون

مکافات ایک حقیقتِ ثابتہ ہے۔

(۴)۔ گندی باتیں گندے لوگ ہی پسند کرتے ہیں۔ ذلیل اور خبیث لوگ ہی گندگی کے شیدائی ہوتے ہیں۔ اور گندی باتوں کو شہرت دیتے ہیں۔ اچھی اور طیب باتیں ہمیشہ شریف اور بھلے لوگوں سے ہی ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ شریف لوگوں سے ہمیشہ شریفانہ باتیں سرزد ہوتی ہیں کیونکہ وہ پسند ہی انہیں کرتے ہیں۔ اور منافق یا مفتری جس طرح کی باتیں بناتے ہیں، یہ بھلے اور اچھے لوگ ان گندی باتوں سے پاک اور بری ہیں۔ ان کے لئے اللہ کے یہاں) مغفرت ہے اور دنیا میں) رزق کریم ہے۔

(۵)۔ اے جماعتِ مومنین جب تم اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے ہاں جاؤ تو پہلے ان سے اجازت طلب کرو۔ اور جب وہ اجازت دے دیں تو پھر تم اندر جاؤ۔ اور تمام اہل خانہ کو سلامتی کی دعائیں دو اور نیک آرزوئیں لے کر جاؤ۔ ان اصولوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔

(۶)۔ پھر تم دیکھو کہ اس گھر میں کوئی نہیں تب بھی اس گھر میں نہ جاؤ۔ کوئی صورت بھی ہو کسی کے گھر بغیر اجازت داخل نہ ہونا۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ آپ اس وقت واپس تشریف لے جائیں تو (دل میں گرائی لئے بغیر) واپس ہو جاؤ یہ تمہارے لئے پاکیزہ بات ہے۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

(۷)۔ البتہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ ایسے گھروں میں (بلا اجازت داخل ہو سکتے ہو جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہو۔ اور جن میں تمہارے فائدہ کی کوئی چیز (سامان وغیرہ) رکھا ہو۔ جو تم ظاہر کرتے ہو یا جو کچھ تم چھپاتے ہو، اللہ اسے) خوب جانتا ہے۔

۸) - نبی مومن مردوں سے کہدو! کہ وہ اپنی لگا ہوں نیچی رکھیں (آوارہ اور بے باک نہ ہونے دو) اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر دو یہ بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ جس طرح کہ وہ کام کرے، اللہ ن سے باخبر ہے

(۹) - اور مومن عورتوں کو بھی مطلع کر دو کہ (وہ) اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کریں۔ اور زینت و آرائش ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس حصہ جسم کے جو عادتاً اور طبعاً کھلا رہتا ہے۔ اور اپنے گریبانوں اور سینوں پر اپنی اور ٹھنیوں کے آچل ڈالے رہیں۔ اور اپنی زیب و زینت (ناخرموں) پر ظاہر نہ کریں۔ البتہ اپنے شوہر، باپ، شوہر کے والد، اپنے بیٹے، شوہر کی اولاد، بھائیوں کی اولاد، بہنوں کی اولاد۔ اپنے میل جول کی عورتیں جو جانی پہچانی ہوں۔ (وہ غلام لونڈیاں جو اسلامی معاشرتی قوانین کے مطابق پہلے سے ہیں) اور وہ زیر دست مرد جو جنسی جذبات نہ رکھتے ہوں یا ایسے بچے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے نا آشنا ہوں۔ (یعنی جن میں ابھی صنغی احساسات بیدار نہ ہوئے ہوں۔ ان کے سامنے زینت کی چیزیں ظاہر کرنے میں خاص پابندی نہیں (علاوہ اس کے) وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں۔ اس لئے کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنین! تم سب اللہ کی طرف لوٹ آؤ یعنی اس کے قوانین کے پابند ہو جاؤ۔ تاکہ تمہیں کامرانی و کامیابی نصیب ہو۔

(۱۰) - تم میں سے جن مردوں یا عورتوں کے نکاح نہیں ہوئے خواہ کنوارے ہوں یا بیوہ ہوں مناسب صلاحیت رکھتے ہوں ان کے نکاح کا بھی بند و بست کی جائے اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا (حالات تو بدلتے رہتے ہیں) اللہ بڑی وسعت والا اور ہر ایک کے حالات کا علم رکھتا ہے۔

(۱۱)۔ اور جو نکاح کرنے کی وسعت نہیں رکھتے یا انہیں نکاح کے موافق نہیں ملتے تو انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔ اور تمہارے مملوک جو اپنی آزادی کے لئے تم سے تحریری سند لینا چاہیں تو انہیں آزادی کا پروانہ دے دینا چاہیے۔ بشرطیکہ تمہیں معلوم ہو کہ وہ اپنی بہبود کا خود خیال رکھ سکتے ہیں۔ اور انہیں بھیک نہ مانگنا پڑے۔ اس مقصد کے لئے اس مال میں سے جو اللہ نے تمہیں دے رکھا ہے۔ انہیں بھی کچھ دے دیا کرو۔ اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو انہیں اپنے دنیوی مفاد کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا تو اس جبر کے بعد اللہ ان مجبوروں کے لئے مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۱۲)۔ ہم نے تمہاری طرف بنائیت واضح احکام نازل کر دیئے ہیں۔ اور ان قوموں کی عبرت ناک مثالیں بھی (کہ احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ کیسا ہوتا ہے) بیان کر چکے ہیں۔ یہ وہ قومیں تھیں جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ لہذا جو تباہی سے بچنا چاہیں ان کے لئے یہ ہدایات ہیں۔

وعظ کے معنی ہیں۔ ایسی زجر تو بیخ جس میں خوف کی آمیزش ہو۔ اور اس طرح تذکرہ کرنا جس سے دل میں رقت پیدا ہو (مفرداتِ راغب)

الاکامی کے معنی ہیں جو تم میں مجرد ہوں (خواہ عورتیں ہوں یا مرد غیر شادی شدہ ہوں یا زندہ و مرد یا بیوہ عورتیں۔ اس میں سب داخل ہیں) ابن فارس بحوالہ لغات القرآن، یہ لفظ جمع ہے۔ ایتم کی اور الیم ہر اس مرد کو کہتے ہیں جس کی کوئی بیوی نہ ہو اور ہر اس شوہر کو جس کا کوئی شوہر نہ ہو (تفہیم القرآن مودودی صاحب)۔

(۳۸) = وَلَا تَطْعُ كُلَّ حَلَاوٍ مَّهِينٍ (۱۰) هَمَّا زِمَّ شَاءِمْ بِرَيْمِمْ (۱۱)
 مَنَّا عِ لِّلْخَيْرِ مَعْتِدِ اَثِيمِمْ (۱۲) عُمَّلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمِمْ (۱۳)
 اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِيْنٍ (۱۴) اِذَا تُلَّ عَلَيْهِ اَيْتْنَا قَالَ
 اَسَاطِيْرُۙ اَوْ لِيْنِ (۱۵) (پ - ۲۹ - ۶۸ تا ۱۰۵)

(ترجمہ) = تم قسمیں کھانے والے جھوٹے پست ذہنیت کے مالک شخص کی باتوں میں نہ آجانا۔ جو لوگوں کو طعنہ دیتا اور چغلی کھاتا رہتا ہے۔ جو بھلائی کے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے۔ حد سے بڑھا ہوا بدکار ہے۔ جو بد زبان ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ دراپہیں خصلتوں کے باعث بدنام ہے۔ یہ گھمنڈ اس لئے ہے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے اور کہانیاں ہیں۔

(۳۹) = لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَن ظَلَمَ
 وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا (۱۲۸) اِنْ تَبَدَّلَ خَيْرًا اَوْ خَفُوْهُ اَوْ لَعَنُوْا عَنْ سُوْءِ
 فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا (۱۲۹) (پ - ۲ - ۱۲۸/۱۲۹)

(ترجمہ) = اللہ کو یہ بات پسند نہیں کہ کسی کی برائیاں اچھالتے پھرو۔ ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو۔ (ظالم کے ظلم کا اظہار کر سکتے ہو) وہ سب کچھ سنتے اور جاننے والا ہے۔ تم ظاہری طور پر بھلائی کرو یا چھپا کر کرو۔ یا پھر برائی سے درگزر کرو۔ تو تمہارے لئے نیکی و احسان کا اجر اللہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے۔ اور درگزر کرنے والا بھی ہے۔

(۴۰) = اِنِّسَاءَ النَّبِيِّ كَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النَّسَاءِ اِنَّ الْقَيُّوْمَ
 فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ

قَوْلًا مَعْرُوفًا (۳۲) وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ التَّجَاهِلِيَّةَ
 الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ
 الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (۳۳) وَأذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي
 بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا
 خَبِيرًا (۳۴) إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَ
 الْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ
 وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ وَ
 الْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَ
 الْمُحْفَظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا
 وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (۳۵)
 وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا
 أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا (۳۶) (پ - ۳۳ - ۳۲ تا ۳۶)

(ترجمہ) = اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو (اس لئے کہ تمہارے
 طور طریقوں کا اثر معاشرے پر پڑے گا) اگر کسی غیر محرم سے بات کرنی ہو تو
 اپنی آواز میں نرمی اور لوتج نہ پیدا ہونے دو (کیوں کہ) دل کی بیماری میں
 مبتلا شخص لالچ میں پڑ جائے گا۔ اس لئے لوگوں سے صاف اور سیدھی
 بات کیا کرو۔

(۲) - اور اپنے گھروں میں سنجیدگی اور وقار سے رہو۔ اور سابق دورِ جاہلیت
 کی طرح اپنی زینت کی نمائش نہ کرتی پھرو۔ اور تم صلوٰۃ (نماز) کو قائم کرو۔

اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔
اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت نبی تم سے گندگی اور ہرانی دور کر کے ایسا
پاکیزہ بنا دے، جو پاکیزگی کا حق ہے۔

(۳) = یاد رکھو! اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں
تلاوت کی جاتی ہیں۔ (ان کو عملی جامہ پہنانا اور ان کی نشر و اشاعت کا
بوجھ بھی تم پر ہے۔ بلا شک و شبہ اللہ بڑا باریک بین اور ہر بات سے
خبردار ہے۔

(۴)۔ مسلمان مرد و مسلمان عورتیں (جنہوں نے قوانینِ خداوندی
کو قبول کر لیا ہے۔ مومن مرد مومن عورتیں جو اس دستور العمل کی صداقتوں
پر دل کی گہرائیوں سے یقین رکھتے ہیں) اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں
اور سچ کر دکھانے والے مرد اور عورتیں۔ مشکلات و مصائب کے
مقابلے میں ثابت قدم رہنے والے مرد اور عورتیں۔ جھک جانے والے
مرد اور عورتیں۔ صدقہ دینے والے یعنی اللہ کی راہ میں کھلے دل سے اپنے
مال خرچ کرنے والے مرد اور عورتیں۔ صائم (اپنے آپ کو غلط راستوں
سے روک لینے والے) مرد و عورتیں اور اپنی عصمت و عفت کی
حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور قوانینِ الہی کو ہر وقت سامنے
رکھنے والے مرد اور عورتیں یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے اللہ نے حفاظت
اور سعی و عمل کا اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

۱۱ الصَّوْمُ کے اصل معنی کسی کام سے روک جانا اور باز رہنے کے ہیں،
خواہ اس کا تعلق کھانے پینے سے یا چلنے پھرنے یا گفتگو کرنے سے ہو
(مفردات القرآن امام راغب)

(۵) = اللہ اور اس کا رسول جب کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کر دے تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ بلکہ بطیب خاطر انہیں اس فیصلہ کا پابند رہنا ہوگا۔ پھر جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ غلط راستہ پر پڑ جائے گا۔ اور وہ راستہ تباہی کا ہوگا۔

(۴۱) = وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَاعِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۱۸۹) وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (۱۹۰) (پ - ۲: ۱۸۹/۱۹۰)

(ترجمہ) = یہ کوئی نیکی یا بھلائی کا کام نہیں ہے (بلکہ یہ تو ہم پرستی ہے کہ تم اپنے گھروں میں پھوپھوڑے کی طرف سے داخل ہوتے ہو۔ نیکی تو اصل میں یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے (یعنی اللہ کی نافرمانیوں سے بچا جائے۔ لہذا تم اپنے گھروں میں دروازوں ہی سے داخل ہوا کرو۔ اللہ کے احکام کی پابندی کرو۔ یہی فلاح و کامرانی کا ذریعہ ہے۔ اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرنا اور قانون کی حد سے آگے نہ بڑھنا۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۴۲) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا أَيْرُوحَ اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۱۱) (پ - ۵۸: ۱۱) -

(ترجمہ) = اے جماعت مومنین! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھو



تو ایک دوسرے سے الگ ہو کر بیٹھ جایا۔ اللہ تمہارے لئے کشادگی کی رہیں
کھول دے گا۔ اور جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس برخواست ہوتی ہے تو تم
اٹھ جایا کرو۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن نتائج کے اعتبار سے بہت
اہم ہیں۔ جو لوگ دل سے ان باتوں کو صحیح مانتے ہیں اور ان کی حکمت کا علم
رکھتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔ اولہ
اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

(۳۳) = یٰۤاٰدَمُ خُذْ زِينَتَكَ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلْ وَاشْرَبْ
وَلَا تُسْرِفْ ۗ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (۱۱۳) قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ
اللّٰهِ الَّتِيْ اُخْرِجَ لِعِبَادِهِۦ مِنَ الذَّرِّۙقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ كَذٰلِكَ نَفِصَلُ
الْآٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ (۱۱۴) قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَآيَ الْفَوَاحِشِ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۗ وَالْاِثْمُ وَالْبَغْيُ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ اِنَّ تَشْرِكًا
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۗ اِنْ تَقُوْا لَوْ اَعْلٰی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
(پ - ۷ : ۳۱ تا ۳۳)۔

(ترجمہ) = اے بنی آدم! اپنی عبادت کے لئے زیب و زینت سے آراستہ ہو کر آؤ
(لیکن ناشائستگی کا اظہار نہ ہونا چاہیے۔ کھاؤ پیو لیکن بے جا خرچ نہ کرو۔
بلکہ ان حدود کا خیال رکھو جو اللہ نے مقرر فرمائی ہیں۔ حد سے تجاوز یا
حدود شکنی اللہ کے نزدیک ناپسند ہے۔

اے رسول ان سے کہو کہ وہ کون ہے جن نے اللہ کی دی ہوئی زیب و زینت
کی چیزوں کو اور خوشگوار اشیاء کو رو رو نوش کو حرام ٹھہرایا ہے، جنہیں اللہ
نے اپنے بندوں کے استعمال کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ نعمتیں اس دنیا کی زندگی

ہیں مومنین (اور دوسروں) کے لئے یکساں طور پر کھلی ہیں (جس کا بھی چاہئے
اپنی محنت سے حاصل کر سکتا ہے) اور قیامت کے دن تو خالصتاً
انہی مومنین کے لئے ہوں گی۔ اس طرح ہم علم و بصیرت سے کام لینے
والوں کے لئے اپنے قوانین و ضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ انہیں تبار و
کہ میرے رب نے جو کچھ حرام ٹھہرایا ہے وہ یہ ہے کہ :-

- (۱)۔ بے حیائی کی باتیں جو کھلے طور پر کی جائیں اور چھپا کر کی جائیں۔
(۲)۔ گناہ کی باتیں۔ (۳) ناحق زیادتی۔ (۴) یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
ٹھہراد، جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری۔ (۵) اور یہ کہ خدا کے
نام سے ایسی بات کہو جس کے لئے تمہارے پاس کوئی علم نہیں، یہ
سب حرام ہیں۔ (آزاد)

(۲۵) = کُلُوا ثَمَرَةً إِذَا اَثْمَرُوا وَاتُوا حَقَّ يَوْمِ حَصَادِهِمْ وَلَا تَسْرِفُوا
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (۴۱) (پ - ۶: ۱۲۱)۔

(ترجمہ) = جب یہ درخت ثمر بار ہوں تو ان کے پھل شوق سے کھاؤ اور اس میں سے
"اللہ کا حق" بھی ادا کر دیا کرو۔ اور اسراف سے بچو! بے شک اللہ تعالیٰ
مسرین کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۶) = وَبِئْسَ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمُزَةٍ ۗ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ (۷)
(پ - ۱۰۴: ۲)۔

(ترجمہ) = ہر اس شخص کے لئے تباہی و بربادی ہے جو دوسروں کی تحقیق و تذلیل
کرتا رہتا ہے۔ اور انگلیاں اٹھانا اور آنکھ سے اشارے کرتا اور پیچھے
پیچھے برائیاں کرتا رہتا ہے۔ لگائی بھجالی اس کا کام ہے (اس لئے کہ
اسے مال کا غور ہے)۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا اس

کے لئے بھی تباہی و بربادی ہے۔

(۴۷) = وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ فَابَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۳۴) يَوْمَ رِحْمَىٰ عَلَيْهَا

فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتَكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَأُخْرَىٰ

هُمْ طَهْرًا مَّا كُنْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُقُوا مَّا كُنْتُمْ

تَكْنِزُونَ (۳۵) (پ۔ ۹: ۳۴/۳۵)۔

(ترجمہ) = اور جو لوگ سونا چاندی کے ذخائر جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں

خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔

دردناک عذاب کا وہ دن (جبکہ ان کا جمع کیا ہوا) سونے چاندی کا

ڈھیر دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کے ماتھے، ان کے

پہلو، ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی اور پھر ان سے کہا جائے گا: یہ خزانے

تم نے اپنی جانوں کے لئے اکٹھے کئے تھے۔ اب ذرا اکٹھا کرنے کا مزہ چکھو



۱۵ = فی سبیل اللہ خرچ کرنا

(۴۸) = اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْحَمِلِينَ عَلَيْهَا
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغُرْمِينَ وَفِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ط قَرِيبَةُ مَنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۶۰)
(ترجمہ) = صدقات (یعنی وہ مال جسے مملکت رفاہ عامہ کے لئے صرف کرتی ہے۔

مندرجہ ذیل لوگوں کا حق ہے) :-

(۱) - فقراء (جو اپنی نشوونما کے لئے دوسروں کے محتاج ہوں، یعنی کسی وجہ سے خود کمانے کے قابل نہ ہوں)

(۲) - مساکین (جن کا چلتا ہوا کاروبار یا پھر نقل و حرکت رک گئی ہو)۔

(۳) - جو لوگ صدقات کی وصولی پر مامور ہوں (وصول شدہ مال کی حفاظت کرنے اور حساب کتاب رکھنے پر مقرر ہوں) ان کی تنخواہ۔

(۴) - جن کی تالیف قلوب مقصود ہو (معاشی رکاوٹیں راستے میں حائل ہوں یا نئے نئے اسلام لانے والوں کے دل موہ لینے کے لئے مال خرچ کرنا ضروری ہے)

(۵) - جو لوگ محکومی اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں انہیں آزادی دلانے کے لئے۔

(۶) - ایسے لوگ جو دشمن کے تاوان یا قرض کے بوجھ کے نیچے دب گئے ہوں جس کا ادا کرنا ان کے بس کی بات نہ ہو۔

(۷) - راہِ خدا میں (قومی کاموں میں) جہاد فی سبیل اللہ۔ کفر کو مٹانے اور نظامِ خداوندی کو قائم کرنا۔

(۸)۔ اور مسافروں کے لئے آرام و آسائش کا انتظام یہ سب اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ضوابط ہیں، جو کہ علم و حکمت پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۴۹) = وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّمَلُّكِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (پ - ۲: ۱۹۵)

(ترجمہ) = اللہ کی راہ یعنی اس کے نظام کو قائم کرنے کی کوشش میں مال خرچ کرو اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اگر اپنے ذاتی مفاد کو غریزہ رکھو گے تو برباد ہو جاؤ گے، احسان کا طریقہ اختیار کرو، بیشک اللہ ایسے محسنین کو پسند فرماتا ہے۔

(۵۰) = الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مِمَّا أَنْفَقُوا مَتًّا وَلَا أَذًى، لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (پ - ۲: ۲۶۲)

(ترجمہ) = جو لوگ فی سبیل اللہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور اس کے بعد نہ (وہ) احسان جتاتے ہیں نہ ایذا پہنچاتے ہیں، اللہ ہی کے پاس ان کی سخاوت کا اجر ہے۔ ان کے لئے نہ تو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ جزن و ملال ہوگا

(۵۱) = لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْمَخَافَةَ وَمَا تَنْفَقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (۲۴۳) الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (پ - ۲: ۲۴۳)

(ترجمہ) (۱) خیرات ان ضرورت مندوں کا حق ہے جو اللہ کے کام میں محصور (رُوک لئے گئے) ہیں اور اپنی کسبِ معاش کے لئے زمین میں کوئی دُور دھوپ نہیں کر سکتے۔ ان کی خود داری دیکھ کر ناواقف شخص، گمان کرتا ہے کہ یہ خوشحال ہیں تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی کیفیت پہچان سکتے ہو۔ مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ سچے پُر کر (پیشہ ور گداگروں کی طرح) مانگنے لگیں۔ ان کی اعانت اور مدد میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے اس کا اللہ پورا پورا علم ہے۔ جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ اور انہیں نہ (عذاب کا خوف ہوگا اور نہ) محرومی کی غمگینی۔

(۵۲) = وَإِذَا حِيلْتُمْ بِالْحَيَاةِ فاحيوا باحسن منها أو ردوها
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عَسِيبًا (پ - ۲: ۸۶)۔

(ترجمہ) = اور جب تم کو کوئی زندگی کی دعا دے۔ یعنی سلام علیکم کہے تو تم بھی اسے بہتر طریقے سے سلامی کی دعا دو۔ یا کم از کم انہیں الفاظ کو لوٹا دو۔ (جو تمہارے ساتھ احترام کا برتاؤ کرے تم بھی اس کے ساتھ بہتر احترام سے پیش آؤ) اللہ ہر شے کا حساب لینے والا ہے۔

(۵۳) = قَالَ سَلِّمْ عَلَيْكَ ج سَأَسْتَخْفِرُكَ لَكَ رَبِّي ط إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا (پ - ۱۶ - ۱۹: ۲۷)۔

(ترجمہ) = (حضرت ابراہیمؑ نے) فرمایا: آپ پر سلامتی ہو۔ اب میں آپ کے لئے اپنے رب سے بخشش کی دعا کروں گا۔ بلاشبہ وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔

(۵۴) = وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

(ترجمہ) = اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے

ہیں ان سے کہا کرو سلامٌ علیکم (تم پر سلامتی ہے)۔ (پ - ۶: ۵۴)

(۵۵) = يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ أَسْلَمَ لَسْتَ

مُؤْمِنًا ۚ (پ - ۴: ۹۴)۔

(ترجمہ) = اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو دوست

دشمن میں تمیز کرو اور جو تمہیں سلام علیکم کہے اسے یہ نہ کہو کہ تم مؤمن

نہیں ہو۔

(۵۶) = وَإِذَا سَمِعُوا لِلْغَوَا عَرْضُوا عَنْهُ وَقَالُوا إِنَّا عَمَلْنَا

وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ذَسَلَّمْ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝ (پ - ۲۸: ۵۵)

(ترجمہ) = اور جب یہ لوگ کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اسے ٹال جاتے ہیں اور

کہتے ہیں ہم کو ہمارے اعمال اور تم کو تمہارے اعمال (جیسے کوئی کرے

گا ویسے پائے گا)۔ تم سلامت رہو۔ ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

(۵۷) = وَقَالَ لَهُمْ خُزَنَةُ مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا

خَالِدِينَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ (پ - ۳۹: ۴۳)

(ترجمہ) = اور اس جنت کے متکلمین ان سے کہیں گے کہ سلام علیکم طبتم یعنی تمہارے

لئے سلامتی ہے۔ خوش رہو۔ اب تم ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل

ہو جاؤ۔ اور جنتی کہیں گے۔ "الحمد للہ"۔

(۵۸) = وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِآيَاتِنَا وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ

اٰمَنُوۡا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ (۱۰) (پ - ۲۸ - ۱۰: ۵۹)۔

(ترجمہ) = اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب ہماری مغفرت

کر اور ہمارے بھائیوں کو بھی (بخش دے) جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ (نفرت اور حسد)

نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب بے شک تو بڑا ہی شفیق و مہربان ہے۔

(۵۹) = اِنَّ الْمُتَّقِيۡنَ فِيۡ جَنٰتٍ وَعِيۡوُنٍ (۲۵) اُدْخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ

اٰمِنِيۡنَ (۲۶) وَنَزَعْنَا مَا فِيۡ صُدُوۡرِهِم مِّنۡ غَلٍ اِخْوَانًا

عَلٰۤی سُرُرٍ مُّتَّقَبِلِيۡنَ (۲۷) (پ - ۱۵: ۲۵ تا ۲۷)۔

(ترجمہ) = بے شک اس دن پر ہیزگار جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

(ان سے کہا جائے گا) تم ان میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ (تم پر

اللہ کی رحمت و سلامتی ہے) اور ہم ان کے سینوں میں جو کدورت

یا کینہ ہو گا اس کو بھی نکال دیں گے (تاکہ ان کے دل صاف ہو جائیں پھر

وہ) بھائی بھائی ہو کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

(۶۰) = يَاۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا الْيٰهٰوۡدَ وَالنَّصٰرَى

اَوْلِيَاۡءَ ۗ بَعْضُهُمۡ اَوْلِيَاۡءُ بَعْضٍ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّ

فَاِنَّ مِنْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيۡنَ (۵۱)

(پ - ۵: ۵۱)۔

(ترجمہ) = اے جماعتِ مؤمنین یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست اور کارساز

نہ بنانا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں۔

لیکن (یہ) تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔ اور اگر تم میں سے کوئی انہیں

اپنا رفیق اور مددگار بنائے گا تو اس کا شمار بھی انہیں میں ہو گا۔ اس لئے



باب ۵

منکرین قرآن کا طرز عمل اور اس کے نتائج

- ①۔ جھوٹا پروپیگنڈہ۔
- ②۔ قرآن مجید سے خود رُکنا اور دوسروں کو رُکنا۔
- ③۔ نفسانی خواہشات کو الہ بنانا۔
- ④۔ بد قماش لوگ۔
- ⑤۔ معاشی حالت۔

(۱) = جھوٹا پروپیگنڈہ

(۱) = نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ اِذْ يَسْتَمِعُونَ اِلَيْكَ وَ
اِذْ هُمْ مُخَوِّفُونَ اِذْ يَقُولُ الظّٰلِمُونَ اِنْ تَتَّبِعُونَ اِلَّا رِجَالًا
مَّسْحُورًا (۴۷) اَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا
يَسْتَطِيعُونَ سَبِيْلًا (۲۸) (پ - ۱۷: ۴۸)۔

(ترجمہ) = جب یہ لوگ ہماری طرف کان لگاتے ہیں تو جو کچھ انہیں سنا ہوتا ہے
اسے ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور جب یہ ظالم باہم سرگوشیاں (اور مشورے)
کرتے ہیں (اور جماعت مؤمنین) سے کہتے ہیں کہ تم ایسے شخص کا اتباع
کرتے ہو۔ جس پر جادو کیا گیا ہے۔ اے پیغمبر! بد بخت تمہارے خلاف
بہتان تراشیاں کرتے ہیں۔ یہ ایسے گمراہ ہیں کہ صحیح راستہ کی طرف آنے
کی استعداد کھو بیٹھے ہیں۔

(۲) = وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ اِذَا دُخِرْنَا وَامِنٌ عِنْدِكَ بَلِيَّتٌ طَائِفَةٌ
مِنْهُمْ غَيْرِ الَّذِي تَقُولُ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّنُونَ ج فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا (۸۱) (پ - ۴: ۸۱)۔

(ترجمہ) = (اے رسول) جب یہ تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارا کام تو
اطاعت ہے۔ لیکن جب تیرے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ان میں سے
ایک گروہ جو کچھ تم نے کہا اس کے خلاف راتوں کو سازشیں کرتا اور باتیں
گھڑتا ہے۔ اللہ ان کی سازشوں کو لکھتا جا رہا ہے۔ تم ان سے اعراض کرو
اور اللہ پر توکل کرو۔ اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی کافی ہے۔

(۳) = يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ
اِذْ يُبَيِّنُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ
مَحِيطًا (۱۰۸) - (پ - ۴: ۱۰۸)۔

(ترجمہ) = یہ لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں۔ مگر اللہ سے مخفی نہیں رکھ سکتے۔ وہ تو بہر حالت میں ان کے ساتھ ہے۔ جب راتوں کو باتیں گھڑتے ہیں۔ جو اللہ کو پسند نہیں اور اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۴) = وَإِذَا جَاءَهُمْ مُّسْرِمِينَ أَمِنُوا الْخَوْفَ إِذَا عَاوَبَهُ
(پے۔ ۴: ۸۳)۔

(ترجمہ) = امن یا خوف کی کوئی بات انہیں مل جاتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں۔
(۵) = وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالنَّوْفِیَّةِ
لَعَلَّكُمْ تَخْلَبُونَ (۲۶) (پے۔ ۲۶: ۲۶)۔

(ترجمہ) = اور کافروں نے کہا قرآن مت سُنو اور پرخوجلاؤ (جب قرآن پڑھا جائے) اس میں گڑبڑ پیدا کرو۔ ممکن ہے اس طرح تم غالب آ جاؤ۔
(۶) = وَإِذَا تُلِّیٰ عَلَيْهِمْ آیٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ
لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ (۲۶) (پے۔ ۲۶: ۲۶)۔

(ترجمہ) = جب ہماری واضح آیات ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ سُن کر منکر کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے (حالانکہ) ان کو حق بات ہی بتلائی جاتی ہے۔

:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :-

۲ = قرآن مجید سے خود رکنا اور دوسروں کو روکنا۔

① = يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيُنُونَ عَنْهُ وَإِنَّ يُهْلِكُونَ إِلَّا
أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (۲۶) (پ - ۶: ۲۵/۲۶)۔

(ترجمہ) = وہ لوگ جن کے دلوں میں کفر بھرا ہے (قرآن سے انکار کرتے ہیں) اور کہتے

ہیں اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ یہ صرف پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ اور اس طرح

یہ لوگ قرآن کی رہنمائی سے بے نصیب رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کے قریب

آنے سے روکتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں مگر ان کو اس کا شعور نہیں ہے۔

② = قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْ عَلَيَّ أَتَقَابُلِينَ
مُسْتَكْبِرِينَ قُلُوبُهُمْ سَمِرًا تَهْتَجُّونَ (۶۷) (پ - ۲۳: ۶۶/۶۷)۔

(ترجمہ) = (جب) میری آیات تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں

پر اٹھے پاؤں بھاگ جاتے تھے۔ تکبر کرتے ہوئے انتہائی سرکشی کے ساتھ

رات کو کہانیاں بناتے اور بے ہودہ بکتے تھے۔

③ = الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَىٰ الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۗ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ (۳)
(پ - ۱۴: ۳)۔

(ترجمہ) = جو لوگ دنیوی زندگی (مفاد عاجلہ) کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں

اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی و شبہات پیدا کرتے

ہیں، یہ لوگ نختم نہ ہونے والی گمراہی میں ہیں۔

(۷) - اتَّخَذُوا أَيْمَانًا نَّهُمْ جُنَّةٌ فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ
 إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۳) ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ
 كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (۳) (پ: ۲۸ - ۶۳: ۳)

(ترجمہ) = انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (جھوٹی باتیں بتاتے ہیں) اس
 لئے یہ اللہ کے راستے کی طرف آنے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ جو کچھ یہ کر رہے
 ہیں، نامناسب اور برا کام ہے۔ ان کی یہ حالت اس لئے بیان کی جا رہی ہے
 کہ یہ لوگ ظاہر تو اپنے آپ کو مؤمن کہتے ہیں۔ پھر موقع پاتے ہی کافر اور کوش
 اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔
 لہذا ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی۔

(۵) = الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا
 وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفِرُونَ (۱۲) (پ: ۱۱ - ۱۹: ۱۱)

(ترجمہ) = جو لوگوں کو خدا کے سچے راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں اور اس میں
 پیچ و خم پیدا کرتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ حیاتِ اخروی پر ایمان ہی
 نہیں رکھتے۔

(۶) = الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ
 (پ: ۲۶ - ۴۷: ۱) -

(ترجمہ) = جن لوگوں نے ضابطہ خداوندی کا انکار کیا اور اس سے لوگوں کو بھی روکا
 ان کے اعمال اکارت گئے۔

(۷) = الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا
 فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ (۱۲) (پ: ۱۶ - ۸۸: ۸۸)

(ترجمہ) = جن لوگوں نے نظامِ الہی (قرآن) سے انحراف کیا اور دوسروں کو بھی اس

سے روکتے رہے۔ ہم ان کے لئے عذاب پر عذاب بڑھا دیں گے۔
یہ اس لئے کہ وہ اپنی مفسدانہ حرکتوں سے باز نہیں آیا کرتے تھے۔

⑧ = وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعَسَا لَهُمُ الْهَدَىٰ وَأَصْحَابُ الْأَعْمَالِ لَهُمْ (۸) (۲۶ - ۲۷: ۸)

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗمْ كَفَرُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (۹: ۲۷)
(ترجمہ) = اور جنہوں نے (اللہ کے دین کی مدد کرنے سے) انکار کیا تو ان کے لئے

ہلاکت و تباہی ہے اور ان کے اعمال برباد گئے۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں
نے ضابطہ خداوندی (یعنی اس نظام کو جو انسانی ہیود کے لئے نازل
کیا گیا تھا) ناپسند کیا۔ لہذا ان کے اعمال اکارت گئے (جو کام انسانی

فلاح کے لئے کئے جاتے ہیں وہی بار آور ہوتے ہیں۔ (۱۳: ۱۷)

⑨ = وَإِذْ قُرَأَتِ الْقُرْآنُ اجْعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا (۲۵) وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ
يَفْقَهُوْهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِذَا ذُكِرْتِ رَبِّكَ فِي الْقُرْآنِ
وَحُدَّةٌ فَلَوْ عَلِمَ آذِبَارِهِمْ نَفْسُورًا (پ ۱۵۹ ج ۲۵/۲۶)

(ترجمہ) = اور جب تم قرآن پڑھتے ہو (لوگوں کو مخاطب کر کے) تو ہم تمہارے
اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک (غیر مرئی) پردہ
حائل کر دیتے ہیں (قرآن سے نفرت کی وجہ سے) ان کے دلوں پر ایسا
غلاف چڑھ جاتا ہے کہ وہ کچھ نہیں سمجھ پاتے۔ اس طرح ان کے کانوں
میں ڈاٹ لگ جاتی ہے (نفرت کے جذبات انسان کو اندھا اور
بہرہ بنا دیتے ہیں۔ جب تو قرآن میں اکیلے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ
نفرت سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس لئے کہ تو اللہ کے ساتھ ان کے معبودوں
اور پیشواؤں کو نہیں بلاتا۔

۱۰ = وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ هَا فَتَحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۲۷﴾ (پ ۲۷ - ۳۹: ۷۱)۔

(ترجمہ) = وہ لوگ جنہوں نے (اللہ کی آیات کا) انکار کیا تھا۔ جہنم کی طرف گروہ درگروہ ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ وہاں پہنچ جائیں گے تو جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور جہنم کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیات پڑھ پڑھ کر سُناتے (اور بُرے کاموں کے بُرے نتائج سے) ڈراتے اور اس کے آنے کی خبر بھی دیتے؟ وہ جہنمی جو اب کہیں گے۔ کیوں نہیں؟ (آئے تھے اب تو) عذاب کا فیصلہ حقیقت بن کر سامنے آ گیا ہے۔

۱۱ = فَقَالَ إِن هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّؤْتَمِرٌ ﴿۲۸﴾ ۖ إِنَّ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ (پ ۲۹ - ۷۲: ۲۵)۔

(ترجمہ) = لہذا اس نے کہا یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ یہ تو صرف قولِ بشر ہے۔

۱۲ = وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَسَاءَ الْمَصِيرُ ﴿۳۰﴾ (پ ۳۰ - ۶۴: ۱۰)۔

(ترجمہ) = جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یعنی تکذیب کی یہی لوگ جہنم میں رہنے والے ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ کس قدر برا ٹھکانا

(۱۳) = اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (۶۲) لَئِن
 مَّقَالَيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيٰتِ
 اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۶۳) (پ ۲۲ - ۳۹ : ۶۳/۶۲)
 (ترجمہ) = اللہ نے ہی ہر چیز کی تخلیق فرمائی۔ اور ہر شے اسی کے بھروسہ اور
 نگرانی میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں (یعنی
 آسمانوں اور زمین کی ہر شے اسی کے حلقہٴ اختیارات میں ہے) جن
 لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا (اور قانونِ خداوندی پر نہ چلے)
 ایسے لوگ خسارہ پانے اور نقصان اٹھانے والے ہیں۔

—:ہر شے پر نگرانی ہے۔



۳ = نفسانی خواہشات کا اتباع۔

① = وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ط

(پ - ۲۸ : ۵۰)

(ترجمہ) = اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اپنے جذبات کو (اللہ کے دینے ہوئے) ضابطہ حیات تابع نہیں رکھتا۔ بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے

② = أَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ ط أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ

وَكَيْلًا (۲۳) - (پ - ۲۵ : ۲۳)

(ترجمہ) = کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا جس نے اپنی نفسانی خواہشات کو الہ بنا لیا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کی ذمہ داری لے سکتے ہو؟

اللہ جس کے احکام کی پابندی کی جائے۔ صاحب اختیار و اقتدار۔

③ = أَفَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى

عِلْمِهِ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاةً فَمَنْ يَهْدِي

مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ط أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (۲۳) (پ - ۲۵ : ۲۳)

(ترجمہ) = کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے اپنے جذبات ہی

کو اپنا الہ بنا لیا ہے (اور وہی کچھ کرتا ہے جو اس کی خواہشات کا تقاضا

ہوتا ہے) اور اللہ نے علم کے باوجود (حق تسلیم نہ کرنے کے سبب) اسے

گمراہی میں ڈال دیا۔ اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی اور اس کی

آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔ اب اللہ کے علاوہ اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟

کیا تم اس حقیقت پر غور نہیں کرتے ؟
 (۴) = وَذَرِ الَّذِينَ أَخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهُمْ آوَانٌ وَعَرَّتْ لَهُمُ
 الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكَّرْتَهُمْ أَن تَسْأَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ
 (پ - ۶: ۷۰)۔

(ترجمہ) = اور جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور دل لگی بنا رکھا ہے۔ ان کو چھوڑ
 دو۔ دنیا کی زندگی (عیش و عشرت) نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔
 (البتہ) ان کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی شخص اپنے کرتوت
 کے وبال میں گرفتار نہ ہو۔ (اسی دنیا میں سنبھل جائے)۔

(۵) = وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا مِّنْ أَعْرَاضٍ عَندهُ فَإِنَّهٗ
 يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا (۱۰۰) (پ - ۲۰ : ۱۰۰/۹۹)۔

(ترجمہ) = اور ہم نے خاص اپنے یہاں ہے تم کو ایک ذکر (نصیحت کا درس) عطا کیا
 ہے، جو کوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بوجھ کے نیچے پڑے گا
 (۶) = إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ نَارًا (پ - ۴۶: ۲۰)
 (ترجمہ) = جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا ان کو عنقریب ہم آگ میں داخل
 کریں گے۔

(۷) = فَأَمَّا يَا تِئْتِكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ
 عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۳۸) وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
 بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (پ - ۲ : ۲۸)
 (ترجمہ) = پھر اگر میری طرف سے (انبیاء کے ذریعہ) تمہارے پاس ہدایت (رہنمائی)
 آئے تو جو لوگ اس رہنمائی پر عمل کریں گے (وہ خوف و ہراس سے محفوظ
 رہیں گے) نہ ان کے لئے ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جو ہماری آیات

کا انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے تو وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جھلسنے رہیں گے۔

⑧ = وَأَنْبِئُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُأْتِيَكُمْ
 الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ (۵۴) وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ
 إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ بِغَتَّةٍ
 وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (۵۵) أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يُحَسِّرُنِي عَلَىٰ
 مَا فَرَطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ الشَّخِرِينَ (۵۶) أَوْ
 تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (۵۷) أَوْ
 تَقُولَ حِينَ تَرَىٰ الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ
 الْمُحْسِنِينَ (۵۸) بَلَىٰ قَدْ جَاءَ ثَمَّ آيَاتِي فَاكْذَبَتْ بِهَا
 وَاسْتَكْبَرَتْ وَكُنْتُ مِنَ الْكٰفِرِينَ (۵۹) (۲۳-۳۹: ۵۴/۵۹)
 (ترجمہ) = اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کے آگے سر تسلیم خم
 کر دو (اور پورے فرمانبردار بن جاؤ) اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے
 پھر تمہیں اس بربادی سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ (لوگو!) جو بہترین احکام
 (یعنی وحی الہی) تم پر تمہارے رب کی طرف سے اتری ہے۔ اس کو مان
 کر اس کے پیچھے چلو قبل اس کے کہ تم پر اچانک تباہی اور عذاب آجائے
 اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ بار بار اس لئے کہا جا رہا ہے کہ اس وقت کوئی
 یہ نہ کہے کہ :-

(۱) ہائے افسوس اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے متعلق اطاعت کرنے میں کی
 اور مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔

(۲) - یا یہ کہنا پڑے کہ کاش مجھے اللہ کی طرف سے رہنمائی مل جاتی تو میں متقین کی

جماعت میں شامل ہو جاتا۔ (۳) یا عذاب دیکھ کر کہے کہ اگر زندگی کا موقع ایک بار پھر مل جائے تو میں اچھے عمل کر کے نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ ہاں میری آیات تمہارے پاس آچکی تھیں۔ لیکن تم نے ان کو بھٹلایا اور سرکشی اختیار کی اور ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

⑨ = وَقَدْ مَكَنْتَهُمْ فِيمَا أَنْ مَكَنْتُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا

وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ

وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَمْجُدُونَ بِآيَاتِ

اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا يَبْهَمُونَ (۲۶: ۲۶) (پ ۲۶: ۲۶)

(ترجمہ) = (وہ تو! گئی گزری قوم نہ تھی) ان کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا (مال و دولت

طاقت اقتدار) جو تم لوگوں کو نہیں دیا تھا۔ ان کو ہم نے کان، آنکھیں اور

دل (علم و دانش کے تمام ذرائع) سب کچھ دے رکھا تھا۔ مگر نہ وہ کان

ان کے کسی کام آئے نہ آنکھیں، نہ دل کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے

تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عذاب جس کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ انہیں

(اس عذاب نے) گھیر لیا۔



۴ = بد قماش لوگ!

① = وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَخَامِرُونَ (۳۰) وَإِذَا تَقَلَّبُوا إِلَىٰ آهْلِهِمْ
تَقَلَّبُوا فَلَهِمْ (۳۱) (پ - ۳۱/۳۰: ۸۳) -

(ترجمہ) = یہ لوگ جب مومنین کے پاس سے گذرتے ہیں تو ایک دوسرے کو آنکھیں
مارتے (آنکھوں سے اشارہ کرتے) ہوئے نکلنے ہیں۔ اور جب یہ لوگ لوٹ کر اپنے
ہم خیال لوگوں کی طرف جاتے ہیں۔ تو عجیب انداز سے اترتے ہیں اور جماعت
مومنین پر پھبتیاں کستے ہیں۔

② = أَيْنَكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۚ وَتَأْتُونَ
فِي نَارِكُمْ أَطْنُكْرَطَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا
أُتِنَّا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (۲۹) (پ - ۲۹/۲۹)

(ترجمہ) = (جناب لوط قوم سے خطاب کر رہے ہیں) کیا تم جنسی جذبہ کی تسکین کے لئے
عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو۔ اور سلسلہ قوالد کو منقطع کرتے ہو؟
اور رہزنی بھی کرتے ہو۔ اور تم اپنی مجلسوں میں نازیبا حرکتیں کرتے ہو۔ لوط
کی قوم کے پاس اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا۔ تو پھر کہنے لگے کہ اگر تم
اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لا کر دکھاؤ۔

③ = سَمِعُونَ لِلْكَذِبِ أَكْثُونَ لِلسَّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُم
بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ
شَيْئًا ۚ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ (۲۲) (پ - ۲۲: ۵) -

(ترجمہ) = یہ لوگ جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے اور ناجائز (حرام) مال کھانے والے ہیں۔ پس اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں یا پھر ان سے منہ پھیر لیں۔ (ایسی صورت میں) وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اگر ان کے درمیان فیصلہ کرنا چاہو تو پھر فیصلہ انصاف سے کریں۔ بے شک اللہ انصاف کرتے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

الفاظ کے تشریح :-

سَمَّعُونَ لِلْكَذِبِ = جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے یعنی دوسروں کے سامنے جھوٹی باتیں بنانے کے لئے تمہاری باتیں سنتے ہیں۔

سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخِرِينَ (۵: ۴۱) اور ایسے لوگوں کے لئے جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے (مفردات القرآن اردو) (امام راغب)

(۴) = هَآنْتُمْ أَوْلَاءُ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا الْقُورُومُ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ طَلْفُوا بِغَيْظِكُمْ طَائِرَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ إِذَاتُ الصُّدُورِ (۱۱۹) (پ - ۳ : ۱۱۹)۔

(ترجمہ) = تم ان سے محبت رکھتے ہو۔ مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے۔ حالانکہ تم تمام کتب آسمانی کو مانتے ہو۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے بھی تمہاری کتاب (قرآن مجید) کو مان لیا ہے۔ مگر جب وہ جدا ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف ان کے غیظ و غضب کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اپنی...

انگلیاں کاٹنے لگتے ہیں۔ ان سے کہو کہ اپنے غصہ میں آپ جل مرو۔ اللہ جانتا ہے کہ تمہارے سینوں میں کیا چھپا ہوا ہے۔

⑤ = اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ اَعْلَمُ

بِالْمُهْتَدِيْنَ (۸) فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ (۹) وَذُوَا لُوْتٍ اَلِهِيْنَ
فِيْ دُوْنِ هٰنُوْنَ (۱۰) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلٰلٍ مَّهِيْنٍ (۱۱) هَمَّا زِ
مَّشَاءٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِمْرٍ (۱۲) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اِثْمٍ (۱۳) عَتِيٍّ
بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ (۱۴) اِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِيْنَ (۱۵) اِذَا تُسْئَلُ
عَلَيْهِ اِيْتْنَا قَالِ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۱۶) (پ - ۶۸: ۷۰ / ۱۵)۔

(ترجمہ) = بلاشبہ تمہارا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں۔ لہذا تم ان جھٹلانے والوں کے دباؤ میں ہرگز نہ آنا۔ یہ چاہتے ہیں کہ اگر تو تھوڑا سا اپنے مقام سے ہٹ جائے تو وہ بھی اپنے مقام سے ہٹ کر تجھ سے مفاہمت کر لیں۔ اور تو قسمیں کھانے والے ذلیل (آدمی) کے دباؤ میں نہ آنا۔ طعنہ دیتا ہے۔ چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔ بھلائی سے روکتا ہے۔ ظلم و زیادتی میں حد سے گذر جانے والا ہے۔ سخت بد اعمال ہے۔ تندخو مزید براں شرارت میں مشہور (یہ اس لئے کہ) وہ مال اور اولاد والا ہے۔ جب ہماری آیات بیان کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہم اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ وہ (اپنے آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا ہے۔ وہ ذلیل و خوار ہوگا۔

— (عین بن عین بن عین) —

معاشی حالت! ۵

① = فَمَنْ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (۱۲۳) وَمَنْ أَعْرَضَ
عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَمَحْشَرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَعْمَى (۱۲۴) قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا (۱۲۵)
قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسى
(۱۲۶) وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى (۱۲۷) (پ۔ ۲۰ : ۱۲۳ / ۱۲۷)۔

(ترجمہ) = سو جو کوئی بھی میری ہدایت (یعنی رہنمائی) کی پیروی کرے گا، وہ نہ تو
بھٹکے گا اور نہ مصیبت میں پڑے گا۔ اس کی زندگی خوشگوار ہوگی اور جو بھی
میرے ذکر (مناظرہ حیات) سے منہ پھیرے گا اس کی معیشت (روزی)
تنگ ہو جائے گی۔ اور ہم قیامت (ظہور نتائج) کے دن اسے اندھا (کر کے)
اٹھائیں گے (یعنی زندگی کی روشنی راہیں اس کے لئے تاریک ہوں گی) وہ
کہے گا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا۔ حالانکہ میں تو
اچھا خاصا دیکھنے والا تھا! اس سے کہا جائے گا کہ یہ اس لئے ہوا کہ ہمارے
قوانین حیات تمہارے پاس پہنچتے رہے۔ لیکن تم نے ان سے آنکھیں بند
کر لیں اور پرواہ نہ کی۔ اسی طرح آج تمہیں زندگی کی روشنی سے محروم ہونا
پڑا۔ اور تمہیں بھلا دیا گیا۔ اور اسی طرح ہمارے قانون مکانات کے مطابق
نتیجہ ملتا ہے۔ اس کو جو حد سے نکل جائے اور اپنے رب کی باتوں پر ایمان نہ
رکھے یاد رکھو! آخرت کا عذاب بہت سخت اور دیر پا ہے۔

(۲) = وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (۱۱۲) وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ (۱۱۳) (پک - ۱۶ : ۱۱۲ / ۱۱۳) -

(ترجمہ) = اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو کہ امن و اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر سمت سے سامان رزق کھچا چلا آرہا تھا۔ (اس کے رہنے والے بڑے خوش حال اور فارغ البال تھے) لیکن انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی قدر نہ کی۔ ناشناسی کی (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ نے ان پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلط کر دیا۔ فارغ البالی کی جگہ انہیں ناقے ہونے لگے اور امن خطرات سے بدل گیا۔ (یہ تھا اللہ کے نظام زندگی کو جھٹلانے کا نتیجہ) ان کے پاس خود انہی میں سے اللہ کا ایک پیغمبر آیا (اور اس نے بتلایا کہ یہ سب کچھ تمہارے خود ساختہ نظام کا نتیجہ ہے) مگر انہوں نے (اس رسول کو) جھٹلایا (اور سرکشی اختیار کی) اپنے ظلم اور سرکشی کے سبب (تباہی اور بربادی کے) عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

(۳) = وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ مَاطَرَتْ مَعِيشَتَهَا قِتْلًا فَمَسَّكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ (۵۸) (پک - ۲۸ : ۵۸) -

(ترجمہ) = اور ہم کتنی ہی ایسی بستیاں (اپنے قانون مکانات کی رو سے) تباہ کر چکے ہیں۔ جنہیں سامانِ زیست کی بڑی فراوانی تھی اور وہ اپنی خوشحالی پر اترتے تھے۔ سو دیکھ لو وہ ان کے سکن ویران پڑے ہوئے ہیں۔ جن میں ان کے بعد

کم ہی کوئی بسا ہے۔ آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے۔

(۴) = فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ (۴۴) فَقَطَّعَ دَابِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۴۵) (پ - ۶ : ۴۴/۴۵) -

(ترجمہ) = پھر جب وہ اس نصیحت و تحلیم کو جو انہیں (کتاب اللہ کے ذریعہ) دی گئی تھی۔ فراموش کر بیٹھے تو ہم نے ہر طرح کی خوشحالیوں اور فراوانیوں کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب تک کہ وہ ہماری عطا کردہ نعمتوں میں مگن ہو گئے تو پھر (ان کی غلط روش کے تباہ کن۔ نتائج) اچانک سامنے آ گئے۔ اور وہ نادم ہو کر رہ گئے۔ اس طرح ان لوگوں کی ان کے ظلم کی وجہ سے جبر ہی کاٹ دی گئی اور تمام حمد و ستائش اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کی نشوونما کا ذمہ دار ہے

(۵) = وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضُرَّعُونَ (۹۴) ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوْا وَقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (۹۵) وَكُوِّنَ مِنَ الْاَهْلِ الْقُرَىٰ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (۹۶) (پ - ۷ : ۹۵/۹۶) -

(ترجمہ) = اور ہم نے جب بھی کسی بستی کی طرف کسی نبی کو بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں نے (خصوصاً) ارباب دولت و ثروت نے مخالفت کی تو ان کی غلط

روش کی بنا پر مشکلیں و مصیبتیں پیش آتی رہیں۔ تاکہ غلط کاریوں کا نتیجہ دیکھ کر صحیح راہ اختیار کریں۔ پھر ہم نے ان کی بد حالی کو خوشحالی سے بدل دیا۔ یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ ہمارے اسلاف پر بھی اچھے اور بُرے دن آتے رہے ہیں (مگر بد حالی اور خوشحالی ہیں اللہ کی طرف ان کی گردن نہ جھکی بلکہ دعوتِ حق کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے) پھر ہم نے انہیں (اس غلط روش کے نتیجے میں) اچانک پکڑ لیا۔ یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ اس انداز سے عذاب آئے گا۔ اگر یہ لوگ ایمان لے آتے اور تباہیوں سے محفوظ رہنے کی فکر کرتے تو ہم زمین و آسمان سے نعمتوں کے (دروازے) ان پر کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے تکذیب کی (ہمارے پیغمبر اور ہماری آیات کو جھٹلایا) لہذا ان کے اعمال کی پاداش میں ہم نے ان کو پکڑ لیا۔

⑥ = اَيُّحْسِبُونَ اَلْمَا نِعْمَةَ هُمْ رِبِيٍّ مِّنْ مَّالٍ وَبَنِيْنٍ (۵۵) نَسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ط بَلْ لَا يَشْعُرُوْنَ (۵۶) (پ - ۲۳ : ۵۵/۵۶)

(ترجمہ) = کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال و اولاد دیتے چاہا جا رہے ہیں (تو گویا) ہم ان کے لئے کنیر کی فراہمی میں جلدی کر رہے ہیں (انہیں یہ بات نہیں بلکہ انہیں ڈھیل دی جا رہی ہے) مگر یہ لوگ اس بات کا شعور نہیں رکھتے (غفلت نے ان کے عقل و شعور پر پردے ڈال دیئے ہیں۔

عَلَىٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۱۰: ۲۴)۔ بے شک اللہ لوگوں پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ البتہ لوگ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں۔

﴿۷﴾ = وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَرْنَا عَنْهُمْ دَرَجَاتٍ
 سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخْلُهَا جَنَّتِ النَّعِيمِ (۷۵) وَلَوْ أَنَّهُمْ
 أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْهِمْ مِنَ رَّبِّهِمْ
 لَا يَكُلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ طَمَنَّتْ أُمَّةٌ
 مُقْتَصِدَةً وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ (پ- ۵: ۶۶)

(ترجمہ) = اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو ان کی طرف ان کے رب کی
 طرف سے نازل ہوا ہے قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اچھے سے رزق کھانے
 کو ملتا۔ ان میں سے ایک گروہ میانہ رو ہے۔ مگر ان میں سے اکثر بڑے
 کام کرتے رہتے ہیں۔

— ﴿۷﴾ —

باب نمبر ۶

پینمبروں کے گذر جانے کے کچھ

عرصہ بعد

① = ناخلف لوگ کتاب کے وارث بن جاتے ہیں۔

② = دین فروشی۔

③ = ظن کی پیروی۔

④ = اللہ کے راستہ کو چھوڑ کر باپ دادے کا راستہ اختیار کرنا۔

⑤ = اختلاف پیدا کرنا اور فرقے فرقے ہونا۔



① ناخلف لوگ قرآن کے وارث بن جائیں

① = فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ
عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفِرُ لَنَا وَإِنَّا لَهُمْ
عَرَضٌ مِّثْلَهُ يَأْخُذُونَ وَأَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقَ
الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ
وَالذَّارِ الْأَخِرَةَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَحْقِرُونَ (۱۶۹)

(پ - ۷ : ۱۶۹) -

(ترجمہ) = پھر ان کے بعد جو نسلیں ان کی جانشین ہو کر آئیں اور ہماری کتاب کی وارث بن گئیں تو وہ دنیوی مفاد پر جھپٹ پڑتے اور کہتے کہ اس کی ہیں معافی مل جائے گی۔ اس کے بعد جب پھر اس قسم کا مفاد سامنے آتا تو اسے بھی جھپٹ لیتے (انہیں کسی طرح کا فائدہ سا نظر آتا تو اصول و ضابطہ بالائے طاق رکھ کر اس کی طرف لپک پڑتے) کیا ان سے کتاب اللہ کے مطابق یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہیں کہو گے اور یہ خود (بھی) پڑھ چکے ہیں جو کتاب میں لکھا ہے۔ اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے تو کیا اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟

② = أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِالْكُمْ وَقَدْ كَانُوا فَرِيقًا مِّنْهُمْ
يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوا وَهُمْ
يَعْلَمُونَ (۷۵) (پ - ۲ : ۷۵) -

(ترجمہ) = (اے مسلمانو!) کیا تم ان لوگوں سے یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہاری دعوت

پرایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ ان میں ایک گروہ کا شیوہ یہ ہے کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر خوب سمجھ بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتے ہیں۔

۱۔ ایک گروہ سے مراد علماء اور عاملین شریعت ہیں (تفہیم القرآن مودودی رضی اللہ عنہما)۔

(۳) = وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُنَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(۱) (پ - ۳: ۷۸)

(ترجمہ) = ان میں ایک گروہ (مذہبی پیشواؤں کا) ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے ہیں۔ اور پھر انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح ملاتے ہیں کہ وہ دونوں مل کر ایک ہو جائیں۔ اس طرح ان لوگوں کی باتیں خدا کی شریعت بن جائیں۔ جب ان سے پوچھو تو وہ دیدہ دلیری و جسارت سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ باتیں بھی خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتیں۔ اس طرح یہ لوگ دیدہ دانستہ خدا کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔ (مقصد اس سے یہ ہے کہ لوگوں کو اپنی باتیں منوائیں اور انہیں اپنی مرضی کے مطابق چلا لیں)۔

(۴) = الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ (۹۱) فَوَدَّ بَكَ لَنْسَلْتَهُمْ

أَجْمَعِينَ (۹۲) (پ - ۱۵: ۹۱/۹۲)

(ترجمہ) = جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کیا ہے۔ (یعنی کسی حصہ کو ماننا اور کسی حصہ کا انکار کرنا تاکہ قرآن قابل توجہ نہ رہے) پھر تیرے رب کی قسم ہم ان سے ضرور باز پرس کریں گے۔

۱۔ مفسرین نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کا یہ مفہوم بیان کیا ہے:-

مفسرین کرام نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض باتیں مان لیں اور بعض کا انکار کر دیا (۲: ۸۵) کی طرف بھی اشارہ ہے کہ کتاب کے کچھ حصے کو مانتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ مومنین کی صفت یہ ہے کہ تَوَسُّونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ (۲: ۱۱۹) تم پوری کتاب پر ایمان رکھتے ہو (راغب) یہ نہیں کہتے کہ کچھ آیات پر عمل نہیں کرنا یا کچھ آیات قرآن کریم میں نہیں مگر عمل موجود ہے

(۵) = اَفْتَوْمُنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ج
فَمَا جزاء من يفعل ذاك منكم الا خزي في الحياة
الدنيا و يوم القيمة يردون الى اشد العذاب
وما الله بغافل عما تعملون (۸۵) اولئك الذين اشتروا
الحياة الدنيا بالآخرة زفلا يخفف عنهم العذاب
ولا هم ينصرون (۸۶) (پ ۱ - ۲: ۸۵/۸۶) -

(ترجمہ) = کیا تم کتاب کے کچھ حصہ کو مانتے ہو اور کچھ حصہ کا انکار کرتے ہو تو اس کی سزا جو تم میں سے ایسا کرتا ہے سوا اس کے اور کیا ہے کہ (تمہیں) دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کی بجائے دنیوی زندگی کو خرید لیا۔ ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی اور نہ کسی طرح ان کی مدد کی جا سکے گی

(۶) = اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى
مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّهٗ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۗ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰحِقُونَ (۱۵۹) (پ ۲ - ۲: ۱۵۹) -

(ترجمہ) = جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن اور واضح ہدایت کو چھپاتے ہیں (طح یا خوف کی وجہ سے) باوجودیکہ ہم نے انہیں کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے (یعنی اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں) اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں

④ = وَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كَلَّالِئِنَّآ جِجُونَہُ (پا۔ ۲۱) (۹۳)

(ترجمہ) = یہ سب ایک ہی جماعت تھے۔ مگر ان کے بعد جو آئے تو انہوں نے اپنے امر (دین) کو اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے۔ سب کے سب ہماری طرف ہی لوٹ کر آنے والے ہیں۔

⑧ = إِنَّ الَّذِیْنَ یُكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتَابِ وَکِشَرُوْنَ بِهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۗ أُولَٰئِکَ مَا یَا کُلُوْنَ فِی بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا یُكَلِّمُهُم اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزِکِّیْهِمْ ۗ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پ۔ ۲ : ۱۷۴)۔

(ترجمہ) = جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں چھپاتے ہیں۔ اور اس (کتمان حق) کے بدلے دنیا کے حقیر فائدے خریدتے ہیں۔ تو یقین کرویہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹ اگ سے بھر رہے ہیں۔ قیامت کے روز اللہ ان سے بات نہ کرے گا۔ اور نہ انہیں جہرا لم کی گندگی سے پاک کرے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے الم انگیز عذاب ہے۔

کے بعد میں جتنے مذاہب پیدا ہوئے، وہ اسی دین کو بگاڑ کر بنائے گئے اس کی کوئی چیز کسی نے لی اور کوئی دوسری چیز کسی اور نے اور پھر ہر ایک نے ایک چیز اس کا لے کر بہت سی چیزیں اپنی طرف سے اس کے ساتھ ملا دلیں۔ اس طرح یہ بے شمار ملتیں وجود میں آئیں۔ (تفہیم القرآن جلد ۳ ص ۱۸۵)



(نوٹ) :- قرآن مجید کے ٹکڑے کرنا کا مطلب ہے۔

۱: بعض احکام کو ماننا اور بعض سے انکار کرنا۔

۲: ما انزل اللہ کو چھپانا۔ ان کے لئے جو طریقے وضع کئے گئے ہیں،

وہ یہ تھے :-

(۱) - وحی خفی - (۲) شان نزول - (۳) نسخ منسوخ - (۴) روایات -

یہ امت روایات میں کھو گئی

حقیقت خرافات میں کھو گئی

⑧ = اَمَّا مَرُونَ النَّاسِ بِالْبِرِّ وَتَنسُونَ انْفُسَكُمْ وَانْتُمْ تَتْلُونَ

الْكِتَابَ طَافًا تَحْقِلُونَ (۳۴) (پ - ۲: ۴۴) -

(ترجمہ) = کیا تم لوگوں کو بھلائی کے کام کرنے کا حکم دیتے ہو؛ مگر اپنے آپ کو

بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو (کیا یہ عقلمندی

کی بات ہے) پھر تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟

⑨ = وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ لَقَبِضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ

لَهُ قَرِينٌ (۳۶) وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَ عَنْ السَّبِيلِ وَيَجْسُبُونَ

اِنَّهُمْ مَهْتَدُونَ (۳۷) (پ - ۲۵ - ۲۳: ۳۷/۳۷) -

(ترجمہ) = اور جو اللہ کے ذکر (قرآن مجید) سے آنکھیں بند کر لے (تو اس کا

نتیجہ یہ نکلتا ہے) کہ ہمارے قانون کے مطابق اس پر ایک شیطان مسلط

کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ پھر بلاشبہ یہ ان

لوگوں کو صراطِ مستقیم سے روکتے ہیں۔ مگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم

راہِ راست پر ہیں

⑩ = فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ انجینا الذين ينهون عن السوء

وَآخِذْ نَاالَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَلِيْسٍ بِمَا كَانُوا
يَفْسُقُونَ (۱۶۵) (پ - ۹ - ۱۶۵) -

(ترجمہ) = پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں دی گئی تھیں
تو ہم نے ان لوگوں کو جو بُرائی سے منع کیا کرتے تھے نجات دے دی
اور ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے (اور حد سے تجاوز کرتے تھے) ہم
نے سخت عذاب میں مبتلا کر دیا۔ اس لئے کہ وہ فاسق (نافرمان) تھے۔
⑩ = اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ
وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۗ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ فَسِقُوْنَ (۱۶) (پ - ۵۷ - ۱۶) -

(ترجمہ) = کیا مومنین کے لئے (ابھی تک جن میں ایمان کی کمزوری ہے) ایمان کی
پختگی کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے لئے اور اس قرآن کے لئے
جو اللہ نے حق کے ساتھ اتار ہے، گداز پیدا ہو۔ اور تم ان لوگوں کی
طرح نہ ہو جانا جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان پر جب ایک
مدت گذر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے
فاسق و بدکردار ہیں۔

⑪ = وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكِبْرٰٓءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَ
رَبَّنَا اِنْتُمْ ضَعُفِيْنَ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنٰٓءُ لِحٰٓنَا كَبِيْرًا (۲۲: ۲۳)
(ترجمہ) = اے ہمارے رب ہمیں ان ہمارے سیدوں (سرداروں) بزرگوں اور (مذہبی رہنماؤں
اور لیڈروں) کے گمراہ کیا اور صحیح راہ سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے پروردگار ان لوگوں کو
دگنا عذاب دے (ایک ان کو ان کی اپنی نافرمانی کا دوسرا ہیں بھٹکانے کا) اور
ان پر لعنت بھی بڑی ہو (یعنی تمام رحمتوں اور مہربانیوں سے محروم کر دے)۔

② = دینِ فروشی!

① = وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا زَوَّايَا فَاتَّقُونَ (۴۱)
وَلَا تَلْبَسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

(پ - ۲: ۱۱۲/۱۲۲)

(ترجمہ) = تھوڑی قیمت (عارضی فوائد) کے حصول کے لئے میری آیات کو نہ بچو!
دینِ فروشی یا دین کو کاروبار بنانا اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے!
لہذا اس کے غضب سے ڈرو۔

باطل کا رنگ حق پر نہ چڑھاؤ اور علم رکھتے ہوئے حق کو نہ چھپاؤ۔
(حق پر باطل کے پردے نہ ڈالو۔ اور جھوٹے پروپیگنڈے اور حق کو باطل
کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ اس طرح کسی کو دھوکا دو)۔

ثَمَنًا قَلِيلًا سے مراد یہ نہیں ہے کہ دینِ فروشی کے عوض تھوڑے پیسے
نہ لیا کرو بلکہ زیادہ پیسے لیا کرو۔ تھوڑی قیمت سے مراد وہ دنیوی
فائدے ہیں جن کی خاطر لوگ اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتے
ہیں۔ حقِ فروشی کا معاوضہ خواہ دنیا بھر کی دولت ہی کیوں نہ ہو!
متاعِ قلیل ہے۔ آخرت کے اجر کے مقابلے میں۔ کیونکہ آخرت کا اجر
تو نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

② = وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِي وَإِنْ
هُمْ إِلَّا يظنون (۸)، قَوْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ
بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ

ثُمَّ أَقْبَلْنَا لَهُمْ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِمَّا يَكْسِبُونَ (۹۹) (پ - ۲: ۸۱/۹۹)۔

(ترجمہ) = ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو پڑھے لکھے نہیں ہیں اور جہاں تک کتابِ الہی کا تعلق ہے (خوش اعتقادی کی) آرزوؤں اور ولولوں کے سوا کچھ نہیں جانتے اور محض توہم پرستیوں اور گمانوں میں مست رہتے ہیں۔ لہذا افسوس ہے ان (علماء و مشائخ) پر جن کا شیوہ یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں (یعنی اپنی خواہشات کے مطابق احکام شرع کی کتابیں بناتے ہیں) پھر لوگوں سے کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یعنی یہ احکام الہی ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں۔ تاکہ اس کے بدلے میں ایک حقیر سی قیمت دنیوی فائدے کی حاصل کر لیں۔ لہذا افسوس اس پر جو کچھ ان کے ہاتھ لکھتے ہیں۔ افسوس اس پر جو کچھ وہ اس ذریعہ سے کھاتے ہیں۔

(۳) = اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِحُجَّتِ اللّٰهِ وَاِيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا
اَوْ لِيَاكٍ لَّا خَلٰقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا
يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَزَكِّيْهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۹۹) (پ - ۳: ۹۹)۔

(ترجمہ) = جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ (متاع دنیا کی) ایک حقیر قیمت کے لئے اللہ کا عہد (یعنی جن کی پابندی کی تاکید قانونِ خداوندی کرتا ہے) اور خود اپنی قسمیں جو یقین دلانے کے لئے کھاتے ہیں، فروخت کر ڈالتے ہیں اور دنیا کی داری اور نیک عملی کی جگہ خیانت اور بد کرداری کے مرتدب ہوتے ہیں، تو یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ نہ تو قیامت کے

دن اللہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان پر اس کی نظر التفات پڑے گی۔
اور نہ گناہوں کی آلودگی سے پاک کئے جائیں گے۔ اور ان کے لئے دردناک
عذاب ہوگا۔

۱۔ انہیں اللہ کا قرب حاصل نہیں ہوگا۔ یعنی اللہ کی رحمتوں اور مہربانیوں
سے محرومی ہوگی۔

۲۔ اللہ کی نگاہ میں ان کی قدر و قیمت کچھ نہ ہوگی۔

④ = وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ مِمَّا كُنْتُمْ تَعْمُرُونَ (۹۵) (پ - ۱۶ : ۹۵)۔

(ترجمہ) = اللہ کے نام پر کئے گئے وعدے (دنیا کے) بہت تھوڑے فائدے کے

بدلے نہ بیچو (راست بازی کا) جو اجر اللہ کے ہاں وہی تمہارے حق میں
بہتر ہے (بشرطیکہ) اگر تم کو حقیقت کا علم ہے تو تمہیں معلوم ہو جاگا۔

⑤ = اِشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ط
إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹) لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ
إِلَّا وَآذِمَّةً ط وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ (۱۰) (پ - ۹ : ۱۰/۹)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ ذرا سے فائدے کی خاطر آیاتِ الہی کو بیچ ڈالنے میں گریز نہیں
کرتے۔ پھر لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔ بیشک
جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ بڑا ہی کر رہے ہیں۔ جو شخص بھی ایمان لے آتا ہے
تو یہ لوگ ان سے نہ رشتہ داری کا خیال رکھتے ہیں۔ اور نہ عہد و پیمان کا
یہ لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

⑥ = وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ ز فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ

وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبَيَّسَ مَا يَشْتَرُونَ (۱۸۷)

(پہ - ۳ : ۱۸۷) -

(ترجمہ) = اور جب اللہ نے ان لوگوں سے "جن کو کتاب دی گئی تھی" پختہ عہد لیا تھا کہ تم یہ کتاب لوگوں کو کھول کھول کر بیان کر دو گے۔ اور اس کی تعلیم کو نہیں چھپاؤ گے۔ لیکن انہوں نے اسے پس پشت ڈال دیا۔ (اور اپنی خود ساختہ شریعت پر عمل کرنے لگے۔ کیونکہ انہیں اس سے دنیاوی مفاد حاصل ہوتے تھے) اگر یہ غور کرتے تو حقیقت واضح ہو جاتی کہ یہ سودا کس قدر خسارہ کا ہے۔

الفاظ کی تشریح!

عَذَابٌ: خوشگوار۔ تازہ۔ میٹھا۔

عذاب = سزا۔ بھوک۔ پیاس۔ زندگی کی راحت کو دور کر دینا تازگی اور مٹھاس کا دور ہونا۔ تکلیف۔

تعذیب۔ کے معنی ہیں کسی کو بھوکا اور بیدار رہنے پر اکسانا۔ زندگی کی لذت اور خوشگوار یوں سے محروم کر دینا (راعذب مفرداً التوآن) دنیوی زندگی میں ذلت و خواری بھوک اور خوف عذاب ہے

(۱۱۲ : ۱۶)

(۱۳۴ : ۲۰)

برکات سماوی اور ارضی کے دروازوں کا بند ہو جانا (۹۶ : ۷)

گروہ بندی اور پارٹی بازی عذاب ہے (۶۵ : ۶)

باہمی اختلاف کا پیدا ہو جانا عذاب (۱۰۴ : ۳)

اختلاف کا مٹ جانا رحمت (۱۱۸ : ۱۹) وغیرہ

④ = سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا
 آبَاءَنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ ط كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ
 مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بِأَسْنَابِ قُلُوبِهِمْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ
 عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ط إِنَّ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ أَنْتُمْ
 إِلَّا تَخْرُصُونَ (۱۲۸) قُلْ فَلِلَّهِ الحُجَّةُ البَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ
 لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ (۱۲۹) (پ-۶: ۱۲۸/۱۲۹)۔

(ترجمہ) = یہ مشرک لوگ (اپنے مسلک کے جواز میں کہیں گے کہ دنیا میں خدا کی
 مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی رضا کے بغیر تپا بھی نہیں ہلتا)
 اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ہم اور ہمارے آباء و اجداد کبھی شرک نہ کرتے
 اور نہ کسی شے کو حرام قرار دیتے (یہ بات بھی کچھ نئی نہیں) اسی طرح ان
 سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ یہاں تک کہ (اپنی غلط روش کے
 نتیجہ میں) ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا۔ ان سے پوچھو کیا تمہارے اس دعویٰ
 کی کوئی دلیل ہے (کہ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار نہیں۔ جو کچھ ہوتا ہے،
 خدا کے حکم سے ہوتا ہے) تو وہ دلیل پیش کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے
 پاس نہ کوئی دلیل ہے اور نہ سند۔ تم محض ظن اور قیاس کے سچے چلتے
 ہو (تمہاری کوئی بات بھی علم و یقین پر متبنی نہیں) کہہ دے کہ دلیل
 تو اللہ کی ہے جو فیصلہ کون ہے۔ لہذا اگر اس کی مشیت ایسی ہوتی
 تو تم سب کو ہدایت پر چلاتا یعنی اگر اس کی مشیت انسانوں کو مجبور
 کرنا ہوتی تو وہ مجبور کرتا۔ اللہ انسانوں کو اختیار و ارادہ دیا ہے

⑤ = اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ط وَمَا يَتَّبِعُ
 الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاءَ ط اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

وَأَنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ (۶۶) (پا - ۱۰: ۶۶)۔

(ترجمہ) = (ذرا غور تو کرو! کہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے کس طرح اس کے قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے۔ یہ سب کچھ اسی کے تابع فرمان ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ کے اقتدار میں دوسروں کو بھی شریک بنا لیتے ہیں۔ کیا وہ علم و بصیرت سے کام لیتے ہیں؟ نہیں وہ صرف ظن یعنی بے سرو پا باتوں میں مبتلا ہیں اور انہیں کچھ چھپ چلتے ہیں اور اٹکل بچو باتیں کرتے ہیں (ان کی بات میں نہ صداقت ہے نہ وقت)

۶ = إِنَّ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمِيَةٌ مِّمَّا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ مِمَّا أَنْزَلَ

اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ طٰرِئٍ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوٰى
الْأَنفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدٰى (پا - ۵۳: ۲۳)

(ترجمہ) = یاد رکھو! ان قبروں والوں اور بتوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں) یہ تو صرف نام ہی نام ہیں (غوث قطب قلندر اور ابدال وغیرہ) جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ عقل و بصیرت سے کوئی دلیل مل سکتی ہے۔ یہ لوگ تو محض اپنے قیاسات و خواہش نفس پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے انہیں جو ہدایت پہنچتی ہے وہ تمام تر علم و حکمت پر مبنی ہے۔



اللہ کے راستے کو چھوڑ کر باپ دادا کے راستے اختیار کرنا

① = وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوْ لَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (پ - ۲: ۱۷۰)

(ترجمہ) = اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کا اتباع کرو تو جو ابابا کہتے ہیں کہ ہم ان (طور طریقوں) کی پابندی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو عمل کرتے دیکھا۔ خواہ ان کے اسلاف نہ عقل و بعیت رکھتے ہوں اور نہ صحیح راستے پر چل رہے ہوں۔ تو کیا پھر بھی انہیں کے نقش قدم پر چلیں گے۔

② = وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوْ لَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (پ - ۵: ۱۰۴)

(ترجمہ) = جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کی طرف آؤ اور اس کے رسول کی طرف (جو اللہ کے فرمان کے مطابق ایک نظام متشکل کر رہا ہے) تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو مسلک ہمارے باپ دادا سے چلا آ رہا ہے، وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اگرچہ ان کے بزرگ (دین کے معلمین) نہ کچھ علم رکھتے ہوں۔ اور نہ ہدایت یافتہ۔ آنکھیں بند کر کے بے سوچے سمجھے اسلاف کے پیچھے چلنا احقرانہ اور غلط انداز فکر ہے کورانہ تقلید اسی کا نام ہے۔

③ = وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمُ آيَاتُنَا بِبَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤَكُمْ وَقَالُوا مَا هٰذَا إِلَّا أَفْكٌ مَّفْتَرِيٌّ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ لَا إِنَّ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ (پ ۲۲ - ۲۳: ۲۳)

(ترجمہ) = اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں (تو یہ لوگ عوام کو مشتعل کرتے ہیں) یہ کہتے ہوئے کہ یہ شخص صرف یہ چاہتا ہے، کہ تمہیں اس مسلک پر چلنے سے روک دے جس پر تمہارے باپ دادا چلتے آئے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں، جنہیں یہ شخص اپنے جی سے گھڑ لیتا ہے اور پھر خدا کی طرف انہیں منسوب کر دیتا ہے۔ جب ان کے سامنے حق (قرآن) پیش کیا جاتا ہے۔ تو یہ کہتے ہیں کہ تو کھلا ہوا سحر (جھوٹ) ہے۔

④ = وَكَذٰلِكَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ اِلَّا قَالُ مُتْرَفُوْهَا اِنَّا وَجَدْنَا اَبَاءَكُمْ عَلٰى اُمَّةٍ وَّاَنَا عَلٰى اَثَرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قُلْ اَوْ لَوْ جِئْتُمْ بِاَهْدٰى مِهًا وَّجَدْتُمْ عَلَيْهِ اَبَاءَكُمْ ط قَالُوْا اِنَّا بِمَا اَرْسَلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (پ ۲۵ - ۲۳: ۲۳)

(ترجمہ) = اور اسی طرح جب کبھی ہم نے کسی بستی میں پیغمبر بھیجا تم سے پہلے تو وہاں کے خوش حال (کھاتے پیتے) لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے۔ ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ہر نبی نے ان سے کہا کیا تم اسی طریقے پر چلو گے جس پر تم نے اپنے اسلاف کو چلتے پایا۔ اگرچہ میں اس راستہ سے زیادہ صحیح راستہ تمہیں بتاؤں تو انہوں نے سب رسولوں کو یہی جواب دیا کہ جس دین کی طرف بلانے کے لئے تمہیں بھیجا گیا ہے۔ ہم اس سے

انکار کرتے ہیں۔ اسے ہرگز نہیں مانیں گے۔

(۵) = وَإِذْ أَفَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ
 أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ط اتَّقُوا اللَّهَ
 عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (۲۸) قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا
 وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط
 كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ (۲۹) (پ-۷: ۲۸/۲۹)۔

(ترجمہ) = یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے
 باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے۔ اور اللہ ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا
 حکم دیا ہے۔ ان سے کہو کہ اللہ بے حیائی اور گندے کاموں کا حکم نہیں
 دیا کرتا۔ کیا تم اللہ سے ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جن کا خود تمہیں
 علم نہیں۔ (یہ کہہ دینا کہ ہمارے بزرگ ایسا کہتے تھے یعنی سلف صالحین
 کا یہی طریقہ ہے یہ نہ کوئی دلیل ہے اور نہ کوئی سند) ان سے کہہ دو کہ
 میرا رب عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ تم اپنی تمام تر توجہات
 کو قوانین خداوندی پر مرکوز رکھو اور سر تسلیم خم کر دو (فرمان برداری کو
 اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارو) جس طرح اس نے تمہیں اب
 پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر (مترکے بعد دوبارہ) پیدا کئے جاؤ گے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تمہاری بے ہودہ رسموں اور کاموں کو پسند نہیں
 فرماتا۔ بلکہ وہ حکم دیتا ہے کہ اپنی زندگی عدل و انصاف کی بنیاد پر قائم کرو۔
 اللہ کے سوا کسی کی عبدیت اختیار نہ کرو۔ اطاعت، غلامی، عجز و نیاز کا رخ صرف
 اسی اللہ کی طرف رہے۔ رہنمائی تائید و نصرت کے لئے صرف اسی کے آگے جھولی
 پھیلاؤ اور یقین رکھو کہ تمہیں اپنے اعمال کا حساب اللہ کو قیامت کے روز دینا ہوگا۔

⑤ = اِخْتِلَافٌ يَبْدَأُ كِرْنًا أَوْ فِرْقَةً فِرْقَةً هُوَ جَانِبٌ

فرقہ کے معنی گروہ - جماعت - س ۹ : ۱۲۲
فرق - الگ الگ کرنا - شق یعنی پھاڑنا - جُدا جُدا کرنا -

(۵ : ۲۵) (۲ : ۵۰) -

الفرقی - ایک جماعت جو دوسری سے الگ ہو جائے -

فَالْفَلَقُ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ - (۲۶ : ۶۳) -

پس دریا پھٹ گیا - اور ایک ٹکڑا یوں ہو گیا کہ گویا بڑا پہاڑ ہے

(راغب)

شیعہ کے معنی گروہ - فرقہ - هَذَا مِنْ شَيْعَةٍ وَهَذَا مِنْ

عَدُوٍّ -

ایک تو موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا

وَاجْعَلْ أَهْلَهَا شِيْعًا (۲۸ : ۴) وہاں کے باشندوں کو گروہ

در گروہ کر رکھا تھا - (راغب)

① = ذَلِكَ بَانَ لِلَّهِ نَزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ط وَإِنَّ الَّذِينَ

اِخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ (۱۴۶) (پ - ۲ : ۱۴۶)

(ترجمہ) = ان کی اس بد نصیبی کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے جو کتاب نازل فرمائی ہے وہ

(ایک) اٹل حقیقت ہے - جس میں اختلاف کا شائبہ تک نہیں - لیکن جب

لوگوں نے کتاب میں اختلافات نکالے (اور اپنی شریعتیں وضع کرنی شروع

کردیں) تو وہ صحیح راستے سے بہت دور نکل گئے -

② = اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قَف وَمَا اخْتَلَفَ الدِّينَ
 اَوْ ثَوَّ الْكِتَابِ الْاَمِنْ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط
 وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيحُ الْحِسَابِ (پ- ۱۹:۳)
 (ترجمہ) = اللہ کے نزدیک وہ نظام حیات جو تمام کائنات اور نوع انسانی کے لئے
 تجویز ہوا ہے، وہ صرف دین اسلام ہے۔ یہ نیا دین نہیں تمام انبیاء
 اسی دین کو لے کر آتے رہے۔ اور اسی کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان کے
 بعد ان کے متبعین علم آجانے کے باوجود آپس کی (خود پسندی) خود غرضی
 اور ضد کی بنا پر اختلافات میں پڑ گئے۔ اس طرح انہوں نے اللہ کی آیات
 کا انکار کر دیا۔ جو شخص بھی اللہ کی آیات کا اپنے قول یا فعل سے انکار کرتا
 ہے اللہ اس کے نتائج مرتب کرنے میں دیر نہیں کرتا۔

③ = اَنْ اَقِيْمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ط كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ
 مَا تَدْعُوهُمْ اِلَيْهِ ط اللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ
 اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ (۱۳) ط وَمَا تَفَرَّقُوا الْاَمِنْ بَعْدَ مَا جَاءَهُمْ
 الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط وَاَوْ لَا كَلِمَةً سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ اِلَّا
 اَجَلٍ مُّسَمًّى لِّقَضٰى بَيْنَهُمْ ط (پ- ۲۵ - ۱۳:۱۳)

(ترجمہ) = (ہم نے وصیت کی تھی کہ) دین (یعنی نظام خداوندی) کو قائم کرو اور
 اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اور مشرکین پر یہ بات بھاری گذرتی ہے۔ جس
 اتحاد کی طرف تم انہیں بلا رہے ہو۔ اور اللہ اپنے قانون کے مطابق جسے
 مناسب سمجھتا ہے اپنا کر لیتا ہے۔ اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرنا
 چاہتا ہے اسے اپنی طرف سے ہدایت دیتا ہے۔ انہوں نے علم آجانے
 کے بعد (نفسانیت اور باہمی ضد اور عداوت کی وجہ سے) تفرقہ پیدا کر لیا



اور اس طرح متفرق فرقوں میں بٹ گئے) اگر اللہ کا قانون جلد از جلد فیصلہ کرنے کا ہوتا تو ان لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ جلد ہو جایا کرتا مگر اس کے قانون کے مطابق عمل اور اس کے نتیجے میں ایک وقفہ ہوتا ہے اس لئے فیصلہ اپنے معین وقت پر ہوگا۔

(۴) = وَأَتَيْنَهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِمَّن بَعْدُ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَيِّنَاتٍ مِّنْ رَبِّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۱۷) - (پہ - ۲۵: ۱۷) -

(ترجمہ) = اور جو صوابی ہدایت انہیں دیا گیا تھا وہ بڑا واضح تھا۔ پھر جو اختلافات ان میں رونما ہوئے وہ ناواقفیت کی بنا پر نہیں ہوئے بلکہ علم آجانے کے بعد ہوئے۔ محض باہمی ضد بڑائی ہٹ دھرمی اور نفسانیت کی وجہ سے اختلافات پیدا کر لئے۔ ان کے ان اختلافات کا فیصلہ قیامت کے روز کر دیا جائے گا۔

(۵) = إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ (۹۲) وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلُّ إِلَهِنَا رُجُومٌ (۹۳) (پہ - ۲۱: ۹۲/۹۳) -

(ترجمہ) = یہ تمہاری امت (بالخصوص تمام انبیاء کا گروہ) شروع سے آخر تک ایک جماعت تھی (تعلیم اور مقصد ایک تھا۔ وہ یہ کہ) میں ہی تمہارا پروردگار ہوں والا ہوں۔ اس لئے تم صرف میری ہی غلامی اختیار کرو۔ اس میں کسی اور کو شریک نہ کرو۔ مگر ان انبیاء کے متبعین نے باہمی اختلاف سے اس وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ آخر کار ان سب کو ہماری طرف ہی پلٹ کر آنا ہے۔

④ = وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا طُورًا وَلَا
كَلِمَةً سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

(پ - ۱۰ : ۱۹) -

(ترجمہ) = پہلے پہل سارے انسان ایک ہی جماعت تھے۔ پھر انہوں نے آپس
میں مفاد پرستی کی وجہ سے اختلافات پیدا کرنے شروع کر دیئے اور
ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے، اور اگر ایک بات تیرے رب کی
طرف سے پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ جن میں
وہ اختلاف رکھتے ہیں۔

⑤ = مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ط كُلِّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (۳۲) (پ - ۳۰ : ۳۲) -

(ترجمہ) = تم ان لوگوں میں سے نہ ہونا جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے کر دیئے۔
اور وہ شیعوں (یعنی گروہ گروہ) ہو گئے اور ہر شخص اپنی شیعیت اور فرقہ
واریت پر خوش ہے۔

⑧ = إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ
فِي شَيْءٍ ط إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا
يَفْعَلُونَ (۱۵۹) (پ - ۶ : ۱۵۹) -

(ترجمہ) = جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود شیعوں بن گئے، یقیناً
ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں اور نہ ان سے کچھ سزا کار۔ ان کا معاملہ اللہ
کے سپرد ہے۔ وہی انہیں بتلا دے گا کہ ان کی اس روش کا نتیجہ کیا نکلا؟

⑨ = كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً قَدْ فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ
مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ م وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

لِيُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ
 إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تِلْكَ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا
 بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ
 مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ
 مُسْتَقِيمٍ (۲۱۳) (پ - ۲ : ۲۱۳) -

(ترجمہ) = تمام انسان ایک ہی جماعت تھے۔ اللہ نے نبیوں کو بشارت دینے
 اور بُرے افعال کے بُرے نتائج سے ڈرانے والے بنا کر بھیجا۔ اور ان
 کے ساتھ حق پر مبنی کتاب نازل فرمائی۔ تاکہ جن امور میں لوگوں نے
 اختلاف کیا کتاب ان امور کا فیصلہ کر دے۔ اس کے باوجود انہوں نے
 (دین حق میں) اختلاف کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو کتاب ملی تھی۔ اور
 ان کے پاس بتن اور صاف صاف احکام آچکے تھے۔ یہ اختلاف
 آپس کی ضد اور خود غرضیوں کی وجہ سے تھے۔ پھر اللہ نے ایمان والوں
 کو امر حق کی ہدایت فرمائی۔ جس بارے میں وہ اختلاف کر رہے تھے۔
 اور اللہ اپنی مہربانی اور فضل و کرم سے اُسے ہدایت دیتا ہے جو سیدھی
 راہ پر چلنا چاہتا ہو۔

⑩ = وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تِلْكَ
 الْبَيِّنَاتُ (۲) وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيُعْبَدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
 حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ
 (پ - ۹۸ : ۵/۲) -

(ترجمہ) = اہل کتاب واضح حقائق آجانے کے بعد (بھی) آپس کی تفرقہ بازی میں پڑ گئے
 (حالانکہ) ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ (تم) اللہ کی غلامی اختیار

کرو (یعنی اطاعت اور محکومیت صرف قوانینِ خداوندی کی اختیار کریں) اس کے سوا کسی اور کو اپنا حاکم تسلیم نہ کریں اور (اس کے لئے) زکوٰۃ دین بس یہی محکم دین (نظامِ زندگی) ہے۔

(۱۱) = وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا قَالَتِ النَّصْرَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (پ - ۲: ۱۱۳)۔

(ترجمہ) = یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کسی عقیدے پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کسی صحیح عقیدے یا مذہب پر نہیں۔ حالانکہ (دونوں فرقے) کتابِ الہی پڑھتے اور جانتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جن کو (کتاب کا) کچھ علم نہیں وہ بھی انہیں کی طرح بات کہتے ہیں (یعنی اپنے سوا سب فرقوں کو گمراہ کہتے ہیں) لہذا قیامت کے دن ان کے اختلافی امور میں اللہ فیصلہ کر دے گا۔ اور ان کے عقائد کی حقیقت ان پر آشکار ہو جائے گی۔

(۱۲) = يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (۱۵) وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ فَتَقَطُّ أَمْرُهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلٌّ حِزْبٌ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (پ - ۲۳: ۵۳)۔

(ترجمہ) = اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ پیو اور اچھے عمل کرو اور میں تمہاری بھلائی کے کاموں پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔ اور یقیناً یہ تمہاری جماعتِ امتِ واحدہ ہے (جس میں کوئی تفرقہ نہیں)۔ اور میں تمہارا رب ہوں۔ تم بڑے کاموں کے نتائج (سزا) سے ڈرو۔ پھر انہوں نے دینی امور میں اپنے



اندر اختلاف پیدا کر کے فرقے فرقے ہو گئے۔ ہر فرقہ اس خیال میں خوش ہے کہ (بس) وہی حق پر ہے (اور باقی فرقے باطل ہیں)

(۱۱) = اے رسولو! اس سے مراد آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے تمام برگزیدہ اصحاب ہیں۔ اور بعض وقت رسول کا لفظ پیغام پر بھی بولا جاتا ہے (مفردات القرآن - امام راغب)

رسول: مومن کو بھی کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مومن بھی نبی کے پیغام کے حامل ہوتے ہیں (وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا هَذَا الْقُرْآنَ لِأَنَّكَ كَرِيمٌ وَمَنْ يَلْغُظْ (پ - ۶: ۱۹)۔ سے ظاہر ہے) اس لئے ان کو بھی پیغمبروں کے زمرہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ صاحب کشاف اور بیضاوی کہتے ہیں "ادار صالحاً ومن معہ من المؤمنین۔"

(۶) = پھوٹ کی وجہ حماقت اور بے عقلی

(۱۳) = تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ (پ - ۵۹: ۱۲)۔

(ترجمہ) = تم سمجھتے ہو کہ ان میں اتحاد اور یکانگت ہے۔ حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں۔ ان کی باہمی مخالفت بڑی سخت ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ بے عقل و بے سمجھ ہیں۔ (در اصل حقیقی قوت کار از اتحاد و اتفاق میں مضمر ہوتا ہے۔)

(۱۴) = قَالَ يَبْنَؤُمْ لَا تَأْخُذُ بِحَيَاتِي وَلَا بِرَأْسِي جِئْتِي خَشِيئَةً أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي (پ - ۲۰: ۹۴)۔

(ترجمہ) = (جناب ہارون نے اپنے بھائی حضرت موسیٰ سے) کہا: اے میری ماں جائے بھائی میری داڑھی نہ پکڑ اور نہ سر کے بالوں سے گھسیٹو یعنی مجھ پر اس طرح خفا نہ ہو اور نہ مجھے ہدفِ ملامت بنا۔ میں نے انہیں سختی سے اس لئے نہیں روکا کہ مجھے خوف ہوا کہ تو آ کر یہ نہ کہے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفرقہ ڈال دیا۔ اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔

(۱۵) = اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيْعًا يَسْتَضِعُّ مِنْهَا لِيُفِئَهُمْ مِنْ يَدِ ابْنِ اِسْرَائِيْلَ كَسُمِّدٍ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْفٰسِدِيْنَ (۴) (پ - ۲۸: ۴۰)۔

(ترجمہ) = بے شک فرعون نے اپنی مملکت میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی (اور اپنے اقتدار کے استحکام کے لئے) وہاں کے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ پھر ان گروہوں میں سے ایک گروہ کو کمزور کر رکھا تھا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا۔ اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ وہ بڑا ہی مفسد تھا۔ (قوم میں ناہمواریاں پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑتا رہتا تھا)۔

(۱۶) = وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا سُبُوْحًا اِجْرَادًا وَّكَفَرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلِهٖ وَاَلِيْحَلْفُوْنَ اِنْ اَرَدْنَا الَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰفِرُوْنَ (۱۰۷) (پ - ۹: ۱۰۷)۔

(ترجمہ) = کچھ لوگ ہیں جنہوں نے الگ مسجد بنائی۔ اس سے ان کی غرض دعوتِ حق کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور کوفی راہِ ہدایت کرنے کے لئے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا (مقصود) ہے تاکہ یہ مسجد ان لوگوں کے لئے عین گاہ بن جائے جو اس سے پہلے خدا اور رسولؐ (یعنی نظامِ خداوندی کے خلاف برسرِ پیکار ہیں)۔

یہ لوگ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم تو مسجد کو بڑی نیک نیتی سے تعمیر کیا ہے لیکن اللہ اسی کی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

(۱۷) = وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ

دِيحِكُمْ وَأَصْبِرُوا ط (۱۷) مَعَ الصَّابِرِينَ (پ - ۸: ۴۶)

(ترجمہ) = اور اللہ اور اس کے رسول کی پوری پوری اطاعت کرتے ہوئے اپنی حکومت

کے ساتھ جو کہ قوانینِ خداوندی کی مطیع ہو۔ متحد اور متفق رہو۔ یہ نہ ہو کہ تم

آپس میں جھگڑا شروع کر دو۔ اگر باہم نزاع پیدا کرو گے تو تمہارے حوصلے

پست ہو جائیں گے اور ہمت ہار دو گے تو تمہاری ہوا اکڑ جائے گی۔ اس

لئے ہمیشہ ثابت قدم رہو۔ یقیناً تائید و نصرت الہی ثابت قدم رہنے والوں

کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۱۸) = قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْضِكُمْ أَوْ يَلْبَسَكُمْ سِجِيئًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ

بِأْسَ بَعْضٍ ط الْظُّرُكَيْفَ نَصْرَتِ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ (۴۵)

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ط (پ - ۶: ۶۵/۶۶)

(ترجمہ) = اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل فرمادے

یا تمہارے قدموں کے نیچے عذاب بھیج دے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کے

ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی جنگ کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم کس

طرح اپنی آیات بار بار مختلف انداز سے سامنے لاتے ہیں تاکہ لوگ اچھی

طرح بات کو سمجھ سکیں۔ لیکن اے پیغمبر تمہاری قوم نے پھر بھی اس

(کتاب قرآن) کی تکذیب کی۔ حالانکہ یہ (قرآن یعنی قانونِ خداوندی)

حقیقت ثابتہ ہے۔

سچے مسلمان!

(۱۹) = لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ
 مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ
 أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ط أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ
 وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
 تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط
 أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ط أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۲۲: ۵۸)

(پ ۲۸ - ۵۸: ۲۲) -

(ترجمہ) = جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس
 کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ خواہ وہ ان کے
 باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان کے لوگ ہی (کیوں نہ) ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں
 جن کے دلوں میں خدا نے ایمان ثبت کر دیا ہے۔ اور اپنی طرف سے روح
 عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ اور وہ بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں جاری
 ہیں داخل کرے گا وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور وہ
 اللہ سے خوش۔ یہی گروہ اللہ کا شکر ہے (اور سن رکھو کہ اللہ ہی
 کا شکر مراد حاصل کرنے والا ہے)۔

اللہ روح سے مراد قرآن مجید ہے۔

۵ گرتو میخوای مسلمان زیتن ۶ نیست ممکن جز یہ قرآن زیتن

مکتبہ المدینہ

تین ممتاز علما کی رائے

(انادیت قرآن کے متعلق)

① = مولانا ابوالکلام آزاد (مرحوم) اگر ایک شخص مسلمانوں کی تمام

موجودہ تباہ حالیوں، اور

بدبختیوں کی علتِ حقیقی دریافت کرنا چاہے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دے کہ صرف ایک ہی علتِ اصلی ایسی بیان کی جائے جو تمام علل و اسباب پر حاوی اور جامع ہو تو اس کو بتایا جاسکتا ہے کہ علماءِ حق و مرشدین کا ملین کا فقدان اور علماءِ سوء و مفسدین و تجالین کی کثرت دیناً اِنَّا اطعنا سَادَتَنَا وَ كِبْرَاءَنَا فَا ضَلُّوْنَا السَّبِيلَةَ

(پ - ۳۳ : ۶۷)

اور پھر اگر وہ پوچھے کہ ایک ہی جملے میں اس کا علاج کیا ہے تو اس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں جواب ملنا چاہئے کہ "لا یصلح اٰخِرُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا بِمَا صَلَحَ بِهَا اَوَّلُهَا" یعنی امتِ مرحومہ کے آخری عہد کی اصلاح کبھی نہ ہو سکے گی! تا وقتیکہ وہی طریقہ اختیار نہ کیا جائے جس سے اس کے ابتدائی عہد نے اصلاح پائی تھی اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ قرآنِ حکیم کے اصلی و حقیقی معارف کی تبلیغ کرنے والے مرشدین و صادقین پیدا کئے جائیں۔

(ابوالکلام آزاد)

ماخوذ از "البلاغ" جلد اول شماره اول مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء

② = شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی کا ایک سبق
آموز واقعہ بروایت حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مالٹا کی قید سے واپس آنے
کے بعد ایک رات بعد نماز عشاء دارالعلوم میں تشریف فرما تھے۔ علماء
کا بڑا مجمع سامنے تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ ”ہم نے تو مالٹا کی
زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں۔“ یہ الفاظ سن کر سارا مجمع ہمہ تن گوش
ہو گیا کہ اس استاذ العلماء درویش نے اسی سال علماء کو درس دینے
کے بعد آخر عمر میں جو سبق سیکھے ہیں وہ کیا ہیں؟

فرمایا کہ ”میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری
دنیا میں مسلمان دینی و دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو (مجھے)
اس کے دو سبب معلوم ہوئے؛ ”ایک اُن کا قرآن کو چھوڑ دینا۔ دوسرے
اُن کے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔ اس لئے میں وہیں سے یہ عزم
لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی (تمام) زندگی اس کام میں صرف کر دوں کہ قرآن کریم
کو لفظاً اور معنایاً عام کیا جائے۔ بچوں کے لئے لفظی تعلیم کے مکاتب پر بستی
بستی میں قائم کئے جائیں اور بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں
اس کے معنی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے
لئے آمادہ کیا جائے۔ اور مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدال کو کسی قیمت
پر بھی برداشت نہ کیا جائے۔ (ماخوذ از وحدت امت۔ تالیف حضرت
مفتی محمد شفیع۔ شائع کردہ مکتبہ المنبر لائل پور پاکستان)۔“

(از تفسیر ابن کثیر)

(۳) = قرآن ایک مستقل شریعت ہے۔ تاکہ ہر زمانے کے فرمان برداروں اور نافرمانوں کا امتحان ہو جایا کرے البتہ تو حید سب زمانوں میں یکساں رہی اور معنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ اے اُمتِ محمدؐ تم میں سے ہر شخص کے لئے ہم نے اس کتاب قرآن کریم کو شریعت اور طریقہ بنایا ہے۔ تم سب کو اس کی اقتدار اور تابعداری کرنی چاہئے۔ پس بہترین مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ اور طریقہ صرف قرآن کریم ہی ہے۔ اور بس (پ - ۵ : ۲۸) از تفسیر ابن کثیر۔ (نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ

:- کما اچھی :-

(اردو ترجمہ)

مولوی محمد جونناگر طہی



۴۷ = ایک اہم وضاحت

ہمارے علمائے کرام کو اصرار ہے کہ قرآن مجید پورے طور پر اپنے تمام احکام اور ادا امر کی وضاحت اور تشریح نہیں کرتا۔ قرآن کریم ہمیں اصول اور بنیادی احکام بتا دیتا ہے۔ ان کی تفصیلات اور جزئیات ہمیں احادیث سے معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم نے ہمیں اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا اصولی حکم دے دیا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ اقامتِ صلوٰۃ کی عملی صورت کیا ہوگی اور ایتائے زکوٰۃ کی تفصیلی جزئیات کیا ہوں گی؟ یہ تفصیلات ہم احادیث ہی سے متعین کر سکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قرآن کریم صرف ایک ایسی متبرک کتاب بن گئی ہے جس کی تلاوت سے ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن عمل کے لئے ہمیں احادیث شریفہ اور مختلف ائمہ فقہ کی کتب کی طرف دیکھنا چاہئے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دور کی ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب موجود نہیں ہے جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاسکے کہ وہ کتاب شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ انبیائے سابقین کی آسمانی کتابیں آج موجود ہیں۔ لیکن خود ان پر ایمان رکھنے والوں کے ہاتھوں ان میں صد ہا تحریفات ہو چکی ہیں۔ جس کا خود ان کتابوں پر ایمان رکھنے والوں کو اعتراف ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات جو دو تین سو سال تک مؤنا زبانی واسطہ در واسطہ نقل ہوتے رہے اور ضبط تحریر میں نہ لائے جاسکے، کس طرح شک و شبہ سے بالاتر سمجھے جاسکتے ہیں!

حضرات محدثین نے انفرادی طور پر رضاکارانہ طریقہ پر احادیث اور واقعات نبویؐ کو جمع کیا تھا۔ نہ کسی ذمہ دار حکومت کی نگرانی میں یہ کام ہوا۔ نہ کسی خاص ادارے کی طرف سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ جس دور میں یہ سعی اور کوشش کی گئی اسی دور میں مختلف مذہبی اور سیاسی فرقے وجود میں آچکے تھے اور ہر فرقہ نے اپنے اپنے عقائد کی تائید میں حدیثیں گھڑنی شروع کر دی تھیں۔ چنانچہ موضوع احادیث کا ایک انبار جمع ہو گیا تھا۔ حضرات محدثین کرام نے ان موضوع احادیث کو چھانٹنے کی سعی بلیغ فرمائی مگر حضرات محدثین کرام بہر حال انسان تھے۔ نہ وہ معصوم تھے نہ مامور من اللہ تھے۔ اس لئے ان کی مساعی کو بھی حرفِ آخر نہیں کہا جاسکتا۔

قرآن مجید کا بعض اجمالی بیانات کی تفصیلات سے احتراز برتنا نہایت ہی مناسب اور معقول تھا کیونکہ اس کی تعلیم ہر خطہ زمین اور ہر دور کے لئے تھی۔ زمانہ کے حالات کبھی یکساں نہیں رہتے۔ وہ ہر آن تغیر پذیر، اور تبدیل آشنا رہتے ہیں۔ حق تعالیٰ کا منشا ہی یہ تھا کہ ہر دور کا اسلامی معاشرہ اپنے اپنے حالات کے مطابق قرآن کریم کے اصولی احکام کی تشریح و توضیح اس کی قائم کردہ حدود (Boundaries) میں وضع کر کے اور اس طرح بنی نوع انسان نہ تو سلاسل و اغلال میں بندھ جائے (۱۵۷: ۷) اور نہ ہی ایک مقام کا پابند ہو کر رہ جائے۔ اسی لئے اس نے زیادہ سوالات پوچھنے سے بھی منع فرما دیا (۱۰۱: ۵، ۱۰۸: ۲) تاکہ قوم کے ہر فرد میں سوچنے سمجھنے کی قوت اور صلاحیت بیدار رہے اور وہ اپنی مشکلات کا حل قرآن کی ہدایات میں خود حاصل کر سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جن چیزوں کو حلال کیا گیا ہے وہ بھی قرآن میں بتا دی گئی ہیں۔ اور جو حرام

کی گئی ہیں ان کا ذکر بھی قرآن مجید میں موجود ہے، اور جن چیزوں کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے وہ جان بوجھ کر لوگوں کی سہولت کے لئے چھوڑی گئی ہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ بھولنے والا نہیں ہے (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۱۹: ۶۲) نیز اسی بات کو واضح کرنے کے لئے قرآن مجید میں قوم موسیٰ کے حوالے سے گائے کا قصہ بیان فرمایا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی بات مجمل بتائی ہے تو وہ لوگوں کے فائدے ہی کے لئے ہے۔ مگر بنی اسرائیل نے سوال کر کر کے اور جزئیات پوچھ پوچھ کر اپنے لئے خود ہی تنگی پیدا کر لی (۲: ۶۷ تا ۷۱)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مسائل کے حل کے لئے سوچو پوچھو رکھنے والے تجربہ کار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس مشاورت قائم فرماتے (۳: ۱۵۹) پھر صحیح رائے پسند فرما کر اس پر عمل فرماتے تھے۔ یہ مجلس مشاورت کے فیصلے ہوتے تھے۔ وحی (خفی یا جلی) نہیں ہوتے تھے۔ نہ قیامت تک کے لئے مامور بہا ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آراء و افکار کا کوئی مستند مجموعہ مرتب کر کے امت کو عطا نہیں فرمایا۔

گذشتہ ادوار میں ہمارے فقہائے کرام نے جو کاوشیں فرمائی ہیں، ہمیں ان سے یقیناً استفادہ کرنا چاہیے۔ اگر وہ ہمارے وقت کا ساتھ دے سکیں اور قرآن کریم کی تعلیم کے منافی نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: "میرے بندوں کو خوشخبری سنا دو جو بات کو سنتے ہیں پھر اس کی اچھی بات پر چل پڑتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے۔ اور یہی لوگ صاحب فہم و فراست ہیں (۳۹: ۱۸)۔"



ہمیں چاہیے کہ ہم فرقہ بندی سے بلند ہو کر قرآن پاک کی ہدایت
کو مضبوطی سے تھام لیں۔ اللہ کریم نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے اور
تمام پیغمبر (علیہم السلام) بھی مسلم تھے۔ ہم بھی شیعہ، سنی، حنفی اور
شافعی کے بجائے مسلم کہلانے پر فخر کریں اور اللہ کے اطاعت گزار
بندے بن جائیں۔ وسیع القلب اور کثادہ ظرف ہوں۔ فرقہ
بندی سے تعصب پیدا ہوتا ہے اور تعصب سے انسان اندھا
ہو جاتا ہے۔ دوسرے کی بات سننے کا روادار نہیں رہتا۔ سوچنے
سمجھنے کی قوت اور صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔

یاد رکھئے کہ فرقہ بازی محض قرآن مجید کو اپنانے ہی سے
ختم ہو سکتی ہے۔ ورنہ مسلمان کی نجات و فلاح کی کوئی اور صورت
نظر نہیں آتی۔ وما علینا الا البلاغ۔



مفکر مشرق شاعر اسلام حضرت علامہ اقبال قرآن پاک

کے تعدیے میںے فرماتے ہیں۔
= (۵) =

توہمی دان کہ آئین تو چہیت
= (۱) =
زیر گردوں ستر تمکین تو چہیت

آن کتاب زندہ قرآن حکیم
= (۲) =
حکمت اولایزال است و قدیم

نسخہ اسرار تکوین حیات
= (۳) =
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

حرف اور اریب نے تبدیل نے
= (۴) =
آیہ اش شرمندہ تاویل نے

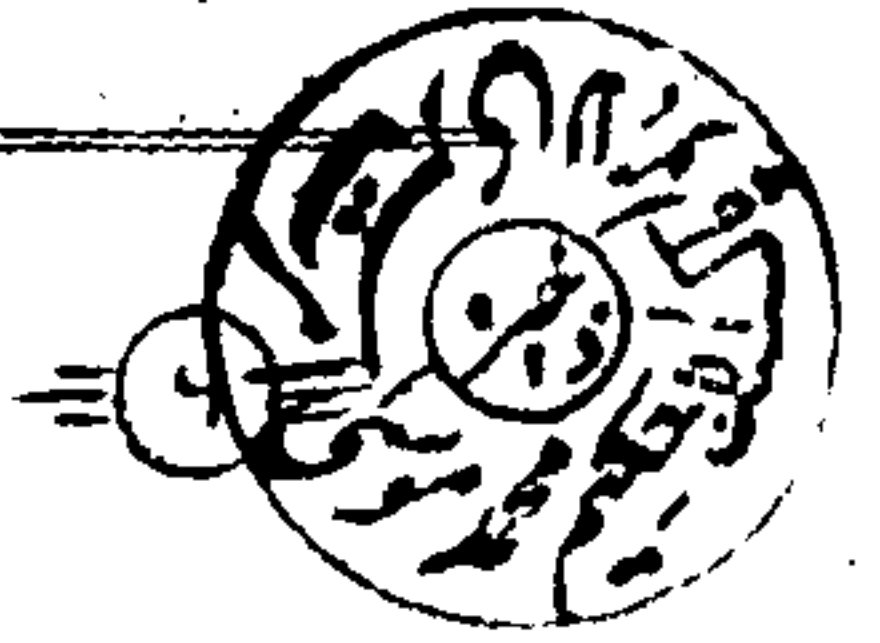
نوع انسان را پیام آخریں!
= (۵) =
حامل او رحمة للعالمین

ارج می گیرد از دنا ارجمند!
= (۶) =
بندہ را از سجدہ سازد ارجمند!

رہزناں از حفظ او رہبر شدند
= (۷) =
از کتاب صاحب دفتر شدند

دشت پیما یا از تاب یک چراغ
= (۸) =
صد تجلی از علوم اندر دماغ

اے گرفتار رسوم ایمان تو
= (۹) =
شیوہ ہائے کافر ہی زندان تو



گر تو می خواہی مسلمان زلیستن
نیست ممکن جز بقرآن زلیستن

== (ترجمہ) ==

(۱) = تو جانتا ہے کہ تیرا آئین کیا ہے ؟ اور آسمان کے نیچے تیری عزت و تکین
کاراز کیا ہے۔

(۲) = وہ کتاب زندہ قرآن حکیم ہے جس کی حکمت ہمیشہ رہنے والی اور
قدیم ہے۔

(۳) = یہ اس عالم کی زندگی کے لئے نسخہٴ اسرار ہے۔ یہ بیثبات کو ثبات عطا کرتا ہے۔

(۴) = اس کا حرفِ حرف شک و شبہ اور تغیر و تبدل سے پاک ہے اور اس
کی آیات شرمندہ قویں نہیں ہیں۔

(۵) = یہ نوعِ انسانی کیلئے آخری پیغام ہے اور یہ رحمتٌ للعالمین پر نازل ہوا ہے۔

(۶) = معمولی آدمی کو بھی اس کے ذریعہ بھاگ لگ جاتے ہیں۔ یہ بندہ کو سجدہ
کے ذریعہ معزز ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔

(۷) = اس پر عمل کر کے رہنمائی رہنما بن گئے اور اس کتاب سے لوگوں نے دفتر
کے دفتر لکھ ڈالے۔

(۸) = عرب کے دشتِ پیماؤں کو جب یہ کتاب مل گئی تو انہوں نے اس چراغ کے

ذریعہ سینکڑوں علوم حاصل کئے۔ آگے چل کر حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں:-

(۹) = اے مسلمان! تیرا ایمان رسوم و رواج کا پابند ہو گیا اور تجھ کو شیوہٴ پاکِ فری مرغوب
ہو گئے۔ تو رسم و رواج کا (گرویدہ) ہو گا۔

(۱۰) = (غور سے سن لے) اگر تو مسلمان کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتا ہے تو قرآن مجید

کے بغیر یہ ناممکن نہیں ہے یعنی قرآن پر عمل کر کے ہی ایک مسلمان کی طرح زندہ رہ سکتا ہے۔